قربانی
کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب .... قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف .... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

تخریج .... مفتی نجم الاسلام بنگرامی

سرورق .... لومنر گرافکس اردو بازار کراچی

سنہ طباعت :..................... طبع چہارم : ۱۴۳۰ھ۔ ۲۰۰۹ء

ناشر **بیت العمار کراچی**

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 021-27[illegible]1568 موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-4914596

دارالاشاعت، اردو بازار کراچی۔ فون 021-2681361

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-4927159

کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی 021-4992176

مکتبہ البخاری، صابری پارک، لیاری، کراچی۔ فون 021-2520385

مکتبہ الرازی دوکان نمبر 2 سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی۔ موبائل 0320-5015764

فہرست عنوانات

صفحہ	عنوان
۲۳	عرض مؤلف
۲۴	تقریظ
	(الف)
۲۵	آنکھ
۲۵	اجازت
۲۶	اجتماعی قربانی
۲۷	اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے
۲۷	ادھار لئے ہوئے جانور
۲۸	اسلامی یادگاریں
۲۸	اضحیٰ
۲۹	اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے
۲۹	افضل جانور
۳۰	الٹا کھینچنا
۳۰	''اللہ اکبر'' کہہ کر ذبح کرنا
۳۱	''اللہ اکبر'' کہنا ضروری نہیں
۳۱	امانت کی رقم
۳۱	امت محمدیہ پر خاص انعام
۳۱	اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا
۳۲	اندھے

عنوان	صفحہ
❖ انشورنس کمپنی کے ملازم	۳۲
❖ اوجھڑی	۳۳
❖ اولاد	۳۳
❖ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۳۳
❖ اونٹ	۳۴
❖ ایام نحر میں شک ہوگیا	۳۵
❖ ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا	۳۵
❖ ایک حصہ دار مرگیا	۳۶
❖ ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے	۳۶
(ب)	
❖ بال	۳۷
❖ بال جلا کر پکانا	۳۷
❖ بالغ ہوا	۳۸
❖ بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۳۸
❖ بانجھ	۳۸
❖ باؤلے جانور	۳۹
❖ بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور	۳۹
❖ بت	۳۹
❖ بچہ	۴۰

عنوان	صفحہ

❖ بچے	۴۰
❖ بڑے جانور	۴۰
❖ بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں	۴۰
❖ بسم اللہ بھول گیا	۴۱
❖ بسم اللہ کے الفاظ	۴۱
❖ بسم اللہ کیسے پڑھے	۴۱
❖ بکری	۴۲
❖ بکرے میں صرف ایک حصہ ہے	۴۲
❖ بندوق کا ذبیحہ	۴۳
❖ بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا	۴۳
❖ بھون کر کھانا	۴۳
❖ بھینس	۴۴
❖ بھینگی آنکھ والے	۴۴
❖ بیل	۴۴
❖ بے نمازی کا ذبیحہ	۴۴
❖ بیوی	۴۵
❖ بے ہوش کر کے ذبح کرنا	۴۵

(پ)

❖ پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی	۴۶

عنوان	صفحہ
❖ پانی پلایا جائے	۴۶
(ت)	
❖ تاریخ قربانی	۴۶
❖ تشریق کی وجہ تسمیہ	۴۷
❖ تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے	۴۸
❖ تقسیم سے پہلے گوشت دینا	۴۸
❖ تکبیرات تشریق	۴۹
❖ تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے	۵۰
❖ تکبیر تشریق کی ابتداء	۵۰
❖ تکبیر تشریق کی قضا	۵۱
❖ تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے	۵۱
❖ تکبیر کی آواز	۵۲
❖ تمام حصہ داروں کے لئے ''بسم اللہ'' کہنا	۵۲
❖ تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے	۵۲
❖ تھن	۵۳
(ج)	
❖ جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا	۵۴
❖ جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا	۵۵

عنوان	صفحہ
❖ جانور خریدا اور آدمی مر گیا	۵۵
❖ جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا	۵۵
❖ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو	۵۶
❖ جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی	۵۷
❖ جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے	۵۷
❖ جانور کی قربانی عبادت ہے	۵۷
❖ جانور گم ہو گیا	۵۸
❖ جانور میں تبدیلی	۵۸
❖ جانور نایاب ہو جائیں	۵۹
❖ جانوروں کی عمریں	۵۹
❖ جانوروں کی کمی نہیں ہوگی	۶۱
❖ جائیداد مشترک ہے	۶۱
❖ جرسی گائے کی قربانی	۶۲
❖ جلدی بیماری	۶۳
❖ جھول	۶۳

(ح)

عنوان	صفحہ
❖ حاجی	۶۳
❖ حجامت	۶۴
❖ حرام چیزیں	۶۴

عنوان	صفحہ

- حرام زادہ کا ذبیحہ ۶۵
- حاملہ جانور ۶۵
- حصے ۶۶

(خ)

- خارشی جانور ۶۷
- خصی جانور ۶۸
- خصی کرنا ۶۸
- خنثی ۶۹

(چ)

- چربی ۶۹
- چرم قربانی کا حکم ۶۹
- چوری کے جانور ۷۰
- چھری ۷۰
- چھری چلانے میں شریک ۷۱
- چھوٹے جانور ۷۱
- چھوٹے گاؤں ۷۱

(د)

- داغ دیئے ہوئے جانور کی قربانی ۷۲

صفحہ	عنوان

❖ دانت ۷۲
❖ دعاء ۷۳
❖ دعا پڑھنا ضروری نہیں ۷۴
❖ دم ۷۴
❖ دم بریدہ جانور کی قربانی ۷۵
❖ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں ۷۵
❖ دودھ نکالنا ۷۶
❖ دوسرے جانور کی قیمت کم ہو ۷۶
❖ دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا ۷۶
❖ دیار غیر میں قربانی کرنا ۷۷

(ذ)

❖ ذبح اپنے ہاتھ سے کرے ۷۷
❖ ذبح اختیاری ۷۸
❖ ذبح اضطراری ۷۸
❖ ذبح پر اجرت لینا ۷۹
❖ ذبح کا آلہ ۷۹
❖ ذبح کا مسنون طریقہ ۸۰
❖ ذبح کا مقام ۸۰
❖ ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں ۸۱

عنوان	صفحہ
❖ ذبح کرنے کا مقصد	۸۱
❖ ذبح کرنے کی جگہ	۸۲
❖ ذبح کرنے والا مسلمان ہو	۸۲
❖ ذبح کرنے والے کا رخ	۸۲
❖ ذبح کرنے والے کی امامت	۸۳
❖ ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا	۸۳
❖ ذبح کے بعد شرکت	۸۳
❖ ذبح کے شرائط	۸۳
❖ ذبح کے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے	۸۴
❖ ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے	۸۴
❖ ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا	۸۵
❖ ذبح میں تکلیف دینا	۸۵
(ر)	
❖ رات کو ذبح کرنا	۸۵
❖ رسولی والے جانور	۸۶
❖ رسی	۸۶
❖ رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا	۸۶
❖ رگیں چار کٹ جائیں	۸۷

عنوان	صفحہ

(ز)

❖ زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ ۸۸
❖ زبان ۸۸
❖ زخم ۸۸
❖ زندہ بچہ نکلا ۸۹
❖ زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے ۸۹
❖ زوال کے بعد ذبح کرے ۹۰

(س)

❖ سرالگ کرنا ۹۰
❖ سودخور کے ساتھ شریک ہونا ۹۰
❖ سور کے دودھ سے پرورش ہوئی ۹۱
❖ سویاں پکانا ۹۱
❖ سینگ ۹۱

(ش)

❖ شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا ۹۲
❖ شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی ۹۲
❖ شرکت سے علیحدہ ہو جانا ۹۳

صفحہ	عنوان
۹۳	❖ شرکت کا افضل طریقہ ....
۹۴	❖ شرکت کا جانور ....
۹۴	❖ شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا ....
۹۴	❖ شرکت کے پیسوں کی تقسیم ....
۹۵	❖ شریک کرنا ....
۹۵	❖ شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں ....
۹۶	❖ شیعہ کا ذبیحہ ....
۹۶	❖ شیعہ کی شرکت ....
	(ص)
۹۶	❖ صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا ....
۹۷	❖ صاحب نصاب آدمیؐ نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی
۹۷	❖ صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے ....
۹۸	❖ صاحب نصاب غریب ہوگیا ....
۹۸	❖ صحت یابی کے لئے قربانی کرنا ....
۹۸	❖ صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے ....
۹۹	❖ صدقہ کر دینے سے قربانی ادا نہ ہوگی ....
	(ض)
۹۹	❖ ضرورت اصلیہ ....

عنوان	صفحہ

(ط)

❖ طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا ۱۰۰

(ع)

❖ عرفہ ۱۰۰
❖ عضوتناسل ۱۰۰
❖ عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت ۱۰۱
❖ عمراوردانت ۱۰۱
❖ عورت پر قربانی واجب ہے ۱۰۲
❖ عورت کا ذبیحہ ۱۰۲
❖ عیب دار جانور ۱۰۳
❖ عیب دار ہوگیا ۱۰۳
❖ عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا ۱۰۴
❖ عید کی نماز مقدم ہے ۱۰۵
❖ عید کے دن سال پورا ہوا ۱۰۵
❖ عیسائی کا ذبیحہ ۱۰۵

(غ)

❖ غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا ۱۰۵
❖ غریب قربانی کے یام میں امیر ہو گیا ۱۰۶

صفحہ	عنوان

❖ غریب نے جانور خریدا............................ ۱۰۶

❖ غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا.................. ۱۰۶

❖ غصب شدہ جانور کی قربانی ۱۰۷

❖ غلاظت کھانے والا جانور.......................... ۱۰۷

❖ غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا..................... ۱۰۸

❖ غیر مسلم کا ذبیحہ ۱۰۸

(ف)

❖ فائدہ اٹھانا مکروہ ہے ۱۰۸

❖ فساد ہو گیا... ۱۰۸

❖ فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا..................... ۱۰۹

❖ فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا.............. ۱۰۹

(ق)

❖ قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے................ ۱۰۹

❖ قربانی اور صدقہ میں فرق ہے ۱۱۰

❖ قربانی ایک اہم عبادت ۱۱۰

❖ قربانی تین دن تک ہوتی ہے ۱۱۱

❖ قربانی دوسری جگہ کرنا.............................. ۱۱۱

❖ قربانی کا جانور فروخت کرنا.......................... ۱۱۲

عنوان	صفحہ
❖ قربانی کا جانور گم ہو گیا	۱۱۲
❖ قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں	۱۱۳
❖ قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا	۱۱۴
❖ قربانی کا حکم عام ہے	۱۱۴
❖ قربانی کا سبق	۱۱۵
❖ قربانی کا گوشت بدلے میں دینا	۱۱۵
❖ قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا	۱۱۵
❖ قربانی کا وقت	۱۱۶
❖ قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو	۱۱۸
❖ قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں	۱۱۸
❖ قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہو گیا	۱۱۹
❖ قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے	۱۲۰
❖ قربانی کس پر واجب ہے	۱۲۰
❖ قربانی کی حقیقت	۱۲۲
❖ قربانی کی قضاء	۱۲۲
❖ قربانی کی نذر مانی	۱۲۳
❖ قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے	۱۲۳
❖ قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا	۱۲۳
❖ قربانی نہ کرنے پر وعید	۱۲۴
❖ قربانی کی نیت	۱۲۴

عنوان	صفحہ

❖ قربانی کی نیت سے جانور خریدا	۱۲۵
❖ قربانی کے جانور	۱۲۵
❖ قربانی کے جانور میں شریک کرنا	۱۲۶
❖ قربانی کے دن میں شک ہو گیا	۱۲۷
❖ قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے	۱۲۷
❖ قربانی میں وکیل بنانا	۱۲۸
❖ قربانی میں وکیل بننا	۱۲۹
❖ قربانی واجب ہے	۱۲۹
❖ قربانی والا وفات پا گیا	۱۳۰
❖ قرض لیکر قربانی کرنا	۱۳۰
❖ قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ	۱۳۰
❖ قصاب کی اجرت	۱۳۱
❖ قصائی کا پیشہ	۱۳۱
❖ قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی	۱۳۱
❖ قیدی	۱۳۲

(ک)

❖ کاروبار مشترک ہے	۱۳۲
❖ کاشتکار	۱۳۳
❖ کافر کو گوشت دینا	۱۳۳

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ
❖ کان	۱۳۴
❖ کافر	۱۳۴
❖ کانا	۱۳۵
❖ کپورے	۱۳۵
❖ کتب خانہ	۱۳۵
❖ کتنی قربانی واجب ہے	۱۳۶
❖ کچا گوشت	۱۳۶
❖ کرایہ پر دی ہوئی چیز	۱۳۶
❖ کسان	۱۳۷
❖ کمزور جانور	۱۳۷
❖ کھال	۱۳۷
❖ کھال اتارنا	۱۳۸
❖ کھال جل گئی	۱۳۹
❖ کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا	۱۳۹
❖ کھال عوض میں دینا	۱۳۹
❖ کھال کسی کو دینا	۱۴۰
❖ کھال کی رقم تنخواہ میں دینا	۱۴۰
❖ کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا	۱۴۰
❖ کھال کی قیمت استعمال میں لانا	۱۴۱
❖ کھال کی قیمت کا مصرف	۱۴۱

عنوان	صفحہ
❖ کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا	۱۴۱
❖ کھجلی	۱۴۲
❖ کھری	۱۴۲
(گ)	
❖ گابھن نکلی	۱۴۳
❖ گائے کی قربانی	۱۴۳
❖ گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے	۱۴۴
❖ گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں	۱۴۴
❖ گدی کی طرف سے ذبح کرنا	۱۴۴
❖ گذشتہ سال کی قربانی کا حکم	۱۴۵
❖ گذشتہ گناہ معاف	۱۴۵
❖ گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا	۱۴۶
❖ گروی کے جانور	۱۴۶
❖ گلا کٹ گیا	۱۴۶
❖ گوشت	۱۴۷
❖ گوشت تول کر تقسیم کرنا	۱۴۷
❖ گوشت دھونا	۱۴۸
❖ گوشت صدقہ کردینا لازم ہے	۱۴۹
❖ گوشت فروخت کردیا	۱۴۹

صفحہ	عنوان

❖ گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا ۱۴۹
❖ گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا ۱۵۰
❖ گوشت کی تقسیم ۱۵۰
❖ گونگے کا ذبح ۱۵۱
❖ گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی ۱۵۱
❖ گھسے ہوئے دانتوں والے جانور ۱۵۲
❖ گھوڑا ۱۵۲
❖ گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی ۱۵۲

(ل)

❖ لاغر جانور ۱۵۳
❖ لباس ۱۵۳
❖ لنگڑا ۱۵۳
❖ لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا ۱۵۴
❖ لوہے کا داغ ۱۵۴

(م)

❖ مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہوگیا ۱۵۴
❖ مالدار کے لئے نادر موقعہ ۱۵۵
❖ ماں کا اعتبار ہے ۱۵۵
❖ مجنون ۱۵۶

عنوان	صفحہ
❖ مجنون جانور کی قربانی	۱۵۶
❖ محبوب عمل	۱۵۶
❖ مرض ظاہر ہو	۱۵۷
❖ مرغی	۱۵۷
❖ مریل جانور	۱۵۷
❖ مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور	۱۵۸
❖ مزدوری	۱۵۸
❖ مسافر	۱۵۸
❖ مساجد میں کھالیں دینا	۱۵۹
❖ مسافر اور تکبیر	۱۵۹
❖ مسلمان کا ذبیحہ	۱۵۹
❖ مشرک کی شرکت	۱۶۰
❖ مغز نہ ہو	۱۶۰
❖ مقروض آدمی کا قربانی کرنا	۱۶۰
❖ مکان	۱۶۰
❖ مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں	۱۶۱
❖ مکان کرایہ پر دیا ہے	۱۶۱
❖ مکروہ	۱۶۲
❖ ملازم	۱۶۳
❖ منت مانی	۱۶۴

عنوان	صفحہ

❖ منیٰ میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے	۱۶۴
❖ مہر اور قربانی	۱۶۵
❖ میت کی طرف سے قربانی کرنا	۱۶۶
❖ میت کی طرف سے قربانی	۱۶۶
❖ میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟	۱۶۷
❖ میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی	۱۶۷
❖ میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا	۱۶۷

(ن)

❖ نابالغ	۱۶۸
❖ نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۱۶۹
❖ نابالغ کا ذبیحہ	۱۶۹
❖ نابینا کا ذبیحہ	۱۶۹
❖ نحر	۱۶۹
❖ ناخن	۱۷۰
❖ ناک	۱۷۰
❖ نام بدل کر قربانی کرنا	۱۷۱
❖ نذر والی قربانی کا گوشت	۱۷۱
❖ نشان	۱۷۲
❖ نصاب قربانی	۱۷۲

عنوان	صفحہ
❖ نیت	۱۷۲
❖ نیت درست نہیں	۱۷۲
❖ نیت مختلف ہے	۱۷۳
❖ نیل گائے	۱۷۳
(و)	
❖ واجب اور نفلی قربانی کی شرکت	۱۷۴
❖ وزن سے جانور خریدنا	۱۷۴
❖ وصیت	۱۷۴
❖ وعید	۱۷۵
❖ وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم	۱۷۶
❖ ولیمہ	۱۷۶
(ہ)	
❖ ہرن کی قربانی	۱۷۷
(ی)	
❖ یہود کا ذبیحہ	۱۷۷

عرض مؤلف

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے، واجب اور فرض کی ادائیگی عملا لازم اور ضروری ہے، قربانی واجب ہونے کے باجود قربانی نہ کرنے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے، اور جس پر قربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے ہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکتا ہے، قربانی کی قیمت ادا کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوتی، اور قربانی نہ کرنے پر سخت وعید بھی آئی ہے۔

اور یہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، اور قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور آخرت میں نیکیوں کی حد سے زیادہ ضرورت ہوگی اور پلصراط سے گذرنا بھی آسان ہوگا۔

اور قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہر صاحب نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پر قربانی کے ذریعہ اس کا شکریہ ادا کرنا ہے، جو قربانی کرتا ہے وہ شکر گذار بندہ ہے اور جو قربانی نہیں کرتا وہ ناشکرا ہے، اور شکریہ ادا کرنے والے کی نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری کرنے والے کی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اور قربانی کے بہت سارے مسائل ہیں، اور مسائل کا علم حاصل کئے بغیر قربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کا خطرہ باقی رہتا ہے، اس لئے بندہ نے قربانی کے ضروری ضروری مسائل کو حرف تہجی کی ترتیب سے جمع کر دیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے اور مسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کام کو شرف قبولیت سے نوازیں اور کتاب کو مقبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی

استاذ و مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/ ۵

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، مثل امتی مثل المطر لایدری أوله خیر أم آخره یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین وشریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف وخلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہوسکتا۔

دوراول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت ورفاقت، مددوحمایت، تبلیغ ودعوت، اعانت وتقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام ورواج بخشا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین وتاسیس کا شرف حاصل ہے تو متاخرین کو تسہیل وترتیب، تہذیب وتنقیح اور توسیع، تاکید وتخیص کی فضیلت حاصل ہے، لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کردیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کررکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کرچکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال قربانی کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک وتعالی ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبدالمجید دین پوری

استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۷/۴/۱۴۲۷ھ۔۶۔۵۔۲۰۰۶ء

(الف)

آنکھ

☆...... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ہے۔(۱)

☆...... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف ورواج کی

---

(۱) ولایضحی بالعمیاء والعوراء والعجفاء ومقطوع اکثر العین ای التی ذهب اکثر نور عینها فاطلق القطع علی الذهاب والصحیح انه الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیر وعلیه الفتوی. هندیه ج:۵ ص:۲۹۷ .شامی ج:٦ ص:۳۲۳ .بدائع ج:۵ ص:۷۵ .اماالذی یرجع الی التضحیة ط:سعید البحر ج:۸ ص:۱۷٦ .فتح القدیر ج:۸ ص:٤۳۳ ،رشیدیه. والعین قالوا: تشد المعیبة بعدان لاتعتلف الشاة یوما اویومین ثم یقرب العلف الیهاقلیلا قلیلا فاذا رأته من موضع اعلم علیه ثم تشد الصحیحة وقرب الیها العلف کذلك فاذا راته من مکان اعلم علیه ثم ینظر الی تفاوت مابینهما فان کان ثلثافالذاهب هوالثلث وان نصفا فالنصف ،هندیه ج:۵ ص:۲۹۸، رشیدیه .ردالمحتار ج:٦ ص: ۲۲٤، سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۷، سعید. بدائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیة.

(۲) والحولاء تجزی :وهی التی فی عینها حول .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۸ .رشیدیه.

(۳) ولوضحی عن اولاده الکبار وزوجته لایجوزالا باذنهم ،بدائع ج:۵ص:٦۷ .فصل واما کیفیة الوجوب ،ط:سعید. ولوضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده لیس هذا فی ظاهر الروایة وقال الحسن بن زیاد وان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا لان نصیب من لم یأمر صار لحما فصار الکل لحما کذا فی فتاوی قاضیخان، فتاوی هندیه ج:۵ =

وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہوجائے گی ،صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی، بلکہ عرف ورواج کافی ہوجائے گا۔(۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو،تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی

☆.....موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہو رہا ہے، اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہوتو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہوجائے اور پریشانی بھی نہ ہو، اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔(۳)

☆.....اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں ، اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں ''کہ حرام آمدنی والے مثلاً ،سود،

= ص: ۳۰۲ ،فصل فی الاضحیة عن الغیر، الدرمع الرد ج:٦ص: ۳۳۵ ط:سعید.

(۱) قال فی الذخیرة لعله ذهب الی ان العادة اذا جرت من الاب فی کل سنة صار کالاذن منهم فان کان علی هذا الوجه فما استحسنه ابویوسف مستحسن.ردالمحتار ج:٦ ص: ۳۱۵، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۲) ضحی بقرة عن نفسه وعن ستة من اولاده ان صغارا جازوان کبارا جاز بأمرهم والالا . هندیه ج:۵ص: ۳۰۲ .ط:رشیدیه. السابع الاضحیة عن الغیر.فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:٦ص: ۲۹۵ .البحر ج:۸ ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:٦۷ .فصل واما کیفیة الوجوب .

(۳) والبقروالبعیریجزی عن سبعة اذا کانوا یریدون وجه الله تعالی والتقدیربالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،فتاوی هندیه ج:۵ص: ۳۰٤ .فتح القدیر ج:۸ =

جواء، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔(۱)

☆...... اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتدا ہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔(۳)

ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔(۴)

= ص: ۴۲۹. ط: رشیدیه. البحر ج: ۸ ص: ۱۷٤. ط: سعید. بدائع ج: ۵ ص: ۷۰ ـ ۷۲ فصل اما محل اقامة الواجب. ط: سعید.

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم الخ رواه الترمذی. جمع الجوامع ج: ۲ ص: ۲٤۸، رقم الحدیث: ۵۳۸۰، دار الکتب العلمیة ،بیروت. عن أبی هریرة أن رسول الله ﷺ قال: ان الله یقبل الصدقة ولایقبل منها الا الطیب، یقبله بیمینه الخ مسند احمد ج: ۹ ص: ۱۵۰. رقم الحدیث: ۹۲۱۷، ط: دار الحدیث القاهرة.

(۲) ذبح حیوان مخصوص بنیة القربة فی وقت مخصوص قال فی البدائع فلاتجزئ التضحیة بدونها لان الذبح قد یکون للحم وقد یکون للقربة ،ردالمحتار ج: ٦ ص: ۳۱۲. سعید.

(۳) فتاوی رحیمیه ج: ۱۰ ص: ٤۵. دار الاشاعت.

(٤) قلت (ویظهر ان العاریة کالمغصوبة لکونها مضمونة بالدین) الدر المختار وفی البدائع وکل جواب عرفته فی الودیعة فهو الجواب فی العاریة والاجارة بان استعار ناقة اوثورا اوبعیرا =

اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پر اس کے لئے مجسمے، ہیکل اور مخصوص شکل کھڑے کردینے یا کوئی تعمیر کردینے کو کافی سمجھا جاتا ہے، اور اس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کا اعزاز اور عزت کو ظاہر کیا جاتا ہے، اور کچھ دیر تک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگار قائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیر اور تنصیب کی قدیم رسم کو چھوڑ کر ان کے افعال کی نقل کرنے کو عبادت بنادیا اور قیامت تک لوگوں پر لازم کردیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یاد ہر وقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کے ان نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدار ہوتا ہے، مجسمات اور تعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخرکار حوادث کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گی نام ونشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔ (۱)

اضحیٰ

''اضحیٰ'' قربانی کے معنی میں ہے، یوم الاضحیٰ کا معنی قربانی کا دن۔ (۲)

= ضحی به انه لایجزیه عن الاضحیة سواء اخذها المالك او ضمنه القیمة لانها امانة فی یده، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٣١ بدائع ج:٥ ص:٧٧ اما الذی یرجع الی محل التضحیة هندیه ج:٥ ص:٣٠٣ الباب السابع، ط:رشیدیه.

(١) انا كذلك نجزی المحسنین ای مثلما جازیناك بالعفو عن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة نجزی كل محسن علی طاعته ونثیبه علی فعله وهو تعلیل لما انعم الله علی ابراهیم وابنه من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة، وتركنا علیه فی الآخرین ای ابقینا له فی الامم القادمة ثناء حسنا وذكرا جمیلا فاحبه اتباع الملل كلها الیهودیة والنصرانیة والاسلام وكذا اهل الشرك. التفسیر المنیر فی العقیدة والشریعة والمنهج الدكتور وهبة الزحیلی ج:٢٣ ص:١٢٢ سورة الصافات آیت:١٠٨ ط:دار الفكر.

(٢) اضحی جمعه اضحیة هی اسم لما یذبح ایام الاضحی، الدرمع الرد ج:٦ ص:٣١١، ط: سعید البحر ج:٨ ص:١٧٣ كتاب الاضحیة، ط:سعید. فتح القدیر ج:٨ ص:٤٢٤ =

اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام ''اعوذ باللہ'' تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرات تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ''اعوذ باللہ'' قرات کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثنا پڑھے۔ (۱)

افضل جانور

☆...... اگر فقراء اور نادار، ضرورت مندلوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورتمند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔ (۲)

☆...... بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔ (۳)

☆...... اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔ (۴)

= کتاب الاضحیة ، ط:رشیدیه .قال الطیبی :الاضحیة مایذبح یوم النحرعلی وجه القربة وبه سمی یوم الاضحی ،مرقاة المفاتیح ج:۳ص:۳۰۲،کتاب الاضحیة ،ط: امدادیه

(۱) (ویوخر) الامام التعوذ (عن تکبیرات العید) لقراء ته بعدها.الدرمع الرد ج:۱ ص:۴۸۹،ط:سعید

(۲) فان کان سبع البقرة اکثرلحما فهوافضل ، والأصل فی هذا إذا استویا فی اللحم والقیمة أطیبهما لحما أفضل ،وإذا اختلفا فیهما فالفاضل اولی ، ردالمختار ،کتاب الاضحیة ج:۶ ص:۳۲۲،ط:سعید. عالمگیری ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشیدیه. وکان الاستاذ یقول بان الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة لان جمیع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ، شامی ج:۶ص:۳۲۲،کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۳) والمستحب ان تکون الاضحیة اسمنها واحسنها واعظمها ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰.شامی ج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط:سعید. مظاهر حق ج:۲ص:۳۰۵.ط:دارالاشاعت.

(۴) الشاة افضل من سبع البقرة اذا استویا فی القیمة واللحم ،الدرمع الرد ج:۶ =

☆......بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

☆......مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

☆......جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے، اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

"اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرنا

صرف "اللہ اکبر" کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے " بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

= ص: ۳۲۲. ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۹. الباب الخامس ،ط: رشیدیه.

(۱) الکبش والنعجة اذااستویافی القیمة واللحم فالکبش افضل ،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۰. الباب الخامس ،ط: رشیدیه. شامی ج:٦ص:۳۲۲. ط:سعید

(۲) ان الانثی افضل من الذکراذا استویا قیمة .الدرالمختارشامی ج:٦ص ۳۲۲. هندیه.الباب الخامس ، ج:۵ص:۲۹۹

(۳) وفی العتابیة وکان الاستاذ یقول :بأن الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة ؛لان جمیع الشاة تقع فرضا بلااخلاف ،ردالمحتارج:٦ص:۳۲۲.هندیه ج:۵ص:۲۹۹. والاصل فی هذا اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبهما لحما افضل ، رد المحتارج:٦ص:۳۲۲،ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۹. ط:رشیدیه.

(٤) ویکره جرها برجلها الی المذبح ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح الباب الاول ،ط:رشیدیه. شامی ج:٦ص:۲۹٦ .بدائع ج:۵ص:٦۰،۷۸. فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة ،سعید.

(۵) لواقتصرعلی قوله الله اکبرقاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتارج:٦ص:۳۰۱،کتاب الذبائح ط:سعید.بدائع ج:۵ص:٤۸.هندیه ج:۵ص:۲۸٦. وذکرالحلوانی ان المستحب =

”اللہ اکبر“ کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف ” بسم اللّٰہ “ کہنا کافی ہے ” اللّٰہ اکبر “ کہنا ضروری نہیں البتہ ” بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر “ دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

امانت کی رقم

☆......امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا، اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم مالک کو واپس کردے۔(۲)

امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے ایک آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلا دیتی، امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالی کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کیلئے حلال کر دیا گیا۔(۳)

اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، وزن کر کے (برابر کر کے) تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہو جائیگا، اور سود لینا

= ان یقول باسم اللہ اللہ اکبر ثلاثا ،البحر الرائق ج:۸ص:۱۶۹ ،کتاب الذبائح ط:سعید.

(۱) منها التسمية حالة الزكاة عندنا ای اسم كان فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۸۵،کتاب الذبائح ،الباب الاول،ط:رشيديه. و المستحب ان يقول بسم الله الله اكبر بلاواو .الدر المختار شامى ،كتاب الذبائح ،ج:٦ص:۳۰۱ط:سعيد.

(۲) قلت ويظهر ان العارية كالوديعة الخ وفى البدائع وكل جواب عرفته فى الوديعة فهو الجواب فى العارية بان استعار ناقة اوثورا اوبعيرا فضحى به انه لايجزيه عن الاضحية سواء اخذها المالك اوضمنه القيمة لانها امانة فى يده وانما يضمنها بالذبح فصار كالوديعة ،رد المحتار ج:٦ص: ۳۳۱ هنديه ج ۵ص ۳۰۳،الباب السابع بدائع ج:۵ص:۷۷،اما الذى يرجع الى محل التضحية.

(۳) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ص:۷،۸،ط:ادارۃ المعارف.

دینا کھانا سب حرام ہے۔(۱)

اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کا دارومدار سود یا جوئے پر ہے، اور سود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اور حرام آمدنی سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے، لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کو شریک کرنا درست نہیں جسکی آمدنی صرف یا غالب انشورنس کمپنی کی ہے۔

ہاں اگر ایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو ایسی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لیکر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۳)

(۱) واذا جاز عن الشركة يقسم اللحم بالوزن لانه موزون واذا قسموا جزافا لايجوز إلا إذا كان معه شيئ آخرمن الاكارع والجلد ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص: ۶۷.فصل اما كيفية الوجوب. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۰.شامي ج:۶ص:۳۱۷.هنديه ج:۵ ص:۳۰۶. ويقسم اللحم وزنا لاجزافا،اما عدم جوازالقسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليك واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة واما عدم جوازالتحليل فلان الربا لايحتمل الحل بالتحليل ،شامي ج:۶ ص:۳۱۷. بدائع ج:۵ص:۶۷.فصل اما كيفية الوجوب.

(۲) ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.البحرج:۸ ص: ۱۷۶فتح القدير ج:۸ص:۴۳۳.ط:رشيديه. شامي ج:۶ص:۳۲۳.بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذي يرجع الى محل التضحية .

(۳) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه .شامي ج:۶ص:۳۸۵.ردالمحتار ج:۵ص:۹۹.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص۳۴۹. وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة :اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة وان كان شريك الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ .الدرالمختارشامي ج:۶ص:۳۲۶.فتح القدير ج:۸ص:۴۲۵. ط:رشيديه. كتاب الاضحية. عن سعد قال قال النبي ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ ،رواه الترمذي ،جمع الجوامع =

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

اولاد

اگر اولاد خود صاحب نصاب ہو تو خود ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی، اور اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں، باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆...... اگر اولاد بالغ ہے اور سب مالدار صاحب نصاب ہیں تو اس صورت

= للامام السيوطي ج:۲ص:۲۴۸،رقم الحديث:۵۳۸۰ ط:دارالكتب العلمية ،بيروت . عن ابى هريرةؓ يقول ان رسول الله ﷺ ان الله عزوجل يقبل الصدقة ولايقبل منها الا الطيب فيقبلها بيمينه تبارك وتعالى ويربيها لعبده المسلم اللقمة كما يربى احدكم مهرة اوفصيله حتى يوافى بها يوم القيامة مثل احد ،مسند احمد ج:۹ص:۱۵۰ رقم الحديث:۹۲۱۷ ط: دار الحديث ،القاهرة .

(۱) وكره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للاثر الوارد فى كراهة ذلك. الدرالمختار شامى ج:۶ص:۷۴۹،مسائل شتى. ط: سعيد. اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے۔

(۲) كتاب الاضحية ... تجب على حرمسلم موسرمقيم عن نفسه .وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكباروامراته الا باذنه ،البحرج:۸ص:۱۷۳،۱۷۸ بدائع ج:۵ص:۶۴ ،۶۷. فصل اما كيفية الوجوب ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۳ الباب الاول .شامى ج:۶ص:۳۱۵ .لاعن طفله اى من مال الاب قال فى الخانية انه يستحب ولايجب ،ردالمحتار ج:۶ص:۳۱۵ ط:سعيد.

(۳) وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكبارالا باذنه .فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۳ .كتاب الاضحية ،الباب الاول فى تفسيرها.

میں ہرایک پر ضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی ادا ہو جائیگی اور والد کو ثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گا تو ہرایک پر لازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔(۱)

☆......اگر اولاد نابالغ ہے تو ان پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کے نزدیک سات ہی افراد شریک ہوکر قربانی کرسکتے ہیں نیز سات افراد کی شرکت میں قربانی صحیح ہونا متفق علیہ ہے، اوراس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہے تو متفق علیہ قول پر عمل کرنا زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔کفایت المفتی ج/۸/۱۸۸(۳)

(۱) ولو ضحى ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا اصغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغيرامرهم لم يجزعلى قولهم ،البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷۸ ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۶۷.فصل اماكيفية الوجوب.شامی ج:۶ص: ۳۱۵. عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا ،البحرج:۸ ص: ۱۷۳.فتح القديرج:۸ص:۴۲۷. ابن ماجه ص:۲۲۶. باب الاضاحی واجبة هی ام لا ،ط: قديمی كتب خانة.

(۲) وقوله لاعن طفله يعنی لايجب عليه عن اولاده الصغارلانهاعبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،شامی ج:۶ص: ۳۱۵.ط:سعيد.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳. ط:سعيد.

(۳) ومنهم من فصل بين البعيروالبقرة فقال البقرة لاتجوزعن اكثرمن سبعة فاما البعيرفانه يجوزعن عشرة ولنا ان الاخباراذا اختلفت فی الظاهريجب الاخذ بالاحتياط وذلك فيما قلنا لان جوازه عن سبعة ثابت بالاتفاق وفی الزيادة اختلاف فكان الاخذ بالمتفق عليه اخذ بالمتيقن.بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۱.ط:سعيد،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب، سعيد. فتح القديرج:۸ص:۴۲۹. ط:رشيديه.البحرج:۸ص:۱۷۴.فاشتركنافی الجزورعن عشرة قال الجمهورانه منسوخ بالحديث الآتی عن جابرقال نحرنا بالحديبية مع النبی ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة وبالجملة العمل علی حديث جابراولی واحوط.حاشيه ابن ماجه ص:۲۲۶.ط:قديمی كتبخانه.

ایام نحر میں شک ہوگیا

اگر ایام نحر میں شک ہوگیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، تاخیر ہوجانے کی صورت میں قربانی کرکے سب گوشت کا صدقہ کردینا مستحب ہے۔(۱)

ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆......مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کرکے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچاتا ہے اس لئے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆......اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) واذا شك في يوم الأضحى ، فالمستحب أن لايوخر إلى اليوم الثالث فإن اخر يستحب أن لايأكل منه ويتصدق بالكل ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۵ .كتاب الاضحية الباب الثالث .

(۲) قال في البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخرعمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قدمات قبل ان يذبح ،ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٦،ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۲ .فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

(۳) لوضحى عن ميت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاكل منها وان تبرع بها عنه له الاكل لانه يقع على ملك الذابح والثواب للميت ردالمحتار ج:٦ص:۳۳۵،ط: سعيد. فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صارنصيبه للقربة فلايمنع جواز ذبح الباقين ،بدائع ج:۵ص:۷۲ .فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

ایک حصہ دار مر گیا

سات افراد نے شریک ہوکر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا، مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔(۳)

---

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ،الدرالمختارشامي ج:٦ص: ٣٢٦ ،بدائع ج:٥ ص: ٧٢. هنديه ج:٥ص: ٣٠٥ .الباب الثامن ط:رشيديه.

(۲) ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة ،الدرالمختارشامي ج:٦ ص: ٣٢٦. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٨ .كتاب الاضحية ،ط:سعيد.هنديه الباب الثامن ، ج:٥ ص: ٣٠٥.

(۳) ولوضحى بأكثرمن واحدة . فالواحدة فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء ، خلاصة الفتاوى ج:٤ص:٣١٥ . ولوان رجلا موسراضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحية واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى ،شامي ج ٦ص ٣٣٣ .كتاب الاضحية،ط: سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص: ٧١ .فصل محل اقامة الواجب ،ط:سعيد.

(ب)

بال

☆......قربانی کرنے والا کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کرکے بال کتروائے، قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے۔(۱)

☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)، اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۴)

بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے۔(۵)

---

(۱) عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ،ترمذی ج:۱ ص:۲۷۸ ،ط:سعید.ومسئلة حدیث الباب مستحبة والغرض التشاکل بالحجاج ،العرف الشذی ج:۱ ص:۲۷۸ ،ط:سعید. عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ امرت بیوم الاضحی عید اجعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارایت ان لم اجدالامنیحة انثی افاضحی بها قال لاولکن خذ من شعرك واظفارك ونقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام اضحیتك عند الله ،رواه ابوداؤد والنسائی ،مرقاة المفاتیح ج:۳ص: ۳۱٦ .کتاب الاضحیة ، ط:امدادیه.

(۲) وکذا تجزئ المجزورة وهی التی جزصوفها کذا فی فتاوی قاضیخان ،فتاوی هندیه ج: ۵ ص:۲۹۸ .الباب الخامس ،ط:رشیدیه .شامی ج:٦ص: ۳۲۵ .بدائع ج:۵ص: ۷۸ .ط : سعید.

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یکره ان یحلبها اویجزصوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،فتاوی هندیه ج:۵ص: ۳۰۰ ،الباب السادس،ط: رشیدیه

(٤) ولوجزصوفها یتصدق به ولاینتفع به، فتاوی هندیه ج:۵ص: ۳۰۱ ،الباب السادس. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة . شامی ج:٦ص: ۳۲۹ .

(۵) فی الخانیة الرأس والاکارع لحم فی یمین الاکل قلت ولعل وجهه ان الرأس والأکارع مشتملة علی اللحم وغیره ،ردالمحتار:ج:۳ص: ۷۷۳ ،مطلب فی اعتبارالعرف العملی. ط:سعید. کفایت المفتی ج:۵ ص: ۳ ٦ ۲

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰۔۱۱۔یا۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوا اور وہ مالدار ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا باپ کے ذمہ ضروری نہیں (۱)، اگر بالغ اولاد خود مالدار ہے تو وہ خود قربانی کرے یا باپ کو اجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے۔(۳)

بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پر ممانعت کا حکم نہیں آیا اور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، جس طرح جانور کا خصی ہونا اور خصی سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، اسی طرح بانجھ ہونا بھی بلکہ بانجھ جانور اکثر وبیشتر لحیم وشحیم (خوب موٹا تازہ) ہوتا ہے، اور گوشت بھی عمدہ ہوتا ہے، اس لئے قربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغار فی أيام النحر وهو موسر يجب عليه باجماع أصحابنا؛ لأن الاهلية من الحر في آخر الوقت لافي أوله ،بدائع ج:۵ص:٦٤،كتاب التضحية ،فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعيد.شامي ج:٦ص:٣١٦،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامرأته إلاباذنه ،عالمگیری ج:۵ص: ۲۹۳۔ شامی ج:٦ص:٣١٥۔ بدائع ج:۵ص:٦٤.فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:۸ ص:۱۷۸.ط:سعيد.

(۳) ولوضحي بدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغيرامرهم لم يجزعلى قولهم ،بدائع ج:۵ص: ٦٧،فصل اما كيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۸.شامي ج:٦ص:٣١٥،ط:سعيد.

(٤) تجوز التضحية بالعاجزة عن الولادة لكبرسنها .هنديه ج:۵ص:۲۹۷. الباب الخامس ، ط:رشيديه.ردالمحتارج:٦ ص:٣٢٥.ط:سعيد.

باؤلے جانور

باؤلے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤلے پن کی وجہ سے کھا پی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ (۱)

بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا بنص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہو جاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگر چہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہو گیا ہے مگر شرعاً اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک مین ہے) لہذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح عام دنوں میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔ (۲)

بٹ

بٹ (اوجھڑی) بلا کراہت حلال ہے۔ (۳)

---

(۱) وتجوز الثولاء: وهى المجنونة إلا اذا كان ذلك يمنع الرعى والاعتلاف، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۸، الباب الخامس، ط: رشيديه. ردالمحتار ج: ٦ ص: ۳۲۳، ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷٦. والثولاوهى المجنونة لانه لايخل بالمقصود اذا كانت تعتلف، البحرالرائق ج: ۸ ص: ۱۷٦، ط: سعيد.

(۲) معارف القرآن مولانامفتى محمد شفيع صاحب تحت الآية " وماأهل به لغيرالله" ج: ۲ ص: ۴۲۳، ۴۲۴. ادارة المعارف. فتاوى رحيميه ج: ۱۰ ص: ۵۴. دارالاشاعت.

(۳) وكرة تحريما من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للاثر الوارد فى كراهة ذلك. اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے الدر المختار ج: ۶ ص: ۷۴۹۔ مسائل شتی ط: سعید۔

بچہ

☆......اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(۱)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عیدگاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(۲)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔گائے، بیل، بھینس، اور اونٹ نر و مادہ ہیں۔(۳)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆......ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(۴)

☆......بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

(۱) وقوله لاعن طفله يعني لايجب عليه عن اولاد الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،وفي الكافي الاصح انه لايجب ذلك وليس للاب ان يفعله من مال الصغير،البحر ج: ۸ ص: ۱۷٤ ـ ط:سعيد.شامي ج: ٦ ص: ۳۱۵ .بدائع ج: ۵ ص: ٦٤ .فصل اما شرائط الوجوب.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الابل اوالبقرويدخل في كل جنس نوعه والذكر و الانثى منه والجاموس نوع من البقر،فتاوى هنديه ،ج: ۵ ص: ۲۹۷ ،الباب الخامس، ط: رشيديه .بدائع ج: ۵ ص: ٦۹ ،فصل اما محل اقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷۷ . ط: سعيد.

(٤) اوسبع بدنة بيان للقدر الواجب والقياس ان لايجوزالبدنة كلها الا عن واحد لان الاراقة قربة لاتتجزأ ،بدائع ج: ۵ ص: ۷۰ .فصل اما محل اقامة الواجب .ط:سعيد. البحرالرائق ج: ۸ ص: ۱۷٤ . كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۵) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج: ۵ ص: ۷۰ ،ط:سعيد.

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔ (۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر " کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کر لیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے، کھانا جائز ہے، کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بنا پر فرض کر لیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سواء کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔ (۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰہ و اللّٰہ اکبر " واو کے ساتھ، اور " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر " واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں، البتہ " واو " کے بغیر " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر " زیادہ بہتر ہے کہیں " اللّٰہ اکبر " بسم اللّٰہ پر مقدم ہے اور کہیں موخر ہیں، تمام صورتیں درست ہے۔ (۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں " بسم اللّٰہ " ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے، یعنی بسم اللّٰہ کہتے ہی ذبح کرے، " بسم اللّٰہ " پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

---

(۱) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره فى الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ص:۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴. ط: سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن.

(۲) قيدنابقوله عمدا لانه لوترك التسمية ناسيا يحل اكلها وهومذهب على وابن عباس ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۸.هنديه ج:۵ص:۲۸۸.شامى ج:۶ص:۲۹۹.

(۳) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبربلاواؤوكره بها لانه يقطع فورالتسمية وفى الجوهرة وان قال بسم الله الرحمن الرحيم فهوحسن ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱. ط: سعيد. البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۹.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۶.كتاب الذبائح ،الباب الاول.

کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کے " **بسم اللّٰہ** " پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی " **بسم اللّٰہ** " سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔ (۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔ (۳)

بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دونوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۴)

---

(۱) رجل ذبح شاة فسمى وتركها ومال الى الاخرى وذبحها بتلك التسمية لم يحل ، فتاوى سراجيه باب التسمية على الذبيحة ص: ۳۰۹. ولواضجع شاة واخذ السكين وسمى ثم تركها وذبح شاة اخرى وترك التسمية عامداعليها لاتحل ،هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸. كتاب الذبائح. البحرج:۸ص: ۱٦۹. كتاب الذبائح،ط:سعيد. لان ايقاع الذبح متصل بالتسمية بحيث لايتخلل بينهما شيئ. البحر ج ۸ ص:۱٦۸ .شامى ج:٦ ص:۳۰۲. كتاب الذبائح ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب. شامى ج ٦ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد .بدائع الصنائع ج:۵ص:٦۹، فصل فى محل اقامة الواجب ، ط: سعيد.

(۳) واما سنه فقد ذكرالقدورى ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهروالثنى ابن سنة وتقدير هذه الاسنان بماقلنا يمنع النقصان ولايمنع الزيادة حتى لوضحى باقل من ذلك شيئا لايجوز،عالمگيرى ج ۵ص:۲۹۷،الباب الخامس .شامى ج:٦ص:۳۲۱. و البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷ .بدائع الصنائع ج:۵ص:٦۹ .فصل اما محل اقامة الواجب.

(٤) فلاتجوزالشاة والمعزالا عن واحد وان كانت سمينة ،هنديه ج:۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. ط: ماجديه.البحرج:۸ص: ۸۷٤،كتاب الاضحية،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص: ۷۰ ،كتاب التضحية فصل اما محل اقامة الواجب .تكمله فتح القدير ج:۸ص:٤۲۹ كتاب الاضحية . رشيديه .

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے اور وہ جانور مر جائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگرچہ بندوق چلاتے وقت " بسم الله الله أكبر " کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آجائے اور " بسم الله الله أكبر " کہہ کر ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔ (۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کر ڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولايؤكل ماصابته البندقة ، فتاوى سراجيه ص: ۳۰۷. ط: مدرسه فاطمة الزهراء.

(۲) فان تركها اى الزكاة عمدا مع القدرة عليها فمات حرم وكذا يحرم لوعجز عن التذكية بان لم يجد آلة اصلا اويجد لكن لايبقى من الوقت مايمكن تحصيل الآلة والاستعداد للذابح. ردالمحتار ج:٦ص: ٤٧٠، كتاب الصيد. البحر ج:٨ص: ۲۲۳، كتاب الصيد. ولابد من التسمية عند الارسال ..... وان ادركه حيا زكاه ، البحر ج:٨ص: ۲۲۱، ۲۲۳. شامى ج:٦ ص: ٤٦٨. كتاب الصيد. ط: سعيد.

(۳) لوغلط رجلان فذبح كل واحد منهما اضحية صاحبه عن نفسه انه يجزئ كل واحد منهما اضحية عنه استحسانا ، بدائع ج:۵ص: ٦٧، فصل اما كيفية الوجوب. ط: سعيد. (ولو غلط اثنان وذبح كل شاة صاحبه) .... (صح) الدرالمختارشامى ج:٦ص: ۳۲۹، ط: سعيد. البحر ج:٨ص: ۱۷۹. هنديه ج:۵ص : ۳۰۵. غلطا فذبح كل واحد منهما اضحية صاحبه جازت التضحية ، فتاوى سراجيه ص: ۳۱۳، باب مايستحب من التضحية. ط: مدرسة فاطمة الزهراء ، كراتشى.

بھینس

بھینس اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے۔(۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس . شامی ج:٦ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ط:سعيد.البحرج: ۸ ص:۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:٦۹، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعيد.

(۲) والحولاء تجزئ وهي التي في عينها حول .هنديه ج:۵ص:۲۹۸.البحرج:۸ص:۱۷٦.شامی ج:٦ص:۳۲۵.كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ،،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب.شامی ج:٦ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ص:٦۹، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعيد.

(٤) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا او كتابيا ذميا اوحربيا الخ . لاتحل ذبيحة تارك تسمية عمدا ، شامی ج:٦ص:۲۹٦،۲۹۹،كتاب الذبائح ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۵ كتاب الذبائح ط:رشيديه ، ۲۸٦ . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۸.ط:سعيد.

بیوی

☆...... اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے، تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہوجائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆......شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہوجانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہوجائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور جانور حرام ہوجائے گا۔ (۴)

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر لا الذكورفتجب على الانثى ، قوله اليسار بان ملك مائتى درهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه ...... يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ، ردالمحتار ج: ٦ ص: ٣١٢ . هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٢ . البحر ج: ٨ ص: ١٧٣ ، ط: سعيد .

(۲) وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكبار وامرأته إلا باذنه ، عالمگيرى ج: ٥ ص: ٢٩٣ . الباب الاول . البحر ج: ٨ ص: ١٧٨ . شامى ج: ٦ ص: ٣١٥ . بدائع ج: ٥ ص: ٦٧ . فصل اما كيفية الوجوب .

(۳) تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه ...... شاة اوسبع بدنة فجر يوم النحر ، البحر ج: ٨ ص: ١٧٣ . شامى ج: ٦ ص: ٣١٢ . هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٢ . كتاب الاضحية ، الباب الاول .

(٤) وكره كل تعذيب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ ، قبل ان تبرد) اى تسكن عن =

(پ)

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(۱)

پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔(۲)

(ت)

تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

= الاضطراب، الدرالمختار کتاب الذبائح ،شامی ج:٦ص:٢٩٦. (ذبح شأة) مريضة (فتحركت أوخرج الدم حلت وإلا لاإن لم تدرحياته) عند الذبح ،وإن علم حياته (حلت) مطلقا(ون لم تتحرك ولم يخرج الدم)الدرالمختار، كتاب الذبائح،شامی ج:٦ص:٣٠٨. (قوله ان بقيت حية الخ) قال الفقيه ابوبكرالاعمش :وهذا انما يستقيم ان لوكانت تعيش قبل قطع العروق بأكثرمما يعيش المذبوح حتى تحل بقطع العروق ليكون الموت مضافاإليه ،وإلا فلاتحل لأنه يحصل الموت مضافا الى الفعل السابق الخ شامی ج:٦ص:٢٩٦.ط: سعيد.

(١) (قوله شراها لها) فلوكانت في ملكه فنوى أن يضحي بها أواشتراها ولم ينوالاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لايجب لأن النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامی ج:٦ ص:٣٢١،كتاب الاضحية ،سعيد.

(٢) فتاوى رحيميه ج:١٠ص:٦٨،دارالاشاعت.

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل وقابیل نے دی'' اذ قربا قوبانا ''یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی، حسب دستور آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کو کھالیا اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔ (۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلے انبیاء کے زمانہ میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کو اللہ تعالی قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔ (۲)

تشریق کی وجہ تسمیہ

☆...... ''تشریق'' لفظ سے ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے، اور انہیں دھوپ میں سکھاتے تھے، جو گوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے ''تشریق اللحم'' کہتے ہیں، اس مناسبت سے ایام

(۱) قال الله تعالى واتل عليهم نبا ابنى آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر الخ سورة المائدة آيت:۲۷. عن ابن مسعود انه كان لايولد لادم مولود الاولد معه جارية ... حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما ... فلما قربا قرب هابيل جذعة سمينة وقرب قابيل حزمة سنبل فوجد فيها سنبلة عظيمة ففركها واكلها فنزلت النار فاكلت قربان هابيل وتركت قربان قابيل ... تفسير ابن كثير ج ۲ ص:۴۸.سورة المائدة.آيت.۲۷ .الجزء السادس المكتبة التجارية مصطفى احمد البازط:۱۴۱۲ه

(۲) قال الامام القاضى ثناء الله فانى فتى تحت قوله تعالى حتى ياتنا بقربان تاكله النار القربان فى الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فكانوا اذاقربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لهادوى وحفيف فياكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها .
التفسير المظهرى ج:۲ص:۱۸۸، آل عمران آيت:۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين الكائنة فى بلدة دهلى ..تفسير روح البيان ج:۲ص:۴۵۸،مائده آيت:۲۷. داراحياء التراث العربى .

تشریق کہلائے۔(۱)

☆......بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جا کر روزہ رکھے۔(۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آپس کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا، تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

---

(۱) قال فی البحر فبیان للواقع من افعال الناس من انهم یشرقون اللحم فی ایام مخصوصة بان التشریق فی اللغة کما یطلق علی القاء لحوم الاضاحی بالمشرقة یطلق علی رفع الصوت بالتکبیر ... البحر ج ۲ ص: ۱٦٤، باب العیدین، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۱۷۷ مطلب فی تکبیر التشریق، ط: سعید. فتح القدیر ج: ۲ ص: ٤۸، ط: رشیدیه.

(۲) قال فی الفتح فان التشریق فی ایام التشریق یجب ان یحمل علی التکبیر او الذبح او تشریق اللحم باظهاره للشمس بعد تقطیعه لیتقدد وعلی کلیهما یدخل یوم النحر فیها. فتح القدیر ج ۲ ص ٤۸، فصل فی تکبیرات التشریق. ط: رشیدیه.

(۳) اما الصیام فی الایام المکروهة فمنها صوم یومی العید وایام التشریق ... عندنا یکره الصوم فی هذه الایام، والمستحب هو الافطار، بدائع ج ۲ ص: ۷۸ کتاب الصوم، ط: سعید. البحر الرائق ج ۲ ص ۲۵۷، ۲۵۸، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۳۷۵، ط: سعید.

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہو جائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔ (۱)

تکبیرات تشریق

☆...... اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالٰہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمدْ. (۲)

☆......نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔ (۴)

☆......سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

---

(۱) امداد الفتاوی ج:۳ص: ۵۴۹. ط: ادارة المعارف.

(۲) اما عدده وماهيته فهوان يقول مرة الله اكبر الله اكبر لااله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد. عالمگیری ج:۱ص: ۱۵۲ ط: رشیدیه. البحر ج: ۲ص: ۱۶۵ ط: سعید.

(۳) واما صفته فانه واجب. عالمگیری ج:۱ص: ۱۵۲ط رشیدیه. البحر ج:۲ص: ۱۶۵ بدائع ج:۱ص: ۱۹۵ ط: سعید. اما وقته فاوله عقيب صلواة الفجر من يوم عرفة واخره في قول ابي يوسف ومحمد رحمهما الله عقيب صلوة العصر من اخر ايام التشريق هكذا في التبيين والفتوى والعمل في عامة الأمصار وكافة الاعصار على قولهما كذا في الزاهدی، عالمگیری ج:۱ص: ۱۵۲. البحر ج:۲ص: ۱۶۵ بدائع ج:۱ص: ۱۹۵. فصل اما محل أدائه. ط: سعید، شامی ج:۲ص: ۱۷۸ ط: سعید.

(۴) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا أو مسافرا أو امرأة، لأنه تبع للمكتوبة (الى) عصر اليوم الخامس (آخر ايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى على عامة الأمصار وكافة الاعصار. الدرالمختار شامی ج:۲ص: ۱۷۹، ۱۸۰. لكن المرأة تخافت. الدرالمختار شامی ج:۲ص: ۱۸۰. ط: سعید.

جائیں گی۔(۱)

☆......اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆......تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

☆......با جماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

---

(۱) وينبغي ان يكبر متصلا بالسلام حتى لوتكلم اواحدث متعمدا سقط كذا في التهذيب، عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲، ط:رشيديه. البحرج:۲ص:۱۶۵ بدائع ج:۱ص:۱۹۶، فصل اما محل ادائه. ط:سعيد.

(۲) ومن نسي صلواة من ايام التشريق فذكرها في ايام التشريق من تلك السنة قضاها و كبر كذا في الخلاصة ،عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲، ط:رشيديه.البحرج:۲ ص:۱۶۶، ط: سعيد. بدائع ج:۱ ص:۱۹۸ ،فصل في بيان حكم التكبير. ط:سعيد.

(۳) ووجوبه (على امام مقيم) بمصر(و) على مقتد (مسافراوقروى اوامرأة) بالتبعية،الرد مع الدر ج:۲ص:۱۷۹ ط:سعيد البحرج:۲ص:۱۶۶ بدائع ج:۱ص ۱۹۷ .ويجب على مقيم اقتدى بمسافرلأنه صارتبعا لامامه . شامي ج:۲ص: ۱۸۰ .البحرج:۲ ص: ۱۶۶. بدائع ج:۱ص: ۱۹۸. هنديه ج:۱ص:۱۵۲

(٤) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولومنفردا اومسافرا اوامرأة لانه تبع للمكتوبة ، الرد مع الدرج:۲ص: ۱۸۰ .ط:سعيد.بدائع ج:۱ص:۱۹۷ ،ط:سعيد.هنديه ج:۱ص:۱۵۲.

(۵) (ويجب تكبير التشريق) في الاصح للامربه (مرة) وان زاد عليها يكون فضلا ،رد المحتار على الدرج:۲ص:۱۷۷ .ط:سعيد. هنديه ج:۱ص:۱۵۲،ط: رشيديه. البحرج:۲ص:۱٦٤.ط: سعيد.

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے لا الہ الا اللہ و اللہ أکبر اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فریا اللہ اکبر و للہ الحمد. (۱)

تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہو جائے۔ (۲)

تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جسطرح بھی ''بسم اللہ اللہ أکبر'' کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگرچہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اورس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔ (۳)

---

(۱) قال فی البحروقد ذکر الفقهاء انه ماثورعن الخلیل علیه السلام واصله ان جبریل علیه السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة علی ابراهیم فقال الله اکبر الله اکبر فلماراه ابراهیم علیه السلام قال لا اله الا الله والله اکبر فلما علم اسماعیل الفداء قال اسماعیل الله اکبر ولله الحمد کذا فی غایة البیان ، البحر الرائق ج:۲ ص:۱٦۵ ،باب العیدین .ط:سعید.

(۲) قال فی البحر: واما محل ادائه فدبر الصلاة وفورها من غیر ان یتخلل مایقطع حرمة الصلاة حتی لوضحك ......اوتکلم عامدا اوساهیا اوخرج من المسجد لایکبرلان التکبیر من خصائص الصلاة حیث لایؤتی به الا عقیب الصلاة فیراعی لاتیانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها .البحر الرائق ج:۲ ص:۱٦۵ . بدائع ج:۱ ص:۱۹٦ .فصل اما محل ادائه ط:سعید.

(۳) والذبح قطع الاوداج ...... وحل ذبیحة مسلم وکتابی   وذکر الحلوانی ان المستحب =

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔(۱)

تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت " بسم الله " کہنا ضروری نہیں، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر " بسم الله " کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر " بسم الله " کہنا ضروری نہیں۔(۲)

تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کر دینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل وعیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔(۳)

= ان يقول :بسم الله الله اكبر ثلاثا. البحر ج:۸ص:۱۶۷و ۱۶۹ هنديه ج:۵ص:۲۸۵و ۲۸۸۔

(۱) لكن المرأة تخافت .الدرمع الرد ج:۲ص:۱۷۹. عالمگيری ج:۱ص:۱۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کیلئے بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔ احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ط ادارۃ المعارف ص:۳۴۔

(۲) رجل اراد ان يضحي فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتى تعاونا على الذبح قال الشيخ الامام يجب على كل واحد منهما التسمية حتى لو ترك احدهما التسمية لايجوز .هنديه ج:۵ص:۳۰٤ .الباب السابع.

(۳) الافضل ان يتصدق بثلث الاضحية .فتاوى سراجيه .ص:۳۱۵. باب مايفعل بالاضحية بعد الذبح. والافضل ان يتصدق بالثلث . بدائع ج:۵ص:۸۱. ط سعيد هنديه ج:۵ص:۳۰۰ .شامی ج:٦ص:۳۲۸. والتصدق افضل الاان يكون الرجل ذاعيال وغير موسع الحال فان الافضل له حينئذ ان يدعه لعياله يوسع به عليهم . بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱. فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية .ط سعيد. اماالتصدق باللحم .شامی ج:٦ص:۳۲۸ .هنديه ج:۵ص:۳۳۰ .الباب الخامس

تھن

☆......اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔(۱)

☆......اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

☆......جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔(۳)

☆......اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہو جانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے، لیکن دو تھن خشک ہو جائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔(۴)

☆......جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔(۵)

☆......جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔(۶)

(۱، ۲، ٤) وقال العلامة ابن عابدين رحمة الله تحت قوله (قوله وهي التي عولجت الخ) و في التتارخانية والشطور لاتجزء وهي من الشاة ماقطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل و البقر ماقطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٤، ٣٢٥. هنديه ج:٥ ص:٢٩٩ ،الباب الخامس.

(٣) ولاتجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها ، شامي ج:٦ ص:٣٢٤. هنديه ج:٥ ص:٢٩٨

(٥) ولاتجوز الجداء وهي التي ييبس ضرعها ، هنديه ج:٥ ص:٢٩٨ ،الباب الخامس. شامي ج:٦ ص:٣٢٤ ،ط:سعيد. البحر ج:٨ ص:١٧٦ ،ط:سعيد.

(٦) ولاتجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها،هنديه ج:٥ ص:٢٩٨. شامي ج:٦ ص: ٣٢٤. ط:سعيد. البحر ج:٨ ص:١٧٦ ، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(ج)

جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆...... جان کے بدلہ جان ہوجائے، جانور کی جان چلی جائے اور انسان کی جان بچ جائے، یعنی اللہ تعالیٰ جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں، یہ خیال بے اصل ہے، شریعت کی کسی دلیل سے یا ثابت نہیں ہے، البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے، اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مریض کو شفا عطا فرمادے گا، تو یہ جائز ہے۔(۱)

☆...... بعض لوگ صدقہ میں جان کا بدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں، اور بکرے وغیرہ کو تمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کا ہاتھ لگوا کر خیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کو ذبح کرتے ہیں، اور اس کے بعد خیرات کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہوجاتی ہیں، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں، اور جان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ، یہ عقیدہ اور اعتقاد شریعت کے خلاف ہے اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں۔(۲)

(۱، ۲) ولوتركت التضحية ومضت ايامها تصدق بها حية ، وفى الشامية :(قوله تصدق بها حية)لوقوع الياس عن التقرب بالإراقة ، وان تصدق بقيمتها اجزاء ه :لإن الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هوالمقصود.الدرالمختارمع الرد كتاب الاضحية ج:٦ص: ٣٢٠، ط:سعيد.كفايت المفتى ج:٨ص:٢٥٢،كتاب الاضحية والذبيحة . ط:دار الاشاعت

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

جانور خریدا اور آدمی مرگیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہوگیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کرسکا

کسی پر قربانی واجب تھی، لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کرسکا تو زندہ جانور صدقہ کردیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

---

(۱) احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۱۳، کتاب الاضحیة والعقیقة ط:سعید.

(۲) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الأضحیة، هندیه ج:۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة، الباب الاول. البحرج:۸ص:۱۷۵. وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل، الدرمع الرد، کتاب الاضحیة، ج:٦ص:۳۲٦. بدائع ج:۵ ص: ۷۲. هندیه ج:۵ ص:۳۰۵، الباب الثامن. وجه الاستحسان ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه، بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعید. شامی ج:٦ص: ۳۲٦. ط: سعید.

کردیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔(۱)

اور اگر جانور ضائع ہوگیا اور قربانی نہ کرسکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کردینا واجب ہے۔(۲)

جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۳)

---

(۱) اذا وجب شاة بعينا أو اشتراها ليضحى بها فمضت ايام النحر قبل أن يذبحها تصدق بها حية ، ولا يأكل من لحمها لأنه انتقل الواجب من اراقة الدم إلى التصدق ، وان لم يوجب ولم يشتر وهو موسر وقد مضت ايامها تصدق بقيمة شاه تجزى للاضحية ، شامى ج:٦ ص: ۳۲۱ . هنديه ج:۵ ص: ۲۹٤ ، ۲۹٦ .الباب الرابع،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:٦٧،فصل واما كيفية الوجوب .فتاوى سراجيه ص:۳۱۵ . الدر مع الرد ج:٦ ص: ۳۲۰ .ط:سعيد.

ذكر في البدائع :ان الصحيح ان الشاة المشتراة للاضحية اذا لم يضح بها حتى مضى الوقت يتصدق الموسر بعينها حية كالفقير بلاخلاف بين اصحابنا ،شامى ج:٦ص: ۳۲۱ .بدائع ج:۵ ص:٦٨،فصل اما كيفية الوجوب ، ط:سعيد.

(۲) (و) تصدق (بقيمتها غنى شراها اولا) لتعلقها بذمته بشرائها اولا ، الدر مع الرد ج:٦ ص: ۳۲۱، ط:سعيد.هنديه ج:۵ص: ۲۹٤،الباب الاول ،ط:رشيديه. البحر ج: ۸ ص: ۱۷٦ .ط:سعيد.

(۳) وندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ،رواه مسلم والمذبح المرئ والحلقوم والودجان . البحر ج:۸ ص: ۱۷۰،كتاب الذبائح ،ط: سعيد. شامى ج:٦ص: ۲۹٤ ، ۲۹٦ ،ط:سعيد. ومنها الترفيق فى قطع الاوداج ..... ويكره ان يحد للشفرة بين يديها ، هنديه ج: ۵ ص:۲۸۷ . والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه . هنديه ج:۵ص: ۲۸۸ ،كتاب الذبائح ،الباب الاول .

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی ، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی ۔ (۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا ۔ (۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی ، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلا دیتی تھی ۔ (۳)

---

(۱) أواشتراها ولم ينو الاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لايجب لان النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر ،شامي ج:٦ص: ٣٢١ . كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحربايام لمافيه من الاستعداد من القربة واظهار الرغبة فيها فيكون له فيه اجروثواب ،بدائع ج:٥ص: ٧٨ ، ط:سعيد.فصل واما بيان مايستحب قبل التضحية .هنديه ج:٥ص: ٣٠٠.الباب السادس،ط:رشيديه.

(۳) قال الامام ثناء الله فانى فتى تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النارالقربان فى الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لها دوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهرى ج:٢ص:١٨٨.آل عمران آيت :١٨٣. تفسيرروح البيان ج:٢ ص: ٤٥٨ . سورة المائدة، آيت:٢٧. ط:داراحياء التراث العربى ،ط:١٤٢١ه.

جانور گم ہوگیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہوگیا، اور اس نے قربانی کے لئے دوسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہوگئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کردینا مستحب ہے۔(۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کردیں۔(۳)

---

(۱) ولوضلت فشرت اخری فظهرت فعلی الغنی احداهما ای علی التفصیل المارمن أنه لوضحی بالاولی اجزأه ولایلزمه شیئ ولوقیمتها اقل وان ضحی بالثانیة قیمتها اقل تصدق بالزائد ردالمحتارج:٦ص:٣٢٦. علی الفقیر کلاهما ،الدرمع الردج:٦ص:٣٢٦.

(۲) الفقیراذا اشتری شاة للاضحیة فسرقت فاشتری مکانها ثم وجد الاولی فعلیه ان یضحی بهما ،البحرج:٨ص:١٧٥ ،ط:سعید. بدائع ج:٥ص:٦٦ ،فصل اما کیفیة الوجوب ،هندیه ج:٥ص:٢٩٤ ،الباب الثانی. شامی ج:٦ص:٣٢٦ ،ط:سعید.

(۳) رجل اشتری شاة للاضحیة واوجبها بلسانه ثم اشتری اخری جازله بیع الاولی فی قول ابی حنیفة ومحمد وان کانت الثانیة شرا من الاولی فذبح الثانیة فانه یتصدق بفضل مابین =

جانور نایاب ہوجائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قتل وقتال، فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہوجائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

جانوروں کی عمریں

☆.....قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے، بیل، بھینس: دو سال کی۔(۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

= القیمتین لانه لما اوجب الاولی بلسانه فقد جعل مقدارمالیة الاولی لله تعالی فلایکون له ان یستفضل لنفسه شیئا ولهذا یلزمه التصدق بالفضل ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹٤ .الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذروماهوفی معناه . البحر ج:۸ص:۱۷۵ ،ط:سعید.

(۱) قوله وتصدق بقیمتها غنی شراها اولا وتعقبه الشیخ شاهین بان وجوب التصدق بالقیمة مقید بمااذا لم یشتر، ردالمحتار ج:٦ص:۳۲۱ ،ط:سعید. کفایت المفتی ج:۸ص:۲۱۲. کتاب الاضحیة والذبیحة .ط:دارالاشاعت

(۲) وحول من الشاة ،الدرمع الردج:٦ص:۳۲۲ .هندیه ج:۵ص:۲۹۷ ،الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۰ ،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید. والثنی من الضأن والمعزابن سنة ،البحر ج:۸ص:۱۷۷ .ط:سعید.

(۳) ومن البقرابن سنتین البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۰ .وحولین من البقرو الجاموس ،الدرمع الرد ج:٦ ص:۳۲۲.

(٤) وهوابن خمس من الابل الدرمع الردج:٦ص:۳۲۲ .بدائع ج:۵ص:۷۰. ومن الابل ابن خمس سنین البحر ج:۸ص:۱۷۷ .هندیه ج:۵ص:۲۹۷ .وفی البدائع تقدیرهذه الاسنان بماذکرلمنع النقصان لاالزیادة فلوضحی بسن اقل لایجوز، ردالمحتار ج:٦ ص: ۳۲۲. بدائع ج:۵ص:۷۰ .فصل اما محل اقامة الواجب .هندیه ج:۵ص:۲۹۷ ،الباب الخامس.

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا، تازہ فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔ (۱)

☆...... اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۲)

☆...... جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں، اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔ (۳)

☆...... کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۴)

(۱) وقالوا هذا اذا كان الجذع عظيما بحيث لو خلط بالثنيات لايشتبه على الناظرين، البحر ج:۸ص:۱۷۷. فتح القدير ج:۸ص:٤۳۵. كتاب الاضحية ط:رشيديه. والجذع من الضان ماتمت له ستة اشهر عند الفقهاء، البحر ج:۸ص:۱۷۷. ط:سعيد. فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية رد المحتار ج:٦ص:۳۲۲. ط:سعيد.

(۲) وفى البدائع :تقدير هذه الأسنان بماذكر لمنع النقصان لاالزيادة فلو ضحى بسن اقل لايجوز، وباكبر يجوز وهو افضل، شامى ج:٦ص:۳۲۲. هنديه ج:۵ص:۲۹۷. بدائع ج:۵ ص: ۷۹. فصل اما محل اقامة الواجب.

(۳) وصح الثنى فصاعدا من الثلاثة والثنى هو ابن خمس من الابل وحولين من البقر والجاموس وحول من الشاة، الدر مع الرد ج:٦ص:۳۲۲. (قوله ان كان الخ) فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية ...... وفى البدائع تقدير هذه الاسنان بماذكر لمنع النقصان لاالزيادة، فلو ضحى بسن اقل لايجوز، وبأكبر يجوز وهو افضل، شامى ج:٦ص:۳۲۲. عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس.

(٤) فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية، ردالمحتار ج:٦ص:۳۲۲. سعيد.

جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کا نظام یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو اللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہو جاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے، جیسا کہ کنویں سے جتنا زیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔(۱)

جائیداد مشترک ہے

☆..... مثلاً اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سب کچھ ہے، حویلیاں، جائیداد زمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہوگی۔

☆..... مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے، مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص ۳۰،۲۹ ط ادارۃ المعارف۔

(۲) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار (واليسار بان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع تحتاجه) الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدرمع الرد، كتاب الاضحية، ج ٦ ص ٣١٢ هنديه ج ٥ ص ٢٩٢، كتاب الاضحية ،الباب الاول =

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچادیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے ''جرسی گائے'' کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔(۱)

= فی تفسیرھا ،البحر الرائق ج:۸ص:۱۷٤، کتاب الاضحیۃ ،ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۵ص:٦٤،فصل اما فی شرائط الوجوب،ط:سعید.تکملۃ فتح القدیر ج:۸ص:٤٢٥، کتاب الاضحیۃ ، ط:رشیدیہ.

(۱) فإن کان متولدا من الوحشی والانسی فالعبرۃ للأم حتی لو کانت البقرۃ وحشیۃ و الثور أھلیا لم تجز، وقیل إذا نزا ظبی علی شاۃ أھلیۃ فان ولدت شاۃ تجوز التضحیۃ وان ولدت ظبیا لاتجوز،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.فتاوی رحیمیہ ج:۱۰ص:۵۵،کتاب الاضحیۃ. بدائع الصنائع ج:۵ ص:٦۹،فصل امامحل اقامۃ الواجب ،ط:سعید.شامی ج:٦ ص:۳۲۲، کتاب الاضحیۃ ، ط: سعید. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷. کتاب الاضحیۃ . ط: سعید.

جلدی بیماری

اگر کسی جانور کو جلدی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں۔(۱)

جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے۔(۲)

(ح)

حاجی

☆......اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۳)

☆......اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۴)

(۱) ویضحی ...... (والجرباء السمینة) فلومهزولة لم یجز، لأن الجرب فی اللحم نقص، الدرالمختارمع الردج:٦ص:٣٢٣،ط:سعید. فان کانت سمینة ولم یتلف جلدها جاز؛لانه لایخل بالمقصود ،البحرالرائق ج:٨ص:١٧٦،کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها کذا فی السراجیة ،عالمگیری ج:٥ص:٣٠٠، الباب السادس ط:رشیدیه .شامی ج:٦ص:٣٢٩.بدائع الصنائع ج:٥ص.٧٨.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.

(۳) ولاتجب الاضحیة علی الحاج ، وأراد بالحاج المسافر.بدایع ج ٥ص:٦٣، فصل اما شرائط الوجوب.شامی ج:٦ص:٣١٥،ط:سعید.

(٤) ومنها الاقامة ،بدائع ج:٥ص:٦٣، فصل اما شرائط الوجوب، ط:سعید.البحرالرائق ج:٨ص:١٧٣.ط:سعید.تکملة فتح القدیرج:٨ص:٤٢٥.شامی ج:٦ص:٣١٢. ط: سعید. عالمگیری ج:٥ص:٢٩٢،کتاب الاضحیة ،الباب الاول فی تفسیرها ،ط: رشیدیه.

☆......حج قران اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔(۱)

☆......اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔(۲)

حجامت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کر کے حجامت بنوائے، قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔ البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(۳)

حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے، اور وہ یہ ہیں۔

☆......دم مسفوح یعنی بہنے والا خون

---

(۱) قال اصحابنا انه دم نسك وجب شكرا لماوفق للجمع بين النسكين بسفر واحد. بدائع ج: ۲ ص: ۱۷٤ ،فصل واما بيان مايجب على المتمتع والقارن ،ط: سعيد.

(۲) فاما أهل مكة فتجب عليهم الاضحية وان حجوا ، بدائع ج: ٥ ص: ٦٣ ، فصل اماشرائط الوجوب ،ط: سعيد. شامی ج: ٦ ص: ۳۱٥ ، كتاب الاضحية.

(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحى فلايمس من شعره وبشره شيئا ، وفى رواية من راى هلال ذى الحجة واراد ان يضحى فلاياخذ من شعره ولامن اظفاره ، ترمذى ج: ١ ص: ۲۷۸ ،ط: سعيد. قال الامام الملا على قارى تحت هذا الحديث فظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة قال التوربشتى ذهب بعضهم الى ان النهى عنهما للشبه بحجاج بيت الله الحرام المحرمين. مرقاة المفاتيح ، ج: ۳ ص: ۳۰٦ ، كتاب الاضحية. ط: امداديه.

☆......پیشاب کی جگہ (نر و مادہ کی)

☆......خصیے (فوطے)

☆......پاخانے کی جگہ

☆......غدود (سخت گوشت)

☆......مثانہ (پیشاب کی تھیلی) (۷) پِتّہ (۱)

کنز اور طحطاوی میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا، اور وہ دودھ کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔ (۲)

حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (۳)

حاملہ جانور

☆......جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کرلیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

(۱) (کرہ تحریما من الشاۃ سبع الحیاء الخصیۃ والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکر) (قولہ من الشاۃ) ذکرالشاۃ اتفاقی لان الحکم لایختلف فی غیرھا من الماکولات (قولہ الحیاء) ھوالفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قولہ والغدۃ) بضم الغین المعجمۃ کل عقدۃ فی الجسد اطاف بھا شحم وکل قطعۃ صلبۃ بین العصب ولاتکون فی البطن (قولہ والدم المسفوح) اما الباقی فی العروق بعد الذبح فانہ لایکرہ ،ردالمحتارمع تنویرالابصار ج:٦ص:٧٤٩،مسائل شتی ،ط:سعید.

(۲) وزید نخاع الصلب ،طحطاوی علی الدرالمختار ج:٤ص:٣٦٠.مسائل شتی .

(۳) وشرط کون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان کان صیدا ،درمع الرد ج:٦ ص:٢٩٦. البحرج:٨ص:١٦٨،ط:سعید. ھندیہ ج:٥ص:٢٨٥.کتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشیدیہ .بدائع ج:٥ص:٤٥.فصل اما شرائط رکن الزکاۃ .

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مر گیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ (۱)

☆...... اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کر دیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کر کے کھالیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کر دی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۲)

حصے

☆...... بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو کر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

---

(۱) شاة أو بقرة اشرفت على الولادة، قالوا يكره ذبحها لان فيه تضييع الولد، وهذا قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى، لأن عنده الجنين لايتذكى بذكاة الام، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۸۷، كتاب الذبائح، الباب الاول، ط: رشيديه. ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام، شامى ج: ٦ ص: ۳۲۲، ط: سعيد. هنديه ج: ۵ ص: ۳۰۱، الباب السادس.

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالأم، فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا. فان ضاع أو ذبحه وأكله يتصدق بقيمته، فان بقى عنده وذبحه لعام القابل اضحية لايجوز، وعليه أخرى لعامه الذى ضحى ويتصدق به مذبوحا مع قيمة مانقص بالذبح، الفتوى على هذا شامى ج: ٦ ص: ۳۲۲، سعيد. هنديه ج: ۵ ص: ۳۰۲، الباب السادس.

افراد شریک ہو جائیں مثلا ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہو جائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھا یا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔(١)

(خ)

خارشی جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(٢)

---

(١)عن جابر رضی الله عنه قال نحرنا مع رسول الله ﷺ البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة ولايجوز عن ثمانية لعدم النقل فيه وكذا اذا كان نصيب احدهم اقل من سبع بدنة لايجوز عن الكل لان بعضه اذا خرج عن كونه قربة خرج كله، البحر ج:٨ ص:١٧٤، ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٧٠ فصل امامحل اقامة الواجب، ط:سعيد. وكذا قصد اللحم من المسلم ينافيها واذا لم يقع البعض قربة خرج الكل من ان يكون قربة لان الاراقة لاتتجزأ، البحر ج:٨ ص:١٧٨، ط:سعيد. واذاكان الشركاء فى البدنة او البقرة ثمانية لم يجزهم لان نصيب احدهم اقل من السبع، هنديه ج:٥ ص:٣٠٥، الباب الثامن، بدائع ج:٥ ص:٧١، ط:سعيد. و ان كان شريك الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ "هداية" لما مراى ان بعضها لم يقع قربة، شامى ج:٦ ص:٣٢٦. البحر ج:٨ ص:١٧٨. فتح القدير ج:٨ ص:٤٣٥، ط:رشيديه. هنديه ج:٥ ص:٣٠٤. الباب الثامن ط:رشيديه. و منهاان لايشارك المضحى فيمايحتمل الشركة من لايريد القربة راسا فان شارك لم يجز عن الاضحية، بدائع ج:٥ ص:٧١. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد.

(٢) ويضحى (والجرباء السمينة) فلومهزولة لم يجزلأن الجرب فى اللحم نقص، الدرمع الرد ج:٦ ص:٣٢٣. ويجوزان يضحى بالجرباء ان كانت سمينة جاز؛لان الجرب فى الجلد ولانقصان فى اللحم، فتح القدير ج:٨ ص:٤٣٤. شامى ج:٦ ص:٣٢٣ ط:سعيد. البحر ج:٨ ص:١٧٦، ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٧٦، اما الذى يرجع الى محل التضحية

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور کچل کر بےکار کر دینا یکساں ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔ (۲)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہولعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔ (۳)

---

(۱) والخصی افضل من الفحل لانه اطیب لحما ،هندیه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ط: رشیدیه. کذا روی عن ابی حنیفة فانه سئل عن التضحیة بالخصی فقال مازاد فی لحمه انفع مما ذهب من خصیته، بدائع ج:۵ص:۸۰،اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۶ ،ط:سعید. ویضحی بالجماء والخصی ،الدرالمختارمع الرد ج:۶ص:۳۲۳. ط:سعید.

(۲) قال فی البحر: وقد صح انه علیه السلام ضحی بکبشین املحین موجوأین الاملح الذی فیه ملحة ...... والموجوء المخصی من الوجء وهوان یضرب عروق الخصیة بشیئ ، البحر ج:۸ص:۱۷۶. بدائع ج:۵ص:۸۰،ط:سعید.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۴،ط:رشیدیه.

(۳) وجاز(خصاء البهائم) حتی الهرة واما خصاء الآدمی فحرام ، قیل :والفرس وقیدوه بالمنفعة والا فحرام . وفی الشامیة :(قوله وقیدوه) ای جوازخصاء البهائم بالمنفعة وهی ارادة سمنها اومنعها عن العض . بخلاف بنی آدم فانه یراد به المعاصی فیحرم ، شامی ،کتاب الحظروالاباحة ، فصل فی البیع ،ج:۶ص:۳۸۸.هندیه ،کتاب الکراهیة ،الباب التاسع عشر، ج:۵ ص: ۳۵۷. ط:رشیدیه .البحرالرائق ج:۸ص:۲۰۴، کتاب الکراهیة، ط: سعید.تکمله فتح القدیر ج:۸ ص:۴۹۷، مسائل متفرقة ط:رشیدیه.

خنثی

☆...... خنثی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔(۱)

☆...... اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

(چ)

چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہوجاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کرکے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کردی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور دے سکتا ہے، اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کرسکتا ہے، لیکن اگر

(۱، ۲) لاتجوز التضحية بالشاة الخنثى ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹ ،الباب الخامس ،ط:رشيديه.
لان لحمها لاينضج تناثر شعر الاضحية في غير وقته ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹ .شامي ج:۶ ص: ۳۲۵،ط:سعيد

(۳) ولايحل بيع شحمها واطرافها ......فإن باع شيئا من ذلك بماذكرنانفذ عندابي حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى وعند ابي يوسف رحمه الله تعالى لاينفذ ، ويتصدق بثمنه ، هنديه ج: ۵ ص:۳۰۱ ،الباب السادس .بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱ . فصل امابيان مايستحب قبل التضحية وعندهااما التصدق باللحم .البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸ .كتاب الاضحية ،ط: سعيد.

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کردیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کردینا واجب ہوجاتا ہے، اور اس کا مصرف صرف فقراء ومساکین ہیں مالداروں کو دینا یا ملازمین ومدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں۔ (۱)

چوری کے جانور

☆……قربانی کے لئے جو جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگر وہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہے تو قربانی جائز نہیں ہوگی، دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆……اگر جانور ذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدے تو گوشت کھانا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ (۳)

چھری

جانور کو ذبح کرنے کیلئے جو چھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہیے تاکہ جانور

(۱) قال فی البحر: ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحو غربال او جراب لانه جزء منها وکان له التصدق والانتفاع به الاترى ان له ان یاکل لحمها ولاباس بان یشتری به ماینتفع بعینه مع بقاء ه استحسانا ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جاز لانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله علیه السلام من باع جلد اضحیته فلااضحیة له یفید کراهیة البیع واما البیع فجائز لوجود الملك والقدرة علی التسلیم ،البحر ج:۸ص:۱۷۸ .شامی ج:٦ص:۳۲۸. جوهرة النیرة ج:۲ص:۲٤٥ ط:میرمحمد.هندیه ج:٥ص:۳۰۱. بدائع ج:٥ص:۸۱. فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة .ط:سعید.فتح القدیر ج:۸ص:٤۳۷ .ط:رشیدیه.

(۲) لأن التضحیة قربة ولاقربة فی الذبح بملك الغیر بغیر اذنه ، علی هذا یخرج مااذا اغتصب شاة انسان فضحی بها عن نفسه أنه لاتجزیه لعدم الملك ولاعن صاحبها لعدم الاذن ، بدائع ج:٥ص:٧٦ .اما الذی یرجع الی محل التضحیة .ط:سعید.کفایت المفتی ج:۸ص:۱۹۷، دارالاشاعت

(۳) ولواشتری شاة فضحی بها ثم استحقها رجل فان اجاز البیع جاز وان استرد الشاة لم یجز هندیه ،ج:٥ص:۳۰۳ .الباب السابع ط:رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۹ .ط:سعید.

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر "بسم الله الله أكبر" کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔(۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

چھوٹے گاؤں

☆...... چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

(۱) قال في البحر: (وندب حد شفرته) لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شئ فإذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته، رواه مسلم وغيره، ويكره ان يضجعها ثم يحد الشفرة لقوله عليه السلام لمن اضجع الشاة وهو يحد شفرته لقد اردت ان تميتها موتتين هلاحددتها قبل ان تضجعها، بدائع ج:۵ص: ۶۰و۸۰، اما الذى يرجع الى آلة التضحية. ط: سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط: رشيديه. البحر ج:۸ص: ۱۷۰. شامى ج:۶ص: ۲۹۶، ط: سعيد.

(۲) وفيها أراد التضحية فوضع يده مع يد القصاب في الذبح واعانه على الذبح سمى كل وجوبا فلو تركها أحدهما أوظن أن تسمية أحدهما تكفي حرمت، الدرمع الرد ج:۶ص: ۳۳۴. هنديه، ج:۵ص: ۲۸۶، و۳۰۴، الباب السابع ط: رشيديه.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم ..... ويدخل في كل جنس نوعه و الذكر والأنثى منه والخصى والفحل لانطلاق اسم الجنس على ذلك والمعزنوع من الغنم، هنديه ج. ۵ص: ۲۹۷، الباب الخامس. شامى ج:۶ص: ۳۲۲. البحر ج:۸ص: ۱۷۷. بدائع ج:۵ص: ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط: سعيد.

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

(د)

داغ دیئے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دیئے ہوئے جانور کی قربانی بلاکراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔(۲)

دانت

☆......جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

☆......اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے، بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو ان کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱) قال فی الاجناس :اول وقت الاضحیة لاهل السواد طلوع الفجر الثانی من یوم النحر و فی حق اهل المصر عند فراغ الامام من صلاة العید یوم النحر ،المحیط البرهانی ج:۸ ص: ۴۶۱، ط:ادارة القرآن.شامی ج:۶ص:۳۱۸. البحر ج:۸ص:۱۷۵.بدائع ج:۵ ص: ۷۳. هندیه ج:۵ص:۲۹۵.الباب الثالث ،ط:رشیدیه.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۱.ط:رشیدیه.قال فی البدائع :وروی عنه علیه السلام انه قال فی حدیث البراء بن عازب من کان منکم ذبح قبل الصلاة فانما هی غدوة اطعمه الله انما الذبح بعد الصلوة فقد رتب النبی ﷺ الذبح علی الصلاة ولیس لاهل القری صلاة العید فلایثبت الترتیب فی حقهم ، بدائع ج:۵ ص: ۷۳.اما الذی یرجع الی وقت التضحیة ،ط:سعید. البحر ج:۸ص:۱۷۵،ط:سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۵۰، کتاب الاضحیة ،دارالاشاعت.

(۳) ولابالهتماء التی لااسنان لها ، شامی ج:۶ص:۳۲۴. هندیه ج:۵ص۲۹۸.الباب الخامس. بدائع ج:۵ ص:۷۵.اما الذی یرجع الی محل التضحیة ،ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۶.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۴.ویکفی بقاء الاکثر،شامی ج:۶ ص:۳۲۴ بدائع ج:۵ ص: ۷۵.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۴، ط:رشیدیه.

(۴) ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثنی منه ابن سنة والجذع من البقر =

☆......جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہو جائے گی، لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھا سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر: ا میں گذرا۔(۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنیفا وماأنا من المشرکین ، ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین ؛ پارہ نمبر : آیت

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللهم منك ولك ' پھر ''بسم الله الله اکبر'' کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللهم تقبله منی کما تقبلت من حبیبك محمد وخلیلك ابراهیم علیهما الصلاة والسلام .

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو ''منی'' کی جگہ ''من فلان'' کہے

= ابن سنة والثنی ابن سنتین والجذع من الابل ابن اربع سنین والثنی منها ابن خمس ،بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس، ط: رشیدیه. والمعزابن سنة ومن البقرابن سنتین ومن الابل ابن خمس سنة .البحر ج:۸ ص: ۱۷۷ .فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۵ ،ط:رشیدیه.شامی ج:٦ص:۳۲۲.

(۱) واما الهتماء وهی التی لااسنان لها فان کانت ترعی وتعتلف جازت والا فلا،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۸. بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذی یرجع الی محل التضحیة .شامی ج:٦ ص: ۳۲۴. فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۴، البحر ج:۸ص:۱۷٦،ط:سعید.

(۲) ومنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة والذبیحة موجهة الی القبلة ،بدائع ج:۵ص:٦۰، قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله . هندیه ج:۵ص:۲۸۸،ط:رشیدیه. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰، ط:سعید. ویستحب ان یجرد التسمیة عن الدعاء فلایخلط معها دعاء وانما یدعو قبل التسمیة اوبعدها ویکره حالة التسمیة ،بدائع ج:۵ص:۸۰، اماالذی یرجع الی من علیه التضحیة،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة .

اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے لے۔(۱)

دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت ''مذکورہ دعا'' پڑھنا ضروری نہیں بہتر ہے، لہذا اگر اس دعا کے بغیر'' بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر'' کہہ کر ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح ہو جائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔(۲)

دم

☆......جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں۔ یا دم تو ہے مگر دم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) عن جابر بن عبداللہ قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجونین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وماانا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک له وبذلك امرت وانا من المسلمین ،اللهم منك ولك عن محمد ﷺ وامته بسم اللہ واللہ اکبرثم ذبح ، رواه ابو داؤد ج ۲ ص ۳۰ باب مایستحب من الضحایامکتبه حقانیه . مشکوة ص:۱۲۹ ، باب فی الاضحیة ،ط:قدیمی . بدائع ج:۵ص:۸۰ ،اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. عن عائشةؓ ان رسول اللہ ﷺ امر بکبش اقرن لیطأ فی سواد ویبرك فی سواد وینظر فی سواد فاتی به لیضحی به قال یاعائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجرففعلت ثم اخذها واخذ الکبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم اللہ اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به. مشکوة ص:۱۲۷ ، قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ ص: ۸۰، ط: سعید. بسم اللہ اللهم منك ولك بسم اللہ واللہ اکبر،بدائع ج:۵ ص: ۸۰،ط:سعید. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۶۹.

(۲) والمستحب ان یقول بسم اللہ اللہ اکبر،المحیط البرهانی ج:۸ص:۴۵۱ ،ط:ادارة القرآن. لواقتصر علی قوله اللہ اکبر قاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱. ط: سعید.

(۳)(ومقطوع اکثرالأذن أوالذنب أوالعین) فی البدائع :لوذهب بعض الأذن أوالألیة أوالذنب أوالعین، ذکرفی الجامع الصغیر:إن کان کثیرا یمنع وان یسیرالایمنع واختلف أصحابنا فی الفاصل بین القلیل والکثیر، فعن أبی حنیفة اربع روایات روی محمد عنه فی الأصل والجامع الصغیرأن المانع ذهاب اکثرمن الثلث. وعنه أنه الثلث . وعنه أنه الربع. وعنه ان یکون الذاهب أقل من الباقی أومثله اه بالمعنی والأولی هی ظاهر الروایة =

☆...... ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔(۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔(۳)

= وصححها في الخانية حيث قال :والصحيح أنه الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير و عليه الفتوى الخ ،شامي ج:٦ص:٣٢٣،٣٢٤.هنديه ج:٥ص:٢٩٧،٢٩٨،٢٩٩. البحرج:٨ ص: ١٧٦و١٧٧. فتح القديرج:٨ص:٤٣٣،ط:رشيديه.بدائع ج:٥ص:٧٥، اما الذى يرجع الى محل التضحية ،ط:سعيد.

(١) أيضا

(٢) ولوذهب بعض هذه الاعضاء دون بعض من الاذن والالية والذنب ...... واختلف اصحابنا بين القليل والكثير والصحيح ان الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير وعليه الفتوى كذا في قاضيخان ، هنديه ج:٥ص:٢٩٨.الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب . شامي ج:٦ص: ٣٢٣، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٧، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.تكمله فتح القديرج:٨ص:٤٣٣.كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:٥ص: ٧٥،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

(٣) (قوله ولاالتي لاالية لها خلقة) الشاة إذا لم يكن لها أذن ولاذنب خلقه ،قال محمد: لايكون هذا ولوكان لايجوز، وذكرفي الأصل عن أبي حنيفة أنه يجوز' خانية" ثم قال :وإن كان لها ألية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز، أما على قول أبي حنيفة فظاهر لأن عنده لولم يكن لها أذن أصلا ولاالية جازالخ شامي ج.٦ص: ٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.بدائع ج:٥ =

دودھ نکالنا

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

''جانور میں تبدیلی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہو جائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

= ص: ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۶، کتاب الاضحیة، ط: سعید. هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب، رشیدیه.

(۱) ویکره بیع لبنها ولو اکتسب مالا من لبنها یتصدق بمثل ذلك، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۹. فان کانت التضحیة قریبة ینضح ضرعها بالماء البارد بدائع ج: ۵ ص: ۷۸. ولو حلب اللبن من الاضحیة قبل الذبح او جز صوفها یتصدق به ولا ینتفع به، هندیه ج: ۵ ص: ۳۰۱. شامی ج: ٦ ص: ۳۲۹. بدائع ج: ۵ ص: ۷۸، فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحیة، ط: سعید.

(۲) ومنها انه تجزی فیها النیابة فیجوز للانسان ان یضحی بنفسه وبغیره باذنه لانها قربة تتعلق بالمال فتجزئ فیها النیابة کاداء الزکاة وصدقة الفطر سواء کان الاذن نصا او دلالة، بدائع ج: ۵ ص: ٦۷، فصل اما کیفیة الوجوب. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. هندیه ج: ۵ ص: ۳۰۲، ط: رشیدیه. شامی ج: ٦ ص: ۳۱۵، ط: سعید.

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

☆...... دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔(۲)

☆...... زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفلی قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔(۳)

دیارِ غیر میں قربانی کرنا

''رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

(ذ)

ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرالے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

---

(۱) ولو ضحى عن اولاده الكبار وزوجته لايجوز الاباذنهم ،قال في الذخيرة ولعله ذهب الى ان العادة اذا جرت من الاب في كل سنة صار كالاذن منهم .شامي ج:٦ص:٣١٥.

(۲) من ضحى عن الميت يصنع كمايصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل و الاجر للميت والملك للذابح ،شامي ج:٦ص:٣٢٦. قال في البدائع ان الموت لايمنع التقرب عن الميت ..... فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه ، بدائع ج:٥ص:٧٢،ط:سعيد. شامي ج:٦ص: ٣٢٦

(۳)قال في البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه ويحج عنه ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٦. وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخر عمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قد مات قبل ان يذبح ، رد المحتار ج:٦ص:٣٢٦،ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٧٢،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب .ط: سعيد. من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل والاجر للميت والملك للذابح ،شامي ج:٦ص:٣٢٦،ط:سعيد.

ہے، اور" بسم اللہ اللہ أکبر" کہنے کی تلقین کرے، تاکہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔(۱)

ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھاردار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔(۲)

ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھاردار یا باریک نوکدار چیز سے" بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کے جسم میں جس جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہادیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا' ور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلا جانور کسی جگہ پر مٹی یا بوجھ میں دبا ہوا ہے، نکالتے نکالتے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) والافضل ان یذبح اضحیته بیده ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسه وان کان لایحسنه فالافضل ان یستعین بغیره ولکن ینبغی ان یشهدها بنفسه ،هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس ،بدائع ج:۵ص:۷۹،اما الذی یرجع الی من علیه التضحیة. البحرج:۸ص:۱۷۹. شامی ج:۶ص:۳۲۸،ط:سعید.

(۲) وان تکون آلة الذبح حادة من الحدید ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰. البحر ج:۸ ص:۱۷۰. بدائع ج:۵ص:۸۰. وحب بالحاء نحر الابل فی سفل العنق وکره ذبحها والحکم فی غنم وبقرعکسه فندب ذبحها ،الدرمع الردج:۶ص:۳۰۳. البحرج:۸ ص:۱۷۱، ط: سعید. بدائع ج:۵ص:۶۰، قبیل فصل امابیان مایحرم اکله، فتح القدیرج۸ص:۴۱۶، ط: رشیدیه.

(۳) وکفی جرح نعم کبقروغنم توحش فیجرح کصید اوتعذرذبحه کأن ترد فی بنراوند اوصال حتی لوقتله المصول علیه مریدا ذکاته حل ،الدرمع الردج:۶ص:۳۰۳. هندیه ج:۵ ص:۲۸۵. کتاب الذبائح ،ط: رشیدیه. بدائع ج:۵ص:۴۳، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان الماکول ،ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۰،۱۷۱.

ذبح پر اجرت لینا

☆...... قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔(۱)

☆...... قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔(۲)

ذبح کا آلہ

☆...... ہر تیز دھاردار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہوگا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔(۳)

---

(۱) ویجوز الاستیجار علی الزکاۃ (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلك يقدر عليه ،عالمگیری ج:٤ص:٤٥٤ ،كتاب الاجارة.

(۲) ولايعطى اجر الجزار منها لانه كبيع لان كلامنهما معاوضه لانه انما يعطى الجزار بمقابلة جزره والبيع مكروه فكذا مافى معناه ولقول النبى ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولاتعط اجر الجزار منهاشينا ،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٨ .البحر ج:٨ص:١٧٨ .بدائع ج:٥ص:٨١، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. فتح القدير ج:٨ص:٤٣٧ .هنديه ج:٥ ص:٣٠١ ،الباب السادس ،ط:رشيديه.

(۳) وحل الذبح بكل ماافرى الاوداج وانهر الدم أى اساله ،الدر مع الرد ج:٦ص:٢٩٥.

إلا سنا وظفرا قائمين ولو كانا منزوعين حل عندنا مع الكراهة لما فيه من الضرر بالحيوان كذبحه بشفرة كليلة ،ردالمحتار ج:٦ص:٢٩٦ ،ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٤٢، فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان .البحر ج:٨ ص:١٧٠ . فتح القدير ج٨ص:٤١٥، ط: رشيديه.

☆......سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھاردار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔ (۱)

☆......بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔ (۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰه واللّٰه اکبر" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "بسم اللّٰه واللّٰه اکبر" کہتے جاتے تھے۔ صحیح بخاری ومسلم۔ (۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلا ضرورت شدید

(۱، ۲) وحل الذبح بكل مافرى الاوداج وانهر الدم ولوبنار اوبليطة أى قشر قصب اومروة هى حجرابيض كالسكين يذبح بها، بدائع ج: ۵ ص: ۴۲، فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان، ط: سعيد. البحر ج ۸ ص: ۱۷۰ الدرمع الرد ج: ۶ ص: ۲۹۵، كتاب الذبائح، ط: سعيد

(۳) عن انس قال ضحى النبى ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما. بخارى ج: ۲ ص: ۸۳۵، باب التكبير عند الذبح، ط: قديمى.

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذكاة مابين اللبة واللحيين، ردالمحتار ج:٦ص:٢٩٤،ط:سعيد. هنديه ج:٥ص: ٢٨٥، كتاب الذبائح ،ط:رشيديه. البحر ج:٨ص:١٦٩. بدائع ج:٥ص:٤١، فصل اما بيان شرط الاكل فى الحيوان. فتح القديرج:٨ص:٤١٢. والعروق التى تقطع فى الذكاة اربعة الحلقوم وهومجرى النفس والمرئ وهومجرى الطعام والودجان و هما عرقان فى جانبى الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هنديه ج: ٥ ص: ٢٨٧، ط: رشيديه. البحر ج:٨ص:١٧٠. ردالمحتار ج:٦ص:٢٩٥. بدائع ج:٥ص:٤١،ط:سعيد. فتح القدير ج:٨ص:٤١٢. والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه ، هنديه ج:٥ص:٢٨٨،ط:رشيديه. ردالمحتار ج:٦ص:٢٩٦.

(۲) فلاتتعين الاضحية الا بالنية ، وقال النبى ﷺ انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرى مانوى ويكفيه أن ينوى بقلبه ، ولايشترط أن يقول بلسانه مانوى بقلبه ؛لأن النية عمل القلب والذكر باللسان دليل عليها. بدائع الصنائع ،كتاب التضحية ج:٥ص:٧١. ط:سعيد.

(۳) منها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ،يكفيه ان ينوى بقلبه ، بدائع ج:٥ص:٧١.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعيد. هنديه ج:٥ ص:٣٠٤، الباب الثامن.

ذبح کرنے کی جگہ

☆......ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔ (۱)

☆......اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔ (۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔ (۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔ (۴)

(۱، ۲) وذکاة الاختیار ذبح بین الحلق واللبة بالفتح المنخر من الصدر، شامی ج: ٦ ص: ٢٩٤. و فی الجامع الصغیر ولابأس بالذبح فی الحلق کله اسفله واوسطه واعلاه، الهندیة ج: ٥ ص: ٢٨٥ ط: رشیدیه. شامی ج: ٦ ص: ٢٩٤. البحر ج: ٨ ص: ١٧٠. بدائع ج: ٥ ص: ٤١. فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.

(۳) وشرط کون الذابح مسلما شامی ج: ٦ ص: ٢٩٦. هندیه ج: ٥ ص: ٢٨٥، ط: رشیدیه. البحر: ٨ ص: ١٦٨ بدائع ج ٥ ص: ٤٥. فتح القدیر ج: ٨ ص: ٤٠٧، رشیدیه.

(٤) ومنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة، بدائع ج: ٥ ص: ٦٠. قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله =

ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، اجرت پر جانور ذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدا نہیں ہوگی۔ (۱)

ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا

اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہو گیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔ (۲)

ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانور ذبح ہو جانے کے بعد پھر حصہ کا تغیر و تبدل درست نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو شرعاً اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اور ذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہوگئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

ذبح کے شرائط

☆...... ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔ (۴)

= من اجزاء الحيوان. ط:سعيد. وكذلك ان ذبحها متوجهة لغير القبلة حلت ولكن يكره ذلك لان النية فى الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج:۱۲ ص:۳، دارالكتب العلمية ،بيروت، لبنان. هنديه ج:۵ ص:۲۸۸، الباب الاول ط:رشيديه. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۷۰، ط:سعيد.

(۱) ويجوزالاستيجارعلى الزكاة (اى الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلك يقدر عليه ،هنديه ج:٤ ص:٤٥٤، كتاب الاجارة. ط:رشيديه.

(۲) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت فى المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزاءه ،الهنديه ج:۵ ص:۲۹۹، ط:رشيديه ،كوئته.

(۳) عزيزالفتاوى ج:۱ ص:۷۱۹، كتاب الاضحية والعقيقة.

(٤) ومنها أن يكون مسلما او كتابيا ،بدائع ج:۵ ص:٤٥، اماشرائط ركن الزكاة ،ط:سعيد.

☆......ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔(۱)

☆......شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔(۲)

(نوٹ): یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

ذبح کے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے، نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کرلے کہ میں قربانی کر رہا ہوں، کافی ہے۔(۳)

ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆...... مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھکر ذبح کرے۔(۴)

☆......جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سر داہنی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

---

(۱) ثم التسمية في ذكاة الاختيار تشترط عند الذبح ردالمحتار ج:٦ ص:٣٠٢ ط:سعيد.

(۲) والعروق التي تقطع في الزكاة اربعة :الحلقوم وهومجرى النفس والمرئ وهومجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هنديه ج:٥ ص:٢٨٧ البحرج:٨ ص:١٧٠ شامى ج:٦ ص:٢٩٥ بدائع ج:٥ ص:٤١، فصل امابيان شرط حل الاكل فى الحيوان . فتح القديرج:٨ ص:٤١٢ ط:رشيديه .

(۳) ولاتأكلوا ممالم يذكراسم الله عليه ،سورة الانعام آيت :١٢١ .ويكفيه أن ينوى بقلبه ولايشترط ان يقول بلسانه مانوى بقلبه ،بدائع ج:٥ ص:٧١ ،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب . ط:سعيد.

(٤) امدادالفتاوى ج:٣ ص:٥٥٩ عن انس رضى الله عنه ان النبى ﷺ ضحى بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبرويسمى ويقع رجله على صفحتها ،ابوداؤدج:٢ ص:٣٠ ،مكتبه امداديه ،ملتان .بدائع ج:٥ ص:٨٠، اما الذى يرجع الى الاضحية ط:سعيد.

لٹایا جائے، اگر اس طرح لٹانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کرلیں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کرلیا جائے، اور جلدی سے ذبح کردیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تاکہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔ (۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریباً بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔ (۳)

---

(۱) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ،الهنديه ج: ۵ ص: ۲۹۴. مكتبه رشيديه.

(۲) وكره كل تعذيب بلافائدة ، الدرمع الرد ج: ٦ص ۲۹٦ ، ط: سعيد. وجاء في الحديث: وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ، ابوداود ج: ۲ ص: ۳۳، امداديه ،ملتان.

(۳) ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوز الذبح في لياليها الاانه يكره لاحتمال الغلط في الظلمة وايام النحر ثلاثة ، البحر ج: ۸ ص: ۱۷٦ ،ط: سعيد. هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۵ ،ط: رشيديه. بدائع ج: ۵ ص: ٦۵ ،فصل اما وقت الوجوب ،ط: سعيد. شامي ج: ٦ ص: ۳۱۲.

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)

(ر)

رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کردینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کردی تو اس کی قیمت صدقہ کردینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے، اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہدے، تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو، ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال اوالجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشيديه .شامى ج:٦ص:۳۲۳.فتاوى رحيميه ج:۱۰ص:٤٩، ط:دارالاشاعت .

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰.بدائع ج:۵ ص:۸۱. ويتصدق بجلدها اويعمل منه نحوغربال وجراب ،شامى ج:٦ص:۳۲۸.البحرج:۸ ص:۱۷۸.فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۱.ط:رشيديه .ويتصدق بثمنه لان القربة ذهبت عنه فيتصدق به ،بدائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية.شامى ج:٦ ص:۳۲۹.

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جارہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔(۱)

رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نرخرے کے داہنے اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔(۲)

---

(۱) قال فی البدائع :لان الذبح هو القربة فیعتبر مکان فعلها مکان المفعول عنه ، وان کان الرجل فی مصر واهله فی مصر آخر فکتب الیهم ان یضحوا عنه روی عن ابی یوسف انه یعتبر مکان الذبیحة فقال ینبغی لهم ان لایضحوا عنه حتی یصلی الامام الذی فیه اهله وان ضحوا عنه قبل ان یصلی لم یجزه وهو قول محمد، بدائع ج:٥ص:٧٤، ط:سعید. هندیه ج:٥ ص:٢٩٦. البحر ج:٨ص:١٧٥. (فتجب التضحیة ... (فجر) نصب علی الظرفیة (یوم النحر إلی آخر أیامه) (قوله نصب علی الظرفیة) أی لقوله تجب ، وهذا بیان لأول وقتها مطلقا للمصری والقروی ، الدرمع الرد ج:٦ص:٣١٣،٣١٦.

(٢) والعروق التی تقطع فی الذکاة اربعة :الحلقوم وهو مجری النفس والمری وهو مجری الطعام والودجان وهما عرقان فی جانبی الرقبة یجری فیهما الدم فان قطع کل الاربعة حلت الذبیحة وان قطع اکثرها فکذلك عند ابی حنیفة وهو الصحیح لما ان للاکثر حکم الکل ، فتاوی هندیه ج:٥ص:٢٨٧،کتاب الذبائح، ط:رشیدیه. فتح القدیر ج:٨ ص:٤١٢،ط: رشیدیه. البحر ج:٨ص:١٧٠. شامی ج:٦ص:٢٩٤. بدائع ج:٥ص:٤١. فصل اما بیان شرط حل الاکل.

(ز)

زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا ناجائز اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے (۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار رہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہوگیا ہو تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔ (۳)

---

(۱) وشرط کون الذابح مسلما ..... شامی ج:٦ص:٢٩٦. هندیه ج:٥ص:٢٨٥. البحر ج:٨ ص: ١٦٨. بدائع ج:٥ص:٤٥،ط:سعید. فتح القدیر ج:٨ص:٤٠٧. ط:رشیدیه.

(۲) وفی الیتیمة کتبت الی أبی الحسن علی المرغینانی ولو کانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحیة بها فقال نعم ان کان لایخل بالاعتلاف وان کان یخل به لاتجوز التضحیة بها، فتاوی هندیه ج:٥ص:٢٩٨. شامی ج:٦ص:٣٢٥.

(۳) قطع الذنب من الیة الشاة قطعة لایؤکل المبان، وأهل الجاهلیة کانوا یاکلونه فقال ﷺ ماابین من الحی فهو میتة. عالمگیری ج:٥ص:٢٩١. الباب الثالث فی المتفرقات.

زندہ بچہ نکلا

☆......اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گذرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے، اور گر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کئے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔ (۱)

☆......اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا ناجائز اور حرام ہے، لہذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱، ۲) فان خرج من بطنها حيا ، فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم ، فإن لم يذبحه حتى مضت ايام النحريتصدق به حيا فان ضاع أوذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فإن بقي عنده وذبحه للعام القابل اضحية لايجوز، وعليه اخرى لعامه الذى ضحى . ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح والفتوى على هذا ،شامى ج:٦ص: ٣٢٢.هنديه ج:٥ص: ٣٠١ الباب السادس فى بيان ما يستحب فى الاضحية ، بدائع ج:٥ص: ٧٨. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية .

(۳) ومن المشائخ من يذكرلهذا الفصل اصلا ويقول كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع ،فتاوى هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٩ .ط:رشيديه . شامى ج:٦ص: ٣٢٣ .ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد و يسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان يضحى و يسلخ قبل ان يبرده. هنديه ج:٥ص: ٢٨٧، ٣٠٠ .بدائع ج:٥ص: ٨٠،اما الذى يرجع الى آلة التضحية، البحرج:٨ ص: ١٧٠ . شامى ج: ٦ ص: ٢٩٦ .

زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوگئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے (۱) اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔(۲)

(س)

سر الگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔(۳)

سود خور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سود خور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایسا آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کو اجتماعی

---

(۱) والوقت المستحب للتضحية فى حق اهل السواد بعد طلوع الشمس وفى حق اهل المصر بعد الخطبة ،فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۵. بدائع :ج۵ص:۷۳،اما الذى يرجع الى وقت التضحية، البحر ج:۸ ص: ۱۷۵. شامى ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) واذا ترك الصلوة يوم النحر بعذر او بغير عذر لاتجوز الاضحية حتى تزول الشمس ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۳ البحر ج:۸ص:۱۷۶ .شامى ج:۶ ص: ۳۱۸

(۳) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولايباين الراس ولوفعل يكره ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۸۷ .ط:رشيديه . شامى ج:۶ ص:۲۹۶ .البحر ج:۸ص: ۱۷۰ .فتح القدير ج:۸ص:۴۱۵. ط:رشيديه .كره النخع وهوان يبلغ بالسكين النخاع و توكل الذبيحة وقيل ان يكسر عنقه قبل ان يسكن من الاضطراب وكل ذلك مكروه لانه تعذيب الحيوان بلاضرورة ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸ .ط:رشيديه. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ ،ط:سعيد.

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے، لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔(۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆......جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے(۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،ردالمحتار ج:۵ص:۹۹، ط:سعيد.وج:٦ص:۳۸۵. هنديه ج:۵ص:۳٤۹. ......(وان كان شريك الستة نصرانيا أومريدا اللحم لم يجزعن واحد) منهم لأن الاراقة لاتتجزأ ،الدرمع الردج:٦ص:۳۲٦. وكذاإذاكان أحدهم عبدا أومدبرا ويريد الاضحية ؛لأن نيته باطلة ،لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فيمتنع الجواز أصلا بدائع ج:۵ ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) الجدى اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزيران اعتلف اياما فلابأس لانه بمنزلة الجلالة ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۰. ط:رشيديه . باب مايوكل من الحيوان ومالايوكل .شامى ج:٦ ص:۳۰٦.

(۳) ويجوزبالجماء التى لاقرن لها وكذا مكسورة القرن كذا فى الكافى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷ .شامى ج:٦ص:۳۲۳.

(٤) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا فى البدائع ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط: رشيديه .شامى ج:٦ص:۳۲۳. البحرج:۸ص:۱۷٦ .بدائع ج:۵ص:۷٦،اما الذى يرجع الى محل التضحية فتح القدير ج: ۸ ص:٤۳٤،ط:رشيديه.

☆...... اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

☆...... اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

(ش)

شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

---

(۱) (قوله ويضحى بالجماء) هى التى لاقرن لها خلقة وكذا العظماء التى ذهب بعض قرنها بالكسرأوغيره ، فان بلغ الكسرإلى المخ لم يجز ،شامى ج:٦ص:٣٢٣. فتاوى هنديه ج:٥ ص:٢٩٧، ط:رشيديه . البحرج:٨ص:١٧٦. بدائع ج:٥ص:٧٦، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. فتح القديرج: ٨ص: ٤٣٤،رشيديه.

(٢) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين ،فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٧.ط:رشيديه ، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب .شامى ج:٦ص:٣٢٣.

(٣) اما الذى يرجع إلى من عليه التضحية فمنها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها ؛لأن الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ، قال النبى ﷺ لاعمل لمن لانية له ، بدائع ج:٥ص:٧١،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔(۱)

شرکت سے علیحدہ ہو جانا

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی ،اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہو گیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہو گیا تو قربانی ہو جائے گی۔(۲)

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی(۳)،اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔(۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆......بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہو جائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆......جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کراوں گا، یہ بھی

---

(۱) ولوذبح الباقون بغيراذن الورثة لايجزيهم لانه لم يقع بعضها قربة لعدم الاذن منهم فلم يقع الكل قربة ضرورة عدم التجزى ،هنديه ج:۵ص:۳۰۵.ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص:۱۷۸.

(۲) والتقديربالسبع يمنع الزيادة ولايمنع النقصان كذا فى الخلاصة ،عالمگيرى ، كتاب الاضحية ،الباب الثامن ج:۵ص:۳۰٤. كفايت المفتى ج:۸ ص:۱۹۲، دارالاشاعت. ولو اشترى بقرة يريد أن يضحى بها ، ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيه لأنه بمنزلة سبع شياه حكما إلا أن يريد حين اشتراها أن يشركهم فيها فلايكره ،هنديه ج:۵ص:۳۰٤.بدائع ج:٦ ص.۷۲،ط:سعيد.

(۳) وفقيرشراها لها لوجوبها عليه بذلك حتى يمتنع عليه بيعها ،تنويرالابصارمع الدر المختارشامي ، كتاب الاضحية ، ج:٦ص:۳۲۱ط:سعيد.

(٤) لأن بعضها لم يقع قربة ، الدرمع الرد، كتاب الاضحية ،ج:٦ص:۳۲٦.

(۵) ولواشترى بقرة يريد ان يضحى بها ثم اشرك فيها ستة وان فعل ذلك قبل ان يشترى كان احسن ،هنديه ج:۵ص:۳۰٤.شامي ج:٦ص:۳۱۷.

جائز ہے (۱)، لیکن اگر اس نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کرلیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن راجح جواز ہے۔ (۲)

شرکت کا جانور

شرکت میں دئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔ (۳)

شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کرلینا اور پیسہ نہیں دیا، اور اس نے حصہ شامل کرلیا، جب قربانی ہوچکی تو اس لینے والے نے انکار کردیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اور اس پر ضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔ (۴)

شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

(۱) ولو اشترى بقرة يريد ان يضحى بها ثم اشرك فيها ...... الا ان يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلايكره ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٣٠٤، ط:رشيديه .بدائع ج:٥ص:٧٢. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) ولواشترى بقرة يريد ان يضحى بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم؛ لأنه بمنزلة سبع شياه حكما ،هنديه ج:٥ص:٣٠٤.ط:رشيديه، كوئته . بدائع ج:٥ص:٧٢،سعيد.شامى ج:٦ص: ٣١٧.

(۳) ويظهران العارية كالوديعة لكونها مضمونة بالدين وكذا المشتركة ،الدرمع الرد ج:٦ ص: ٣٣١. يعنى انها امانة لظهوران نصيب شريكه امانة فى يده فلاتجزى كالوديعة ولايخفى ان المراد شاة واحدة مشتركة بخلاف شاتين بين رجلين ضحيا بهما فانه يجوز ،ردالمحتار ج:٦ص: ٣٣١،ط: سعيد. بدائع ج:٥ص:٧٧، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.هنديه ج:٥ص:٣٠٣.

(٤) فتاوى محموديه ج:٤ص:٢٩٧.

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

شریک کرنا

☆......کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کرسکتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کرسکتا ہے، اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کرسکتا۔(۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کرسکتا ہے۔(۴)

---

(۱) وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وأبی یوسف وان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لایجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا شامی ج:٦ص: ٣١٥. البحر الرائق ج:٨ص:١٧٨. ط:سعید.

(۲) فی الهندیه :ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرك فیها ستة یکره ویجزیهم لانه بمنزلة سبع شیاه حکما الا ان یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلك قبل أن یشتریها کان أحسن وهذا اذا کان موسرا، هندیه ،الباب الثامن ، ج:٥ ص: ٣٠٤ .ط:رشیدیه .شامی ج:٦ص: ٣١٧،ط:سعید.

(۳) فی الهندیه :وان کان فقیرامعسرا فقد أوجب بالشراء فلایجوزأن یشرك فیهاوکذا لو اشرك فیها ستة بعد ماأوجبها لنفسه لم یسعه لانه اوجبها کلها لله تعالی وأن اشرك جاز ویضمن ستة اسباعها،ج:٥ص: ٣٠٤، ط:رشیدیه .الباب الثامن فیمایتعلق بالشرکة شامی .ج:٦ص: ٣١٧

(٤) فی الهندیه : ولوذبح ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده لیس هذا فی ظاهرالروایة فقال الحسن بن زیاد فی کتاب الاضحیة ان کان اولاده صغارا جازعنه وعنهم جمیعا فی قول ابی حنیفة =

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثناعشری، تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابۂ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہنامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاوی موجود ہیں۔ (۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

(ص)

صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا

☆...... کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

= وابی یوسف وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وابی یوسف و ان فعل بغیر امرهم اوبغیر امر بعضهم لاتجوزعنه ، ولاعنهم فی قولهم جمیعا ج: ۵ ص: ۳۰۲، الباب السابع فی التضحیة عن الغیر، ط: رشیدیه. وفیه ایضا ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته إلا باذنه ،هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۳ ط: رشیدیه. شامی ج: ٦ ص: ۳۱۵، ط: سعید.

(۱) ومنها ان یکون مسلما او کتابیا فلاتؤکل ذبیحة اهل الشرك والمرتد لانه لایقر علی الدین الذی انتقل الیه ، هندیه ج: ۵ ص: ۲۸۵ .شامی ج: ٦ ص: ۲۹٦ .البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱٦۸ . بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ٤۵ ، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .فتح القدیر ج: ۸ ص: ٤۰۷ . ط: رشیدیه.

(۲) ماہنامہ بینات جلد نمبر ۵۰ جمادی الاولی خصوصی شیعہ نمبر ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء۔

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے۔ ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت۔ احسن الفتاوی ج: ۷ ص: ۵۰۹.

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مرگیا تو اس سے قربانی ساقط ہوگئی، قربانی کے لئے وصیت کرنا اور وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں انتقال کر گیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی، تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہوجائے گا۔(۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی، اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔(۳)

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے ''عن ابی هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا. ابن ماجه ابواب الاضاحی ج:۱ص:۲۲۶ قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہر ہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے، پس اگر ایک گھر میں دو شخص

(۲،۱) فی الهنديه : ولومات الموسرفی أيام النحرقبل أن يضحی سقطت عنه الاضحية ج:۵ ص:۲۹۳. الباب الاول ، ط: رشيديه .البحر ج:۸ص: ۱۷٤ .شامی ج:٦ص:۳۱٦.

(۳) وفی الشامية: واعلم أنه قال فی البدائع :ولونذرأن يضحی شاة وذلك فی ايام النحر موسرفعليه أن يضحی شاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء إلا اذاعنی به الاخبارعن الواجب عليه فلايلزمه إلا واحدة ج:٦ص: ۳۲۰، ۳۳۲ .ط: سعيد. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۵ .هنديه ج:۵ ص:۲۹۳.

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہوتو ایک پر۔(۱)

صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا، تو اس سے قربانی ساقط ہوجائے گی۔(۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کردینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

---

(۱) البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ٦٤ .فصل اما شرائط الوجوب .ط:سعید.

(۲) فلو کان غنیا فی أول الایام ، فقیرا فی آخرها لاتجب علیه ، الدرمع الرد ج:٦ص:۳۱۵ ،۳۱۹.عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲ .ولوافتقرفی ایام النحرسقطت عنه وکذا لومات ولو بعدها لم تسقط ،البحرج:۸ص:۱۷٤.

(۳) ولوترکت الضحیة ومضت أیامها تصدق بها حیة وفی الشامیة (قوله تصدق بها حیة) لوقوع الیاس عن التقرب بالاراقة، وان تصدق بقیمتها اجزاء ہ ،لأن الواجب التصدق بعینها وهذا مثله فیما هو المقصود. الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۰. کفایت المفتی ج:۸ص:۲۵۲.

(٤) فی البحر :ولم تجب الابملك النصاب فدل ان وجوبها بالقدرة المیسرة :لأن اشتراط النصاب لاینافی وجوبها بالممکنة کما فی صدقة الفطر، ج:۸ص:۱۷٤ .ط:ایچ ایم سعید. و فی تنویر الابصار :وشرائطها الاسلام والاقامة والیسار الذی یتعلق به صدقة الفطر ،شامی =

صدقہ کردینے سے قربانی ادا نہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کر کے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگا دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔ (۱)

(ض)

ضرورت اصلیہ

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔ (۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج:٦ ص: ٣١٢ .ط: ايچ ايم سعيد. هندية ج:٥ص: ٢٩٢ .ط: رشيدية.

(١) ومنها ان لايقوم غيرها مقامها حتى لوتصدق بعين الشاة أوقيمتها فى الوقت لايجزيه عن الاضحية لان الواجب تعلق بالاراقة ،والأصل ان الوجوب اذا تعلق بفعل معين انه لايقوم غيره مقامه كما فى الصلاة والصوم وغيرهما ،بدائع ج:٥ص:٦٦، فصل اما كيفية الوجوب. شامي ج:٦ص: ٣٢٠.

(٢) قال المحقق قوله وفسره ابن ملك اى فسر المشغول بالحاجة الاصلية حيث قال وهى مايدفع الهلاك عن الانسان تحقيقا كالنفقة ودورالسكنى وآلات الحرب والثياب المحتاج اليهالدفع الحراوالبرداوتقديراكآلات الحرفة واثاث المنزل ودواب الركوب وكتب العلم لاهلها،شامي ج:٢ص: ٢٦٢ .البحرج:٢ص:٢٠٦ ،ط:سعيد.هنديه ج:١ص:١٧٣،ط:رشيديه

نہیں ہے۔(۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

عضو تناسل

مذبوحہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفی السراج ودلت المسالة ان الملاهی کلها حرام ویدخل علیهم بلا اذنهم لانکار المنکرقال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات قلت وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر،شامی ج:٦ص:٣٤٨، ٣٤٩ .

(۲) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلثة الا من صدقة جاریة اوعلم ینتفع به اوولد صالح یدعوله ، مشکوة ص:٣٢،کتاب العلم ، ط:قدیمی کتب خانه .

(۳) وفی البدائع :الا انه لم یدخل فیهالیلة العاشرة من ذی الحجة لانه استتبعها النهار الماضی وهویوم عرفة بدلیل ان من أدرکها فقد ادرك الحج کما لوادرك النهاروهویوم عرفة . ج:٥ص:٧٥، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ط:سعید.

(٤) فی الدرالمختار:وکره تحریما وقیل تنزیها والاول اوجه من الشاة سبع ،الحیاء و الخصیة والغدة والمثانة لمرارة والدم المسفوح والذکرللاثرالوارد فی کراهة ذلك . شامی ج:٦ص:٧٤٩،مسائل شتی .ط:سعید.

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆...... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆...... بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہو سکتے ہیں۔(۲)

☆......عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل ''جانوروں کی عمریں'' عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

---

(۱) فی الهندیه : وکذلك ان أراد بعضهم العقیقة عن ولد وولد له ج:۵ص:۳۰٤، ط: رشیدیه. کذافی الشامیة ج:٦ص:۳۲٦.ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۷۲.

(۲) فی الهندیه : ولوأرادوا القربة الاضحیة أوغیرها من القرب أجزاهم سواء کانت القربة واجبة اوتطوعا اووجب علی البعض دون البعض،ج:۵ص:۳۰٤. فیه ایضا :وکذلك ان أراد بعضهم العقیقة عن ولد الخ ج:۵ص:۳۰٤

(۳) حواله بالا.شامی ج:٦ص:۳۲٦.البحرج:۸ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۷۲

(٤) فی الهندیه :ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ستة اشهروالثنی ابن سنة الخ ج:۵ ص: ۲۹۷،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص: ۷۰.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

ہوتی ،اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اس پر عمل کرنے کا احتیاطا حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آ سکتا ہے ، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آجانا ممکن ہے،اور اس میں کوئی حرج نہیں ،پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا یکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نو دن کا ہوگا،اب اگر اس کے پکے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کرسکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہوکر آٹھ نو دن زائد ہوچکی ہے،لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جاسکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے ''مسنۃ'' کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہوسکتے ہیں ،لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا،جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دو دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے،کفایت المفتی۔ج:۸ص:۲۱۷،ط:دارالاشاعت.

عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقیم عورت صاحب نصاب ہے ، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔(۱)

عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلا شبہ حلال ہے ،اس کا گوشت کھانا جائز

(۱) (وأما شرائط الوجوب) منها اليسار وهو مايتعلق به وجوب صدقة الفطر دون مايتعلق به وجوب الزكاة ،هنديه ،كتاب الاضحية ،ج:۵ ص:۲۹۲ ،ط:رشيديه.شامی ج:٦ص:۳۱۲، ط: سعيد. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷٤ ،ط:سعيد.

ہے،(۱) البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں، اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے، اس لئے بلاضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں (۲)۔

عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)، لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے، کودنے سے عیب دار ہو گیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (۴)

عیب دار ہو گیا

☆...... اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو صاحب نصاب آدمی پر ضروری ہو گا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بے عیب جانور کی قربانی کرے۔ (۵)

☆...... اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے، فقیر کے لئے اس

(۱) فی الهندیه :والمرأة المسلمة والكتابية فی الذبح كالرجل ،ج:۵ص:۲۸٦ .البحر ج: ۸ ص:۱٦۸ .فتح القدير ج:۸ص:۲۰۷ .ط:رشيديه.

(۲) فيه ايضا: والحاصل أن كل مافيه زيادة ألم لايحتاج اليه فی الزكاة مكروه ،كذا فی الكافی هنديه ،ج:۵ ص:۲۸۸.

(۳) فی الهنديه :وأما صفته فهوان يكون سليما من العيوب الفاحشة كذا فی البدائع الخ ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۵ ط:سعيد. شامی ج:٦ص:۳۲۳.

(٤) ولوقدم أضحية ليذبحها فاضطربت فی المكان الذی يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها علی مكانها أجزاه الخ هنديه ج:۵ص:۲۹۹. ط:رشيديه .البحر ج:۸ص:۱۷۷. بدائع ج:۵ ص:۷٦. فتح القدير ج:۸ص:٤۳۵.

(۵) ولواشتراها سليمة ثم تعيبت بعيب مانع كما مرفعليه اقامة غيرها مقامها ان كان غنيا و ان كان فقيراجزأه ذلك وكذا لوكانت معيبة وقت الشراء لعدم وجوبها عليه بخلاف الغنی. شامی ج:٦ص:۲۰۷ .هنديه ج:۵ص:۲۹۹ .البحر ج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷٦. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

کی جگہ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب ونقص پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہوتو اگر قربانی منت ونذر کی ہوتو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر ومنت کی نہ ہوتو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کر دینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلاً ٹانگ ٹوٹی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کر سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) أيضا

(۲) ولواشترى رجل اضحية وهى سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لواشتراها على هذه الحالة لم تجزئه إن كان موسرا ، وان كان معسرا اجزأته إذ لاأضحية فى ذمته ، فان اشتراها للأضحية فقد تعينت الشاة للأضحية حتى لوكان الفقيرأوجب على نفسه اضحية لاتجوزهذه ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۹.بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۳) ولوقدم أضحية ليذبحها فاضطربت فى المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها مقامها أجزأه ، ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشيديه.فتح القديرج:۸ص:۴۳۵.ط: رشيديه. بدائع ج:۵ ص: ۷۶.البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۴) قال رحمه الله :ولايذبح قبل الصلوة ويذبح غيره يعنى لايجوز لاهل المصران يذبحوا الاضحية قبل ان يصلوا صلوة العيد ويجوزلاهل القرى والبادية ان يذبحوا بعد صلاة الفجر قبل ان يصلى الامام صلاة العيد والاصل فى ذلك قوله ﷺ من ذبح قبل صلاة الامام فليعد ذبيحته ومن ذبح بعد صلاة الامام فقد تم نسكه ، وأصاب سنة المسلمين ،قال صاحب النهاية :=

عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔ (۱)

عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی امسال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔ (۲)

عیسائی کا ذبیحہ

''یہود کا ذبیحہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(غ)

غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہوگیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہیں تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحبِ نصاب امیر بن گیا تو اب اس

= هذا يشير الى ماذكر في المبسوط حيث قال لايجزيه لعدم الشرط لالعدم الوقت قال عليه السلام أول نسكنا في هذا اليوم الصلوة ثم الاضحية الخ البحر ج:٨ص:١٧٥، ط: سعيد. بدائع ج:٥ص:٧٣،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب. فتح القدير ج:٨ص:٤٣٠. هنديه ج:٥ص:٢٩٥.شامي ج:٦ص:٣١٨.

(١) فقال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل ان يصلي اونصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال ﷺ يوم النحرثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه، مشكوة ج:١ ص:١٢٩.ط:قديمي كتبخانه.

(٢) ذكرالفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهروالثنى منه ابن سنة ..... وذكرالقاضي في شرحه مختصرالطحاوي ..... في الثنى من الشاة والمعزما تم له حول وطعن في السنة الثانية ، بدائع ج:٥ص:٧٠، فصل اما محل اقامة الواجب.هنديه ج:٥ص:٢٩٧.الباب الخامس،ط:رشيديه.البحرالرائق ج:٨ص:١٧٧،ط:سعيد.شامي ج:٦ص:٣٢٢.ط:سعيد

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۱)

غریب قربانی کے ایام میں امیر ہو گیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہو گیا اور وہ صاحب نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۲)

غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔(۳)

غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

☆......اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا ہے، تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہو جائے گی (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مر گیا یا گم ہو گیا تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) وعلى هذا يخرج ما إذا لم يكن أهلا للوجوب في أول الوقت ثم صار أهلا في آخره بأن كان كافرا أو عبدا أو فقيرا أو مسافرا في اول الوقت ثم صار أهلا في آخره فانه يجب عليه ..... ولوضحى في أول الوقت هو فقير فعليه أن يعيد الاضحية وهو الصحيح، هنديه. ج:۵ ص: ۲۹۳. البحر ج:۸ ص: ۱۷٤. بدائع ج:۵ ص:٦۵.

(۲) ولايشترط أن يكون غنيا في جميع الوقت حتى لو كان فقيرا في اول الوقت ثم أيسر في آخره تجب عليه، هنديه ج ۵ص:۲۹۲، ط: رشيديه. بدائع ج:۵ص:٦٤. فصل اما شرائط الوجوب، ط: سعيد.

(۳) وفقير شراها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها، الدر مع الرد ج:٦ ص: ۳۲۱. وفي الشامية: لأن شراءه يجري مجرى الايجاب وهو النذر بالتضحية عرفا، ج:٦ ص: ۳۲۱.

(٤) أيضا

(۵) والفقير لو سرق شاته ولم يشتر اخرى ليس عليه اخرى والغني يجب عليه اخرى =

اور اگر غریب آدمی نے پہلا جانور گم ہونے کے بعد دوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانور خریدتا جائے گا سب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔(۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگر کسی نے کسی کے جانور کو غصب کر کے قربان کر ڈالا تو قربانی ادا ہو جائیگی البتہ غاصب پر ضروری ہوگا کہ مالک کو جانور کی قیمت ادا کر دے۔(۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جو جانور ناپاکی، غلاظت کھاتا ہے اس کے باندھنے (پابند رکھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائز نہیں ہے، البتہ اگر چند روز کے لئے باندھ کر چارہ وغیرہ کھلایا جائے کھلا اور آزاد پھرنے نہ دیں تاکہ گندگی اور غلاظت میں منہ نہ ڈالے تو اس کی قربانی درست ہے، اگر اونٹ ہے تو چالیس روز، گائے بھینس بیل وغیرہ کو بیس روز اور بکرا بکری کو دس روز بند رکھ کر چارہ کھلایا جائے۔(۳)

= لان الوجوب على الفقير بالشراء والشراء يتناول حقه المعين فوجب التضحية به، فسقط والواجب بهلاك المعين ، خلاصة الفتاوى ج:٤ ص:٣١٨ .البحر ج:٨ص:١٧٥ .ط:سعيد

(١) واذا اشترى الغني اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى في ايام النحر كان له ان يضحى بايتهما شاء ولو كان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحى بهما ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٤ ،ط:رشيديه . البحرالرائق ج:٨ص:١٧٥ . بدائع الصنائع ج:٥ص:٦٦ .فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.

(٢) في المنتقى لو غصب اضحية غيره فذبحها عن نفسه وضمن القيمة لصاحبها اجزاه ماصنع لانه ملكها بسابق الغصب، فتاوى هنديه ج:٥ص:٣٠٣ .ط:رشيديه .البحر ج:٨ ص:١٧٩ .بدائع ج:٥ص:٧٦ .فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(٣) ولاتجوز الجلالة وهي التي تاكل العذرة ولاتاكل غيرها فان كانت الجلالة ابلا تمسك اربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقر يمسك عشرين يوما والغنم عشرة ايام ،فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٨ ،ط:رشيديه . البحر ج:٨ص:١٧٦ .ط:سعيد. شامي ج:٦ص:٣٢٥ .بدائع ج: ٥ ص: ٤٥ ،فصل اما بيان شرط حل الاكل ،ط:سعيد.

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

''کافر کو گوشت دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے(۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔(۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔(۳)

فساد ہوگیا

اگر کسی شہر میں فساد ہوگیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہوگیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کر لی تو درست ہے۔(۴)

---

(۱) وحل ذبيحة مسلم وكتابى لقوله تعالى "وطعام الذين اوتوالكتاب حل لكم" والمراد به ذبائحهم لان مطلق الطعام غير المزكى يحل من اى كافرولافرق فى الكتابى بين ان يكون ذميا او حربيا ،البحرج:٨ص:١٦٨ .هنديه ج:٥ص:٢٨٥ .بدائع ج:٥ص:٤٥ .شامى ج:٦ ص:٢٩٦ .

(۲) لامجوسى ووثنى ومرتد ومحرم وتارك التسمية عمدا يعنى لاتحل ذبيحة هولاء ، شامى ج:٦ص:٢٩٨ .البحرج:٨ص:١٦٨ ،ط:سعيد. كتاب الذبائح .هنديه ج:٥ص: ٢٨٥ .بدائع ج:٥ص:٤٥ .فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان ،ط:سعيد.

(۳) ولواشترى شاة للاضحية يكره ان يحلبها اويجزصوفها فينتفع به لانه عينها للقربة فلايحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،هنديه ج:٥ص:٣٠٠ .ط:رشيديه . والصحيح ان الموسروالمعسرفى حلبها وجزصوفها سواء ،فتاوى هنديه ج: ٥ ص:٣٠١ . شامى ج:٦ص:٣٢٩ .البحرج:٨ص:١٧٨ .بدائع ج:٥ص:٧٨ .ط:سعيد.

(٤) وفى الواقعات لوان بلدة وقعت فيها فترة ولم يبق فيها وال ليصلى بهم صلاة العيد، فضحوا بعد طلوع الفجر جاز و هوالمختارلان البلدة صارت فى حق هذا الحكم كالسواد =

فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہو گیا۔ تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہو جاتی ہے۔ (۲)

(ق)

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔ (۳)

= وعليه الفتوى، هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٥ ط: رشيديه. البحر ج: ٨ ص: ١٧٦ بدائع ج: ٥ ص: ٧٤ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعيد.

(١) ولو ضحى في أول الوقت وهو فقير ثم أيسر في آخر الوقت فعليه ان يعيد الاضحية عندنا، بدائع ج: ٥ ص: ٦٥، فصل اما كيفية الوجوب. عالمگيری ج: ٥ ص: ٢٩٣، كيفية الوجوب. البحر ج: ٨ ص: ١٧٤، كتاب الاضحية. شامی ج: ٦ ص: ٣١٩، كتاب الاضحية. ط: سعيد.

(٢) فلو قال كلامانفسيا لله على ان اضحى بهذه الشاة فاشترى شاة بنية الاضحية وان المشترى غنيا لاتصير واجبة ...... وان كان فقيرا في ظاهر الرواية تصير واجبة بنفس الشراء، هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٤. ط: رشيديه. شامی ج: ٦ ص: ٣٢٠. البحر الرائق ج: ٨ ص: ١٧٥. ط: سعيد.

(٣) وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ يارسول الله ماهذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا يارسول الله قال بكل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه، مشكوة ص: ١٢٩. قديمى كتبخانه. اى طريقته التى امرنا باتباعها قال تعالى ان اتبع =

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

= ملة ابراهيم حنيفا فهى من الشرائع القديمة التى قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج:۳ ص: ۳۱۴ باب الاضحية. الفصل الثالث ط: امداديه. واما الذى يجب على الغنى دون الفقير فما يجب من غير نذر ولاشراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة واحياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين أمره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش فى هذه الايام فداء عن ولده ومطيه على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج:۵ ص:۶۲. فتجب التضحية اى اراقة الدم من النعم قال فى الجوهرة والدليل على انها الاراقة لوتصدق بين الحيوان لم يجز والتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب، شامى ج:۶ ص: ۳۱۳. بدائع ج:۵ ص:۶۶. فصل اما كيفية الوجوب.

(۱) خطبات حکیم الاسلام ج:۲ ص:۴۴۶، سنت حضرت خلیل، کتبخانہ مجیدیہ، ملتان.

(۲) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب ص:۳۴. ط: ادارۃ المعارف.

قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرھویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی۔(۱)

قربانی دوسری جگہ کرنا

☆......اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے، اس کی خدمت کر کے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے(۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳) اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے، اور پڑوسی، عزیز و اقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

(۱) قال مالك عن نافع ان عبدالله بن عمرو رضي الله عنه قال: الأضحى يومان بعد يوم الاضحى، وقال مالك: أنه بلغه عن على بن ابى طالب رضي الله عنه مثل ذلك، موطامالك ج:۲ص:۴۹۷، ط: ميرمحمد كتبخانه. وفى شرح التنوير شاة اوسبع بدنة فجريوم النحرإلى آخرأيامه، وهى ثلاثة افضلها اولها، الدرمع الرد، كتاب الاضاحى ج:٦ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:٦۵،۷٤، فصل اما الذى يرجع الى وقت التضحية، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فى وقت الاضحية، ط: رشيديه. البحرج:۸ص:۱۷۳، كتاب الاضحية، ط: سعيد.

(۲) ان الرجل اذا كان فى مصر واهله فى مصر آخر فكتب اليهم ليضحوا عنه فانه يعتبر مكان التضحية فينبغى ان يضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته فى المصر الذى يضحى عنه فيه، هنديه ج:۵ ص: ۲۹٦، الباب الرابع البحرج:۸ص:۱۷۵. بدائع ج:۵ص:۷٤. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) والافضل ان يذبح اضحيته بيده ان كان يحسن الذبح لان الاولى فى القربات ان يتولى بنفسه وان كان لايحسنه فالافضل ان يستعين بغيره ولكن ينبغى ان يشهدها بنفسه، هنديه ج:۵ ص:۳۰۰. الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۹ فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ط: سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۹. ط: سعيد.

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بنا پر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلا دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے لئے قربانی کا انتظام کرنا یا وہاں کے لوگ زیادہ غریب اورمحتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو وہاں قربانی کرانے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کر کے دوسرا کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کر دینا ضروری ہے۔(۲)

قربانی کا جانور گم ہوگیا

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہوگیا، تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۳)

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه واصدقائه ویدخر الثلث ویطعم الغنی والفقیر جمیعا،فتاوی هندیه، ج: ۵ ص: ۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .فتح القدیر ج:۸ص: ۴۳۶ .ط: رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص: ۸۱ .فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة.

(۲) ولوباع الاضحیة جاز ویشتری بقیمتها اخری ویتصدق بفضل ما بین القیمتین ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲ .الباب السادس فی بیان مایستحب فی الاضحیة ،ط:رشیدیه . البحر ج:۸ص: ۱۷۵ .

(۳) (قوله فعلی الغنی غیرها لاالفقیر) أی ولو کانت المیتة منذورة بعینها لما فی البدائع ان المنذورة لوهلکت أوضاعت وتسقط التضحیة بسبب النذر، غیرانه ان کان موسرا تلزمه أخری بایجاب الشرع ابتداء لابالنذر،شامی ج:٦ص:۳۲۵، کتاب الاضحیة . البحرالرائق ج: ۸ص: ۱۷۵ . کتاب الاضحیة ط:سعید.

☆......اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔ (۱)

☆......اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اور وہ گم ہوگیا پھر اس نے دوسرا جانور لیکر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربان کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہو جاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ (۲)

قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کرلیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خرید لیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کرلیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر تعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱) واذا اشتری الغنی اضحیة فضلت فاشتری اخری ثم وجد الاولی فی ایام النحر کان له ان یضحی بایتهماشاء ،البحرج:۸ص:۱۷۵۔ فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹٤،ط:رشیدیه. فالافضل ان یضحی بهما فان ضحی بالاولی اجزأه ولاتلزمه التضحیة بالاخری .بدائع ج:۵ ص:٦٦. ط: سعید.

(۲) ولو کان معسرا فاشتری شاة واوجبها ثم وجد الاولی قالوا علیه ان یضحی بهما ، هندیه ، ج:۵ ص:۲۹٤،الباب الثانی بدائع ج:۵ص:٦٦.فصل اماکیفیة الوجوب. البحرج:۸ ص:۱۷۵. ط:سعید

(۳) ولونذران یضحی شاة وذلك فی ایام النحروهوموسرفعلیه ان یضحی بشاتین عندنا شاة بالنذروشاة بایجاب الشرع ابتداء الااذا عنی به الاخبارعن الواجب علیه فلایلزمه الا واحدة =

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک وتعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کر دیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، غیبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔ (۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منی میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جا سکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ وتابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، والبدن جعلناھا

= ...... وکذا لوکان معسراثم ایسرفی ایام النحرلزمہ شاتان ، شامی ج:٦ص: ٣٢٠، ٣٣٢. بدائع ج:٥ص:٦٣. فصل اماشرائط الوجوب ،ط:سعید. اما الذی یجب علی الغنی والفقیر فالمنذوربہ ..... یستوی فیہ الغنی والفقیر ...... (قولہ ولوفقیر) لان الفقیراذا اشتراھا لہ یلزمہ التصدق بعینھا بلانذر ،شامی ج:٦ص: ٣٢٠ .ط:سعید.

(۱) احکام وتاریخ قربانی ،مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب ،ص:۱۸،ادارۃ المعارف ،کراچی.

لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر. سورہ حج آیت: ۳۶. (۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کے چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کردے۔ (۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفه مفتی محمد شفیع ص: ۲۳. ط: ادارة المعارف.

(۲) احکام و تاریخ قربانی ص: ۲۲. ط: ادارة المعارف.

(۳) (فروع) فی القنیة: اشتری بلحمها ماکولا فاکله لم یجب علیه التصدق بقیمته استحسانا، شامی ج: ٦ ص: ۳۲۸. ط: سعید. ولایحل بیع شحمها واطرافها وراسها وصوفها ووبرها وشعرها و لبنها الذی یحلبه منها بعد ذبحها بشیٔ لایمکن الانتفاع به ..... ولایعطی اجرالجزاروالذابح منها فان باع شیئا من ذلك بما ذکرنانفذ عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالی، وعند ابی یوسف رحمه الله تعالی لاینفذمماذکرناویتصدق بثمنه. واللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح حتی لایبیعه بما لاینتفع به الابعد الاستهلاك ولوباعها بالدراهم یتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق، بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. فتاوی هندیه ج: ۵ ص: ۳۰۱. ط: رشیدیه. شامی ج: ٦ ص: ۳۲۹. فتح القدیر ج: ۸ ص: ٤۳۷. ط: رشیدیه. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. ط: سعید.

بعد قربانی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

قربانی کا وقت

☆.....قربانی کا وقت: شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن۔(۲)

قربانی کا وقت دیہات میں: (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے)
صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔(۳)

☆..... جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے(۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) واذا ذبحها في وقتها جازله ان يحلب لبنها ..... وينتفع به لان القربة اقيمت بالذبح و الانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالاكل ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۱، ط:رشيديه .شامي ج: ٦ ص:۳۲۹ .ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۹ ،ط:سعيد. فتح القديرج: ۸ص:٤۳۷ .ط: رشيديه.
(۲) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادي عشر والثاني عشر اولها افضلها و آخرها ادونها ويجوزفي نهارها وليلها بعدطلوع الفجرمن يوم النحرالي غروب الشمس من اليوم الثاني عشر .فتح القديرج:۸ص:٤۳۲ ،ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:٦۵ ، فصل اماوقت الوجوب،ط: سعيد. شامي ج:٦ص:۳۱۸
(۳) والوقت المستحب للتضحية في حق اهل السواد بعد طلوع الشمس . هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵ .ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۳ .شامي ج:٦ص:۳۱۸ .البحرج: ۸ص:۱۷۵ . ط: سعيد.
(٤) والوقت المستحب في حق اهل المصربعد الخطبة ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵ . فتح القديرج:۸ص:٤۳۲ . بدائع ج:۵ص:۷۳، ط:سعيد. شامي ج:٦ص:۳۱۸.
(۵) ولوذبح والامام في خلال الصلوة لاتجوزوكذا اذا ضحى قبل ان يقعد قدرالتشهد ، فتاوى هنديه الباب الثالث في وقت الاضحية ج:۵ص:۲۹۵ . ط:رشيديه . بدائع ج:۵ ص: ۷۳ ، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۵.

☆......اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھالے۔(۱)

☆......بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہوگیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کرسکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔(۳)

☆......پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوگئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔(۴)

☆......اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۵)

---

(۱) وحيلة المصرى اذا اراد التعجيل ان يبعث بها الى خارج المصرفى موضع يجوز للمسافران يقصرفيضحى فيه كما طلع الفجرلان وقتها من طلوع الفجر، البحرج:۸ص: ۱۷۵،ط:سعيد. شامى ج:٦ص:۳۱۸.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.فتح القديرج:۸ص:٤۳۱. ط: رشيديه.

(۲) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشروالحادى عشروالثانى عشر...... بعد طلوع الفجرمن يوم النحرالى غروب الشمس من اليوم الثانى عشر...... فان اخرفالمستحب ان لاياكل منه و يتصدق بالكل ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث، ط:رشيديه .

(۳) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشروالحادى عشروالثانى عشراولها افضلها وآخرها ادونهاويجوزفى نهارها وليلها بعد طلوع الفجرمن يوم النحرالى غروب الشمس من اليوم الثانى عشر، هنديه ج:۵ص:۲۹۵، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:٦۵.فصل اما وقت الوجوب. شامى ج:٦ ص: ۳۱۸. فتح القديرج:۸ص: ٤۳۲.ط:رشيديه.

(٤) اذا استخلف الامام من يصلى بالضعفة فى المسجد الجامع وخرج بنفسه الى الجبانة مع الاقوياء فضحى رجل بعد ماانصرف اهل المسجد قبل ان يصلى اهل الجبانة فى الاستحسان تجوز ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۳.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب،ط:رشيديه. البحرج:۸ص: ۱۷۵.

(۵) اذا ترك الصلوة يوم النحربعذراوبغيرعذرلاتجوز الاضحية حتى تزول الشمس، =

قربانی کرتے وقت جونقص پیدا ہو

☆......قربانی کرتے وقت جوبھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں، قربانی درست ہے۔(۱)

☆......اگر قربانی کے لئے جانور کولٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔عنایہ علی فتح القدیر۔ج:۸ص:۴۳۵.(۲)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

= فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ، ط:رشیدیه۔

(۱) ولو قدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزأه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۷.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۵.بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعید.

(۲) وکذلك ان انفلتت عنه البقرة فاصیبت عینها فذهبت والقیاس أن لاتجوز ... وجه الاستحسان ان هذا مما لایمکن الاحتراز عنه لان الشاة تضطرب فتلحقها العیوب من اضطرابها،هندیه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۷۶.

(۳) وروی عنهما ایضا ان الرجل اذا کان فی مصرواهله فی مصر آخرفکتب الیهم لیضحوا عنه فانه یعتبرمکان التضحیة فینبغی ان یضحوا عنه بعدفراغ الامام من صلاته فی المصرالذی یضحی عنه فیه وعن ابی الحسن انه لایجوزحتی فی المصرین جمیعا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی، مثلا پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا بارہویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆...... اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کردیں گے تو بہتر ہوگا۔ (۲)

☆...... اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کردینا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الاضحية ، هنديه ج:۵ ص:۲۹۳، كتاب الاضحية. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما كيفية الوجوب ط:سعيد. ولوكان موسرا فی ایام النحرفلم یضح حتی مات قبل مضی ایام النحر سقطت عنه الاضحية حتی لایجب علیه الایصاء ،هنديه ج:۵ص:۲۹۷ .الباب الرابع ،ط:رشيديه.

(۲،۱) وان مات احد السبعة المشتركين فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ، البحرج:۸ص:۱۷۸. الدرمع الردج:۶ص:۳۲۶، ط: سعيد. وقال الورثة ای الكبارمنهم نهايه هذا وجه الاستحسان قال فی البدائع ؛ لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه ، ردالمحتارج:۶ ص: ۳۲۶ ، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳)ان الشراء من الفقیرللأضحية بمنزلة النذر،بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۶،فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ .فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۵، الباب الثامن .

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆......جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے اپنے جسم کے کسی عضو و جزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆...... قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشروارادبعضكم ان يضحى فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفى رواية فلاياخذن شعرا ولايقلمن ظفرا وفى رواية من راى ذى الحجة واراد ان يضحى فلاياخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائى ، ج:۲ص:۲۰۱ ، ط: قديمى كتبخانه. مشكوة ص:۱۲۷ ،ط: قديمى كتبخانه. وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة والاولى ان يقال المضحى يرى نفسه مستوجبة العقاب وهوالقتل ولم يؤذن فيه ففداه بالاضحية وصاركل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلك نهى عن مس الشعروالبشرلئلا يفقد من ذلك قسط ما عند تنزل الرحمة و فيضان النورالالهى ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ، ج: ۳ ص: ۳۰٦ ، ط: امداديه .

سے زائد گھریلو سامان ہوجسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

☆......قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہوجائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۲)

☆......قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہوجائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۳)

☆......جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔(۴)

☆......تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

---

(۱) وشرائطها اى شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به وجوب صدقة الفطرولم يذكرالعقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا وبالمؤجل لا، بان ملك مائتى دراهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس اومتاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولوعقاريستغله فقيل تلزم لوقيمته نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولوالعقار وقفا فان وجب له فى ايامها نصاب تلزم وصاحب الثيا ب الاربعة لوساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، ردالمحتار ج:٦ص:٣١٢، كتاب الاضحية. فتاوى هنديه ج:٥ ص:٢٩٢، كتاب الاضحية، ط:رشيديه. بدائع ج:٥ص:٦٤،فصل اما شرائط الوجوب، ط:سعيد. البحرج:٨ص:١٧٤.

(٢) ولايشترط ان يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لوكان فقيرا فى اول الوقت ثم ايسرفى آخره تجب عليه، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٢،الباب الاول.ط:رشيديه. بدائع ج:٥ ص:٦٤.

(٣) ان الاضحية لها وقت مقدركالصلوة والصوم والعبرة للوجوب فى آخره من كان غنيا آخره تلزمه، ردالمحتار ج:٦ص:٣١٥، ط:سعيد. بدائع ج:٥ص:٦٥. ط:سعيد.

(٤) فان كان فيها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتا درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث فان له فرسان اوحماران ان احدهما يساوى مائتين فهونصاب ،هنديه ج:٥ص:٢٩٣.=

قیمت کے برابر ہیں اسکے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گوارا نہ ہوا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کردو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کردیا۔(۲)

قربانی کی قضاء

☆......اگر قربانی کے دن گذر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء، ومساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ ، اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی، زکوۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسا ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔(۳)

☆......اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سال نہ کی ہوں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔(۴)

=الباب الاول ،کتاب الاضحية.

(۱) يجب ربع العشرفي عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما ، البحر ج:۲ ص: ۲۲۸ ،ط:سعيد. شامي ج:۲ ص: ۲۹۸ بدائع ج:۲ص: ۲۰ ،ط:سعيد.

(۲) خطبات حكيم الاسلام ج:۲ ص: ٤٤٤ . كتبخانه مجيديه ،ملتان . احكام وتاريخ قرباني ،مفتي محمد شفيع ص: ۲۲ ،ط:ادارة المعارف.

(٤،۳) ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة فان كان قد اوجب التضحية على نفسه شاة بعينها فلم يضحها حتى مضت ايام النحر فيتصدق بعينها سواء كان موسرا اومعسرا وكذا اذا اشترى شاة ليضحي بها فلم يضح حتى مضى الوقت، فتاوى هنديه ج:۱ ص: ۲۹٤ ،كتاب الاضحية ، الباب الاول . ط:رشيديه ،وايضا ج:۵ ص: ۲۹٦ .شامي ج:٦ ص: ۳۲۰ .بدائع ج:۵ ص: ٦٨ ، فصل اما كيفية الوجوب.

قربانی کی نذر مانی

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے، تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہوجاتی ہے خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہوجائے گی۔ (۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کرکے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے بدلہ میں رقم صدقہ کرنا، حج کرانا، کسی غریب کو امداد کردینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور قربانی کے ایام گذرجانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کردینا لازم ہوگا۔ (۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر اور دودھ دوہکر خود استعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) قال فی البدائع اماالذی یجب علی الغنی والفقیرفالمنذوربه ان قال لله علی ان اضحی شاة ..... فتلزم بالنذر کسائر القرب والوجوب بالنذریستوی فیه الغنی والفقیر ،بدائع ج:۵ ص:۶۱. ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۰، ط:سعید.

(۲) منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت من غیرعین ففی ای وقت ضحی من علیه الواجب کان مؤدیا للواجب سواء کان فی اول الوقت اوفی وسطه او آخره ، فتاوی هندیه ج:۱ ص:۲۹۳، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب .

(۳) ومنها انه لایقوم غیرها مقامها فی الوقت حتی لوتصدق بعین الشاة اوقیمتها فی الوقت لایجزنه عن الاضحیة ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة الباب الاول فی تفسیرها ورکنها الخ ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۶ .شامی ج:۶ص:۳۱۲.

(٤) ولوترکت التضحیة ومضت ایامها تصدق بها حیة وان تصدق بقیمتها اجزأه ایضا لان الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مثله فیما هوالمقصود، ردالمحتار ج:۶ص: ۳۲۰ .بدائع ج:۵ص:۶۸. فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.

صدقہ کردینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوگیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال من کان له سعة ولم یضح فلایقربن مصلانا.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولوحلب اللبن قبل الذبح أوجزصوفها يتصدق به ، ولاينتفع به كذا في الظهيرية ، وإذا ذبحها في وقتها جازله أن يحلب لبنها ويجزصوفها وينتفع به؛لأن القربة اقيمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالأكل كذا في المحيط ،هنديه ج:٥ص:٣٠١، الباب السادس ، ط:رشيديه . بدائع ج:٥ص:٧٨، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. البحرج:٨ص:١٧٨، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.شامى ج:٦ص:٣٢٩، ط:سعيد. تكمله فتح القديرج:٨ص:٤٣٧، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۲) عن ابى هريرةؓ مرفوعا ،رواه ابن ماجة ص:٢٢٦. باب الاضاحى واجبة هى ام لا، ط: قديمى كتبخانه. كنزالعمال ج:٥ص:١٠٧.رقم الحديث :١٢٢٦١،ط:مؤسة الرسالة .

(۳) عن محمد فى المنتقى اذا اشترى شاة ليضحى بها واضمرنية التضحية عند الشراء تصير اضحية ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٤، الباب الثانى ،ط:رشيديه .

(٤) قال البقالى المستحب ان يقوم بسم الله الله اكبربدون الواو ، فتاوى هنديه ج:٥ ص:٢٨٨، كتاب الذبائح،الباب الاول .البحرج:٨ص:١٦٩ .شامى ج:٦ص:٣٠١،ط:سعيد.

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلاضرورت بدلنا مکروہ ہے(۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلا وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ (۲)

قربانی کے جانور

☆......قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ۔ (۳)

(۱) (قوله لوجوبها في الذمة فلاتتعين) والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة إلى ان يقام غيرها مقامها فلايحل له الانتفاع بها مادامت متعينة ولهذا لايحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها، بدائع، ويأتي قريبا انه يكره ان يبدل بها غيرها فيفيد التعين ايضا، شامي ج:٦ ص:٣٢٩.وبعدعشرة اسطر...... ويكره ان يبدل بها غيرها أى إذا كان غنيا، شامي ج:٦ص:٣٢٩. وإذا اشترى شاة يريد الاضحية في ضميره ففي ظاهر الرواية لاتصير اضحية حتى يوجبها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ان ينظر ان كان المشترى غنيا لايصير واجبا في الروايات كلها لانها واجبة في ذمته فلاتحتاج إلى التعيين الخ طحطاوى على الدرج:٤ص:١٦٢. بدائع ج:٥ص:٦٢، ٦٦،فصل اما كيفية الوجوب، ط:سعيد. البحر ج:٨ص:١٧٥،ط:سعيد.

(٢) ولو اشترى رجل اضحية وهى سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لو اشتراها على هذه الحالة لم تجزئه ان كان موسرا، ولو اشترى اضحية وهى صحيحة العينين ثم اعورت عنده وهو موسر ..... لاتجزى عنه وعليه مكانها اخرى، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٩، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه. البحر ج:٨ص:١٧٧،ط:سعيد.

(٣) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم اوالابل اوالبقر ويدخل فى كل جنس نوعه والذكر والانثى منه والخصى والفحل ..... والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من =

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اور ان کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں۔(۱)

☆......گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے قولاً وفعلاً وتقریراً ثابت نہیں۔(۲)

قربانی کے جانور میں شریک کرنا

☆......کسی نے قربانی کیلئے بڑا جانور خریدا، اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کرلیں گے اور اس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں کچھ اور لوگ شریک ہو گئے تو یہ درست ہے۔(۳)

اور اگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

= البقر، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .شامی ج:٦ص:۳۲۲ .بدائع ج:۵ص:٦٩. فصل اما محل اقامة الواجب ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۱) ولایجوزفی الاضاحی شئ من الوحشی فان کانت متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام فان کانت اهلیة تجوز ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷. البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:٦٩ .ط: سعید

(۲) وقیل ان ولدت الرمکة من حماروحشی حمارا لایوکل وان ولدت فرسا فحکمه حکم الفرس، وان ضحی بظبیة وحشیة انست اوببقرة وحشیة انست لم تجز، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:٦٩. وقیل اذا نزاظبی علی شاة اهلیة فان ولدت شاة تجوزالتضحیة وان ولدت ظبیا لاتجوز ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص:٦٩. و التضحیة بالدیك والدجاجة فی ایام الاضحیة ممن لااضحیة علیه لاعساره تشبیها بالمضحین مکروه لانه من رسوم المجوس ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه. (قوله فیکره ذبح دجاجة ودیك) ای بنیة الاضحیة والکراهة تحریمیة کمایدل علیه التعلیل . طحطاوی علی الدرج:٤ص:١٦٠.

(۳) ولواشتری بقرة یرید حین اشتراها ان یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلك قبل ان یشتریها کان احسن .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰٤ ،الباب الثامن ، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص:۷۲ ،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہے تو درست ہے۔(۱)

(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔(۲)

☆...... اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کرلیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے، اور اگر قربانی کے ایام گذر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔(۳)

قربانی کے دن میں شک ہوگیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہو جائے تو قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کرلے، اگر تیسرے دن تک مؤخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کردینا بہتر ہے۔(۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے

☆...... پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولواشترى بقرة يريدان يضحي بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم لانهم بمنزلة سبع شياه حكما ،وهذا اذا كان موسرا، وان كان فقيرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلايجوز ان يشرك فيها، فتاوى هنديه ج:٥ص:٣٠٤، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا ، ط:رشيديه . بدائع ج:٥ص:٧٢.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) وكذا لواشرك فيها ستة بعد ما اوجبها لنفسه لم يسعه لانه اوجبها كلها لله تعالى وان اشرك جازويضمن ستة اسباعها ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٣٠٤،الباب الثامن، ط:رشيديه . بدائع ج: ٥ ص:٧٢،ط:سعيد.

(٤) واذا شك في يوم الاضحى فالمستحب ان لايؤخرالى اليوم الثالث فان اخريستحب ان لاياكل منه ويتصدق بالكل ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٥، الباب الثالث في وقت الاضحية، ط:رشيديه .

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی، تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوجانا کافی ہے۔(۱)

☆......اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہوچکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆......قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆......اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کردیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے (۳)۔

---

(۱) وفی الاضاحی للزعفرانی اذا ضحی رجل من الناحیة التی صلی فیها او من الناحیة الاخری جاز، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۶، الباب الرابع، ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۵. اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی رجل بعدما انصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث، ط:رشیدیه : البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعید. شامی ج:٦ص:۳۱۸.

(۲) ولو ضحی بعد ماصلی اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة اجزأه استحسانا لانها صلوة معتبرة، البحر ج ۸ص ۱۷۵، ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۵. شامی ج:٦ص:۳۱۸.

(۳) وفی الکبری مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصرفذبحها هناك فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه، فتاوی هندیه ج ۵ص:۲۹۷، الباب الرابع، ط:رشیدیه. البحر ج:۸ ص: ۱۷٦، ط:سعید. شامی ج ٦ص ۳۱۸، ط:سعید.

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کرسکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف مما لک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

مثلا پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا اے میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب یں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کرا سکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے (۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (۳)

---

(۱) مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصرفذبحها هناك فلوكان الموكل فی السواد جازت اضحیته عنه ولوكان قد عاد الی المصروعلم الوکیل بقدومه لم تجز الاضحیة عن الموکل بلاخلاف الخ، هندیه ج:٥ص:٢٩٧، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان، ط: رشیدیه. البحر ج:٨ ص:١٧٦. شامی ج:٦ص:٣١٨، ط:سعید.

(۲) عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللہ ﷺ بالمدینة عشرسنین یضحی، هذا حدیث حسن، ترمذی ج:١ص:٢٧٧، ابواب الاضاحی، ط:سعید. وفی مرقاة المفاتیح: ای کل سنة فمواظبته دلیل الوجوب، مرقاة ج:٣ص:٣١٤، باب الاضحیة، ط:مکتبه امدادیه، ملتان.

(۳) قال فی البدائع: قوله عزوجل فصل لربك وانحر قیل فی التفسیر صل صلوة العید =

قربانی والا وفات پا گیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہو گیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے، اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔ (۱)

قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا (۲)، اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں، تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہو جائے گی اور ثواب ملے گا اور قرض کی رقم ادا کر دینا اس پر لازم ہوگا۔ (۳)

قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قصائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا

= وانحر البدن بعدها ومطلق الامر للوجوب فی حق العمل ومتی وجب علی النبی ﷺ یجب علی الامة لانه قدوة للامة روی عنه علیه السلام :من لم یضح فلایقربن مصلانا وهذا خرج مخرج الوعید علی ترك الاضحیة ولاوعید الا بترك الواجب، بدائع ج:۵ص:۶۲. کتاب التضحیة.

(۱) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة ،وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد،کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۶. البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعید.تکمله فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵، کتاب الاضحیة ، ط: رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.هندیه ج:۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة.

(۲) (واما شرائط الوجوب) منها الیسار ... (واما حکمها) فالخروج عن عهدة الواجب فی الدنیا والاصول إلی الثواب بفضل الله تعالی فی العقبی ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) ولوکان علیه دین بحیث لوصرف فیه نقص نصابه لاتجب ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲، و فقیر شراها لها لوجوبها علیه حتی یمتنع علیه بیعها،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۱ البحرج:۸ ص: ۱۶۸ .هندیه ج:۵ص:۲۸۵ . بدائع ج:۵ص:۴۵ .فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.

جائز ہے۔(۱)

قصاب کی اجرت

☆......قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

قصابی کا پیشہ

قصابی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابۂ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

---

(۱) وشرطه كون الذابح مسلما الخ ...... (الدرمع الرد ج:٦ ص:٢٩٦، كتاب الذ بائح ،ط: سعيد.

(۲) ولواجر لايجوز وعليه ان يتصدق بالاجر، (هنديه ج:٥ ص:٣٠١، الباب السادس فى بيان مايستحب فى الاضحية والانتفاع بها، شامى ج:٦ ص:٣٢٩،ط:سعيد. ولاان يعطى اجر الجزار والذابح منها، هنديه ج:٥ ص:٣٠١، ط:رشيديه .شامى ج:٦ ص:٣٢٨. البحر ج:٨ ص:١٧٨ .بدائع الصنائع ج:٥ ص:٨١ .فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية .

(۳) عن ابى مسعود الانصارىؓ قال كان رجل يقال له ابوشعيب وكان له غلام لحام. الحديث ،بخارى ج:٢ ص:٨١٧، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه،ط:قديمى كتبخانه. وفى الحديث من الفوائد جواز الاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطيق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها ، فتح البارى ج:٩ ص:٥٦٠ ،رقم الحديث :٥٤٣٤،ط:السعودية. باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه

شرکاء کی قربانی درست ہوجائے گی لیکن اس شریک کی جس نے قضا کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضاء قربانی ادانہیں ہوگی، اور کل جانور کا گوشت صدقہ کر دینالازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔(۱)

قیدی

☆...... اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرناواجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو کہکر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے بہر حال قربانی کرنی ضروری ہے۔(۲)

☆...... اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

(ک)

کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہوچکی ہے، اور اولا د ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیدار کو تقسیم کرنے کے بعد ہر اولا د صاحب نصاب ہو جاتی ہے، ہر ایک بالغ اولا د کو اپنے اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے اگر کسی ایک بھائی کی طرف

---

(۱) وشمل مالو كان أحدهم مريدا للاضحية عن عامه واصحابه عن الماضي تجوز الاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وعليه التصدق بلحمها وعلى الواحد ايضا؛لأن نصيبه شائع ،شامي ج:٦ص:٣٢٦، كتاب الاضحية.

(٣،٢)وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار،(واليسار بان ملك مائتي درهم أوعرضا يساويها الخ الدرمع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ص:٣١٢ .هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها .البحر الرائق ج:٨ص:١٧٤، كتاب الاضحية، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص:٦٤، فصل اما شرائط الوجوب،ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ ص: ٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:رشيديه.

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱)، اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

کافر کو گوشت دینا

☆...... کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆...... کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆...... قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن الجائز ان يستغرق الواجب جميع ماله فيؤدى الى الحرج فلابد من اعتبار الغنى وهو ان يكون فى ملكه مائتادرهم اوعشرون دينارا أوشئ تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه ومايتأثث به و كسوته وخادمه و فرسه وسلاحه ومالايستغنى عنه الخ بدائع ج:۵ص:٦٤، كتاب الاضحية ،فصل اما شرائط الوجوب،ط: سعيد. تجب على حرمسلم موسرمقيم عن نفسه ، البحرج:۸ص: ۱۷۳ . هنديه ج:۵ص:۱۹۲.

(۲) وشرائطها اى شرائط وجوبها ولم يذكرالحرية ...... ولاالعقل والبلوغ لما فيهمامن الخلاف ، شامى ج:٦ص:۳۱۲ .ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۱۹۲ .الباب الاول .

(۳) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاث ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب ، هنديه ج:۵ص:۲۹۳ ، كتاب الاضحية ،الباب الاول ط:رشيديه .

(٤) ويهب منها ماشاء للغنى والفقير والمسلم والذمى كذا فى الغياثية ، هنديه ج:۵ ص: =

کان

☆......جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں، اس کی قربانی درست نہیں (۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

☆......اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔شامی (۳).

☆......جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کا طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگر چہ بہتر نہیں۔(۴)

کافر

اگر کوئی کافر ایام قربانی بلکہ بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

= ۳۰۰، الباب الخامس فی محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .

(۱) ولاتجوزالعمیاء ..... واللتی لااذن لهافی الخلقة ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب .ط:رشیدیه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.البحرالرائق ج:٦ ص: ۱۷٦ .شامی ج:٦ص:۳۲۳.

(۲) ذکرنا فی الجامع الصغیران کان الذاهب کثیرا یمنع وجوازالتضحیة وان کان یسیرا لایمنع واختلف اصحابنا بین القلیل والکثیرفعن ابی حنیفة اربع روایات :وروی محمد فی الاصل وفی الجامع انه اذا کان ذهب الثلث اواقل جازوان کان اکثرلایجوزوالصحیح ان الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیروعلیه الفتوی ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . شامی ج:٦ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۵.البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۳) (والسکاء) التی لااذن لها خلقة ،ولولها اذن صغیرة خلقة اجزأت زیلعی ،الدر مع الرد ج:٦ص:۳۲٤، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ،ط:سعید.

(٤) تجزئ الشرقاء مشقوقة الاذن طولا، والخرقاء مثقوبة الاذن ،والمقابلة ماقطع من مقدم اذنها شئ وترك معلقا ، والمدابرة مافعل ذلك بموخرالاذن من الشاة ، شامی ج:٦ ص: ۳۲۵، کتاب الاضحیة ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۷٦.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

مسلمان ہوگیا اور وہ مالدار صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے اگر قربانی کا وقت باقی ہے ورنہ قربانی کا وقت گذر جانے کے بعد ایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کردینا لازم ہوگا۔ (۱)

کانا

کانے جانور کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

کپورے

جانور کے خصیے (کپورے) کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوحہ جانور کے خصیے حرام ہیں۔ (۳)

کتب خانہ

☆......اگر کتب خانہ ایسے آدمی کے پاس ہے جو خود تعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کے مطالعہ کے لئے کتابیں رکھی ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔

☆......اور اگر ''کتب خانہ'' کا مالک خود تعلیم یافتہ ہے، اور کتابیں مطالعہ کے لئے رکھی ہیں، تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) حتى لو كان كافرا فى اول الوقت ثم أسلم فى آخره تجب عليه ، عالمگيرى ج:۵ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية ،الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما كيفية الوجوب ،ط: سعيد.

(۲) ولاتجزئ العمياء والعوراء وهى ذاهبة احدى العينين بكماله ، (المحيط البرهانى ، الفصل الخامس فيمايجوزمن الضحايا ومالايجوز،ج:۸ص:۴۶۶، المجلس العلمى ادارة القرآن . بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۶.شامى ج:۶ص:۳۲۳.

(۳) وكره تحريما وقيل تنزيها ، والاول اوجه من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر...... للأثر الوارد فى كراهة ذلك ، الدر مع الرد ج: ۶ص: ۷۴۹، مسائل شتى ط:سعيد.

(۴) وان كان له مصحف قيمته مائتادرهم وهوممن يحسن ان يقرء منه فلااضحية عليه سواء =

☆......اگر ''کتب خانہ'' کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یادنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔(۲)

کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔(۳)

کرایہ پر دی ہوئی چیز

اگر کرایہ پر دی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

= كان يقرء منه اويتهاون ولايقرأ وان كان لايحسن ان يقرء منه فعليه الاضحية ،هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٣، كتاب الاضحية ،الباب الاول .ط :رشيديه .

(١) وشرائطها : الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفى الشامية :(قوله واليسار) بان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع يحتاجه إلى ان يذبح الاضحية ، شامى ج:٦ ص: ٣١٢ .هنديه ج:٥ص: ٢٩٢، الباب الاول .

(٢)فتجب التضحية...... على حرمسلم مقيم ...... موسر...... عن نفسه لاعن طفله...... شاة ...... (أوسبع بدنة) وهى الابل والبقرالخ الدرمع الردج:٦ص: ٣١٣، ٣١٥ .بدائع ج:٥ص: ٧٠، فصل اما محل اقامة الواجب ،هنديه ج:٥ص: ٣٠٤، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة. البحرج:٨ص: ١٧٤ .تكمله فتح القديرج:٨ص: ٤٢٩، ط :رشيديه .

(٣) واما حكمها فطهارة المذبوح وحل اكله من الماكول وطهارة غيرالماكول للانتفاع لا بجهة الاكل ،فتاوى هنديه ج:٥ص: ٢٨٦، كتاب الذبائح ،الباب الاول .ط :رشيديه .كفايت المفتى ج:٨ ص: ٢٦٢

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پردی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔ (۱)

کسان

اگر ''کسان'' کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں باقاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۳)

کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔ (۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

---

(۱) أولها الغنى ، والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوي مائتي درهم سوى مسكنه و خادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت فالغنى في الاضحية ماهو الغنى في صدقة الفطر ،فتاوى قاضي خان على هامش الهندية ج:۳ص:۳٤٤، ط:ماجديه .عالمگيرى ج:٥ص:۲۹۲. شامي ج:٦ص:١١٢. تكمله فتح القديرج:٨ص:٤٢٥. بدائع ج:٥ص:٦٤، فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:٨ص:١٧٤ .ط:سعيد.

(۲) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغني وببقرة واحدة غني وبثلاثة ثيران اذا ساوى احدهما مائتي درهم صاحب نصاب .فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٣ ،الباب الاول. ط:رشيديه .

(۳) واما صفته فهوان يكون سليما من العيوب الفاحشة . ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها والعرجاء البين عرجهاوهي التي لاتقدران تمشي برجلها الى المنسك والمريضة البين مرضها ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٧ ،الباب الخامس، ط:رشيديه .

(۳) فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کردیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کردینا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگر چہ بیع صحیح ہے۔(۳)

کھال اتارنا

☆...... جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرلیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے، یعنی ٹھنڈا ہوجائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کرلی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

☆...... جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱) ویتصدق بجلدها او یعمل منه نحو غربال وجراب ولا باس بان یشتری به ماینتفع بعینه مع بقائه استحسانا، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۱، الباب السادس، ط: رشیدیه. شامی ج:٦ ص:۳۲۸.

(۳،۲) ولایبیعه بالدراهم لینفق الدراهم علی نفسه وعیاله ...... ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جاز لانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحیة فلااضحیة له یفید کراهة البیع واما البیع فجائز لوجوب الملك والقدرة علی التسلیم، البحر ج:۸ ص: ۱۷۸، ط: سعید.

(٤) ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدرما یبرد ویسکن من جمیع اعضائه وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یضحی ویسلخ قبل ان یبرد، فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۰. ط: رشیدیه، کوئته.

(۵) ویکره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ینخعها وهوان ینحرها حتی یبلغ النخاع وان یسلخها قبل ان تبرد، فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۲۸۷، کتاب الذبائح، ط: رشیدیه.

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اور زخم وغیرہ نہ ہو اور تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے، لہذا جو لوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کر دیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔ باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

کھال عوض میں دینا

☆......ملازم، امام، موذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۳)

☆......اگر مذکورہ افراد زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو بلاعوض دینا درست ہے۔(۴)

☆......قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۵)

---

(۱) وتجزی المجزورة وهی التی جزصوفها ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه. وفیها تناثر شعر الاضحیة فی غیر وقته یجوز اذا کان لها نقی أو مخ کذا فی القنیة ج:۲ص:۴۰ بحواله امدادالفتاوی ج:۳ص:۵۹۷.

(۲) زوال السنة ص:۲۳. واغلاط العوام ص:۱۳۹، ط:زمزم ببلشر. وکذلك بیع اللحم فی الشاة الحیة لأنها انما یصیر لحما بالذبح والسلخ فکان بیع المعدوم فلاینعقد ، بدائع ج: ۵ ص: ۱۳۹. فصل اما الذی یرجع الی العقود علیه ط:سعید. ومنها ان یکون مقدورا التسلیم عند العقد ، فان کان معجوز التسلیم عنده لاینعقد ،بدائع ج:۵ص:۱۴۷. فصل اما الذی یرجع الی المعقود الیه.

(۴،۳) ویتصدق بجلدها أو یعمل منه ، شامی ج:۶ص:۳۲۸. البحر ج:۸ص:۱۷۸. اور تصدق میں بلاعوض تملیک ضروری ہے۔

(۵) ولاان یعطی اجرالجزار والذابح منها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱. ط:سعید. بدائع ج:۵ص: ۸۱. فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلی جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ھبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہوجائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ھبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا ، ہاں غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔(۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار ہوں گے۔(۳)

---

(۱) ویجوز الانتفاع بجلدها ... بان یتخذها فرشا اوفروا اوجرابا اوغربالا ... وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن أیضا. فتاوی بزازیة علی هامش الهندیة ج:٦ص:٢٩٤ ط:رشیدیه . السادس فی الانتفاع .بدائع ج:٥ص:٨١.شامی ج:٦ص:٣٢٨.

(۲) ویتصدق بجلدها اویعمل منه ، شامی ج:٦ص:٣٢٨.البحرج:٨ص:١٧٨.

(۳) وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن ،فتاوی بزازیه علی هامش الهندیة ج:٦ص:٢٩٦، ط:رشیدیه .

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر وغریب اور یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء محتاج معذور وغیرہ ہیں۔(۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆......قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دیکر مکمل طور پر مالک بنادیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

---

(۱) أيضا

(۲) وهومصرف ايضا لصدقة الفطروالكفارة والنذروغيرذلك من الصدقات الواجبة، شامى ج:۲ص:۳۳۹، باب المصرف. (فان بيع اللحم أوالجلدية) اى بمستهلك (أو بدراهم تصدق بثمنه) الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۸، ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لااباحة. الدرمع الرد، باب المصرف ج:۲ص:۲۵۰. البحرج:۲ص:۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعيد. تتارخانية ج:۲ص:۲۷۲، ط:ادارة القرآن.

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔ (۱)

☆......اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاد کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کردے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کردینا لازم ہوگا۔ (۲)

کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔ (۳)

کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونکہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔ (۴)

(۲،۱) وحیلة التکفین بھا التصدق علی فقیرثم ھویکفن فیکون الثواب لھما وکذا فی تعمیر المسجد وتمامه فی حیل الاشباہ ، الدرمع الرد ج:۲ص:۲۷۱، ۳۴۵. البحرج:۲ص: ۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعید.تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۲.ط:ادارۃ القرآن.

(۳) (والجرباء السمینة) فلومھزولة لم یجز؛لأن الجرب فی اللحم نقص ، الدرمع الرد،ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ھندیه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(٤)(کرہ تحریما)وقیل تنزیھا والأول أوجه (من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدۃ و المثانة والمرارۃ والدم المسفوح والذکر،الدرمع الردج:۶ص:۷۴۹. مسائل شتی ،ط: سعید.

(گ)

گابھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خرید ابعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرسکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کرسکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی، مزید معلومات کے لئے ''حاملہ جانور'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید (۲) اور حدیث شریف (۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

---

(۱) کفایت المفتی مع تغییر ج:۸ص:۱۸۹، کتاب الاضحیة والذبیحة ،دارالاشاعت.

(۲) قال تعالی :ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین (الانعام : ۱۴۴)

(۳) عن عائشةؓ أن النبی ﷺ دخل علیها وحاضت بسرف قبل أن تدخل مکة وھی تبکی فقال مالك :أنفست ؟قالت نعم ، قال :ان ھذا امرقد کتبه الله علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیرأن لاتطوفی بالبیت ،فلما کنا بمنی اتیت بلحم بقر، فقلت ماھذا قالوا ضحی رسول الله ﷺ عن ازواجه بالبقر،(بخاری شریف ج:۲ص:۸۳۲، ط:قدیمی . عن جابرقال نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة ، ترمذی ج:۱ص:۲۷۶، أبواب الاضاحی، باب فی الاشتراك فی الاضحیة ، ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ، البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴.تکمله فتح القدیر ج:۸ص:۴۲۹،ط:رشدیه

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی بھیڑ، بھینس اور اونٹ قربان کریں تاکہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپا نہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی، تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔ (۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہونا جائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ (۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔ (۳)

---

(۱) والفتنة أشد من القتل، البقرة آیت: ۱۹۱.

(۲) ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان، المائدة آیت: ۲.

(۳) واذا ذبح الشاة من قبل القفا فان قطع الاکثر من هذه الاشیاء قبل ان تموت حلت وان ماتت قبل قطع الاکثر من هذه الاشیاء لاتحل ویکره هذا الفعل لانه خلاف السنة وفیه زیادة ایلام، فتاوی هندیه ج ۵ ص: ۲۸۷، کتاب الذبائح، الباب الاول، ط: رشیدیه۔ البحر ج: ۸ ص: ۱۷۰، کتاب الذبائح ط: سعید.

گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہو جائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہو جائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی، نفل ہو جائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

(۱) ومنها انه تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ،فتاوى هنديه ج:٥ص: ٢٩٤، ط:رشيديه. بدائع ج:٥ ص: ٦٦، فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد. شامى ج:٦ص: ٣١٢، ط:سعيد. وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية للعام الذى صاردينا عليه وبعضهم الاضحية الواجبة عن عامه ذلك جازالكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلك و تكون تطوعا عمن نوى القضاء عن العام الماضى ولايكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط لماضى. هنديه ج:٥ص: ٣٠٥،الباب الثامن،ط:رشيديه. البحرج:٨ص: ١٧٨. ط: سعيد.

آپ ﷺ نے فرمایا'' ہمارے لئے بھی اور رتمام مسلمانوں کیلئے بھی'' الترغیب والترھیب ج:۲ص:۳۹۴۔(۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا، اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہوگیا، تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہوگیا تو اس کا کھانا درست ہے، مکروہ نہیں، البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے، جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علي يا فاطمة قومي واشهدى اضحيتك اما ان لك بأول قطرة تقطرمن دمها مغفرة لكل ذنب اما انه يجاء بها يوم القيامة بلحومها ودمائها سبعين ضعفا حتى توضع في ميزانك هي لآل محمد والناس عامة ، كنزالعمال ،ج:٥ص:١٠٢، رقم الحديث: ١٢٢٣٧ ، ط: مؤسسة الرسالة . بدائع ج:٥ص:٧٩ .فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية. البحر ج: ٨ ص: ١٧٩ . شامي ج:٦ ص: ٣٢٨.

(٢) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزأه ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٩، ط:رشيديه .البحرج:٨ ص: ١٧٧ . فتح القديرج:٨ص:٤٣٥ .بدائع ج:٥ص:٧٦،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(٣) ولواودع رجل رجلا شاة فضحى بها المستودع عن نفسه يوم النحرفاختارصاحبها القيمة ورضى بهافاخذها فانهالاتجزى المستودع عن اضحيته،فتاوى هنديه ج:٥ص: ٣٠٣، ط:رشيديه .قال في الشرنبلالية المراد بالوديعة كل شاة كانت امانة فلاتجزى كالوديعة ، رد المحتارج:٦ص: ٣٣١ ط:سعيد.

(٤) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولايباين الرأس ولوفعل يكره ،هنديه ج: ٥ ص:٢٨٧، كتاب الذبائح ط:رشيديه .بدائع ج:٥ص: ٦٠ .قبيل فصل اما بيان مايحرم اكله من اجزاء =

گوشت

☆......قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔(۱)

☆......نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے علاوہ باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔(۲)

گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆......بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں، تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا(۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔(۴)

☆......اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو

= الحیوان . البحرج:۸ص:۱۷۰.

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره جمیعا ویهب منها ماشاء للغنی و الفقیر والمسلم......فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس.ط:رشیدیه .البحرج:۸ص:۱۷۸.

(۲) والحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحروالتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۷، ط:سعید. واما فی الاضحیة المنذورة سواء کانت من الغنی اوالفقیرفلیس لصاحبها ان یأکل ولان یوکل الغنی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه .

(۳)ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة ،قال فی البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیك واللحم من اموال الربا فلایجوزتملیکه مجازفة .الدرمع الردج:۶ص:۳۱۷، بدائع ج:۵ص:۶۷،فصل اماکیفیة الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۴.ط:سعید.

(٤) الا اذا ضم معه من الاکارع اوالجلد بان یکون مع احدهما بعض اللحم مع الاکارع ومع الآخر البعض مع الجلد.الدرمع الردج:۶ص:۳۱۷،۳۱۸.البحرج:۸ص:۱۷۴.ط:سعید.

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆......اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲) لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆......بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔(۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔(۵)

(۱،۲) حتی لواشتری لنفسه ولزوجته واولاده الكبار بدنة ولم يقسموها تجزيهم ...... والظاهر انها لاتشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت ،وحاصله ان المراد بيان شرط القسمة ان فعلت لانها شرط ، ردالمحتار ج:٦ص:٣١٧،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) وفى فتاوى الخلاصة:تعليق القسمة على ارادتهم.ردالمحتار ج:٦ص:٣١٧، ط:سعيد.

(٤)(۳)ويقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فيها معنى المبادلة ،قال فى البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليك واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة .الدرمع الردج:٦ص:٣١٧، بدائع ج:٥ص:٦٧،فصل اماكيفية الوجوب. البحر ج:٨ص:١٧٤ .ط:سعيد.

(٥) فتاوى محموديه ج:٢ص:٣١٦.طحطاوى على مرقى الفلاح ج:١ص:٨٣. (واما حكمها) فطهارة المذبوح وحل أكله من الماكول ، هنديه ج:٥ص:٢٨٦. والحاصل ان التى لاياكل منها هى المنذورة ابتداء والتى وجب التصدق بعينها بعد ايام النحروالتى ضحى بهاعن الميت بامره على المختار، ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٧، ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٦٢، كتاب التضحية ،ط:سعيد.

گوشت صدقہ کردینا لازم ہے

قربانی اگر نذر یا وصیت کی ہے، تو اس کا تمام گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کردینا ضروری ہے، قربانی کرنے والا یا اس کے اصول وفروع اور مالدار لوگ اس کا گوشت نہیں کھاسکتے، اس کے علاوہ ہر قسم کی قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والا اور امام رشتہ دار کھاسکتے ہیں، فقیر وغنی سب کھاسکتے ہیں۔(۱)

گوشت فروخت کردیا

اگر کسی قربانی کرنے والے نے قربانی کا گوشت فروخت کردیا تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری ہے۔(۲)

گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکر ایک جانور خریدا، پھر معلوم ہوا کہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے، تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کا حصہ کوئی اور قربانی کرنے والا خریدلے، اس کے بعد قربانی کریں، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہوجائے گی، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کرنا ضروری ہے ورنہ قربانی درست نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) نذران يضحى ولم يسم شيئا عليه شاة ولاياكل منها وان اكل عليه قيمتها،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵ط:رشيديه . ان وجبت بالنذرفليس لصاحبها ان ياكل منها شئا ولاان يطعم غيره من الاغنياء سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق وليس للمتصدق ان يأكل صدقته ولايطعم الاغنياء ،شامى ج:٦ص:٦٢٧. فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشيديه .

(۲) واللحم بمنزلة الجلد فى الصحيح حتى لايبيعه بمالاينتفع به ...... ولوباعهابالدراهم ليتصدق بها جازلانه قربة كالتصدق ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۱.الباب السادس. البحرج:۸ص:۱۷۸.

(۳) اذا شارك المتقرب من لايريد القربة لم تجزعن القربة ولوكان احد الشركاء ذميا كتابيا اوغير كتابى وهويريد اللحم ...... لم يجزنهم عندنا ...... والمسلم لواراد اللحم لايجوز =

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆...... اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی، ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔(۱)

☆...... اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔(۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

= عندنا، فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰٤، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،الدرمع الرد ج:٦ص: ۳۲٦، ط: سعيد. وقد علم ان الشرط قصد القربة من الكل ردالمحتار ج:٦ص:۳۲٦. ط: سعيد.وان كان كل واحد منهم صبيااو كان شريك السبع من يريد اللحم لايجوز للآخرين ايضا،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۳۰٤، ط:رشيديه .الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فی الضحايا.

(۱) ولو كان احد الشركاء غير كتابی وهويريد اللحم لم يجزيهم عندنا... والمسلم لواراد اللحم لايجوز عندنا ،فتاوی هنديه ج:۵ ص:۳۰٤،الباب الثامن .ط:رشيديه .

(۲)اذا شارك المتقرب من لايريد القربة لم تجزعن القربة وان كان كل واحد منهم صبيا... اوكان شريك السبع من يريد اللحم ... لايجوز للآخرين ايضا ،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۳۰٤، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة ،ط:رشيديه .

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

گونگے کا ذبح

گونگے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے، کیونکہ گونگا آدمی "بسم اللہ اللہ اکبر" کو ترک کر دینے میں معذور ہے۔(۲)

گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگر ایک گھر میں متعدد افراد ہیں اور سب صاحب نصاب ہیں، اور سب پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے تو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی، یا ایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)، ایسی صورت میں ہر فرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا چاہے ہر ایک الگ الگ چھوٹا جانور لے یا ایک بڑے جانور میں

---

(۱) ویستحب أن یأکل من اضحیته، ویطعم منها غیره، والافضل ان یتصدق بالثلث، ویتخذ الثلث ضیافة لأقاربه واصدقائه ویدخر الثلث، ویطعم الغنی والفقیر جمیعا الا ان یکون الرجل ذاعیال وغیر موسع الحال، فان الافضل له حینئذ ان یدعه لعیاله ویوسع علیهم به، هندیه ج:۵ص:۳۰۰.

(۲) فتحل ذبیحتهما ولو الذابح ...... (اواخرس) مسلما اوکتابیا لان عجزه عن التسمیة لایمنع صحة ذکاته کصلوته، الدرمع الرد ج:٦ص:۲۹۷، ۲۹۸، ط:سعید.

(۳) فتجب التضحیة علی مسلم ..... موسر یسار الفطرة عن نفسه لاعن طفله علی الظاهر، الدر مع الرد ج:٦ص:۳۱۳، ۳۱۵، ط:سعید. فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۲، کتاب الاضحیة، ط: رشیدیه. ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامراته الا باذنه، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳. ولو ضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده .... ان کان اولاده صغارا جازعنه و عنهم جمیعا وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل وان فعل بغیر امرهم اوبغیر امر بعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا ؛لأن نصیب من لم یامر صار لحما فصار الکل لحما ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲ ،الباب السابع فی التضحیة عن الغیر ط:رشیدیه.

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر گھر میں متعدد افراد ہو یا ایک فرد کے متعدد اولاد ہو اور سب صاحب نصاب ہوں تو ان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے کیونکہ بڑے کے ذمہ صرف اپنی قربانی ہے۔

سات افراد شامل ہو جائیں۔(۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولا یا فعلا گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارھویں یا بارھویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۴)

(۱) یجب ان یعلم ان الشاۃ لاتجزی الا عن واحد وان کانت عظیمة والبقروالبعیریجزی عن سبعة اذا کانوا یریدون به وجه الله تعالی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن ط: رشیدیه.

(۲) واما الهتماء :وهی التی لااسنان لها، فإن کانت ترعی وتعتلف جازت وإلا لا، هندیه ج:۵ص:۲۹۸. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶ .فتاوی شامی ج:٦ ص:۳۲٤. تکمله فتح القدیرج:۸ص:٤۳٤،ط: رشیدیه.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفی کل جنس نوعه و الذکروالانثی منه الخ ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:ماجدیه، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة ، ط:سعید.شامی ج:٦ ص: ۳۲۲،کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:٦۹فصل فی محل اقامة الواجب ط: سعید.

(٤) اذا ترك الصلوة یوم النحربعذراوبغیرعذرلاتجوزالاضحیة حتی تزول الشمس،و تجوز الاضحیة فی الغد وبعد الغد قبل الصلوة لانه فات وقت الصلوة بزوال الشمس فی الیوم الاول والصلوة فی الغد تقع قضاء ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ط:رشیدیه.

(ل)

لاغر جانور

☆...... اتنا دبلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

☆...... اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے(۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

لباس

عید کے دن مرد و عورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آچکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔(۴)

لنگڑا

☆...... جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

(۱) ولاتجوز العرجاء البین عرجها وهی التی لاتقدران تمشی برجلها الی المنسك و المریضة البین مرضها، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ ص:۷۵، ط: سعید.

(۲) لاالمهزولة التی لامخ فی عظامها وتجوز بالثولاء الجرباء السمینتین فلومهزولتین لاتنفی لایجوزاذا ذهب مخ عظمها فان كانت مهزولة فیها بعض الشحم جاز، ردالمحتار ج: ۶ ص:۳۲۳، ط:سعید. بدائع ج:۵ ص:۷۵،ط:سعید. هندیه ج:۵ ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۳) واعلم ان الكل لایخلوعن عیب والمستحب ان یكون سلیما عن العیوب الظاهرة فما جوزهنا جوزمع الكراهة ،ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۳،بدائع ج:۵ ص:۷۵،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ط:سعید. هندیه ج:۵ ص:۲۹۷.

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆...... ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہو اس کی قربانی درست ہے (۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

(م)

مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہو گیا، اور قربانی کے اخیر دن تک وہ

---

(۱) ولاالعرجاء ای التی لایمکنها المشی برجلها العرجاء انما تمشی بثلاث قوائم ،رد المحتار ج:٦ص:۳۲۳، ط:سعید هندیه ج:٥ص:۲۹۷،ط:رشیدیه. بدائع ج:٥ص:۷٥ ط:سعید.

(۲) حتی لو کانت تضع الرابعة علی الارض وتستعین بها جاز ،ردالمحتار ج:٦ص:۳۲۳، ط:سعید

(۳) ولاالعرجاء التی لاتمشی الی المنسك ای المذبح ،الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۳، ط: سعید .بدائع ج:٥ص:۷٥.

(٤) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:٥۲، کتاب الاضحیة.

(٥) ویجوزالتی بها کی ،فتاوی هندیه ج:٥ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . ردالمحتار ج:٦ص:۳۲٥ ط:سعید.

(٦) والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة،ردالمحتار ج:٦ص:۳۲۳،ط:سعید. =

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی ، اس جانور کوفروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کرسکتا ہے، اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی ، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے بہر حال قربانی کرنی لازم ہوگی ۔(۱)

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کوثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین اور اپنے پیر و مرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں ۔(۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے ، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے ،اور بکری کی قربانی جائز ہے ۔(۳)

= بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .هنديه ج:۵ص:۲۹۷.

(۱) فتاوی محمودیه ج:۲ص:۳۲۳، وفي الهندية يعتبر آخر أيام النحر في الفقر والغنى و الموت والولادة ، ج:۵ص:۲۹٦، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان .

(۲) قال في البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والاخر عمن لم يذبح من امته ،ردالمحتار ج:٦ص:۳۲٦، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) فان كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للام ،حتى لوكانت البقرة وحشية والثور اهليا لم تجزوقيل اذا نزا ظبي على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوزالتضحية وان ولدت ظبيا لاتجوزفتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:٦۹،فصل اما محل اقامة الواجب،ط:سعيد.

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔(۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے۔(۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب الى الله من اهراق الدم وانه لياتى يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا .(۳)

---

(۱) وفى الينابيع :والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبى ، والذى يجن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحى عنه وليه من ماله فى الروايات المشهورة وروى أن الأضحية قبل ان يضحى بها لاتجب فى مال المجنون ، البحر ج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعيد.

(۲) ويضحى بالجماء والخصى والثولاء اى المجنونة ،الدرمع الرد ج:۵ص:۳۲۳. هنديه ج:۵ص:۲۹۸، الباب الخامس فى بيان محل كيفية الواجب . تكملة فتح القدير ج: ۸ ص: ۴۳۴، ط:رشيديه . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۶ . ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذى يرجع الى وقت التضحية .

(۳) رواه الترمذى ج:۱ص:۲۷۵، ابواب الاضاحى باب ماجاء فى افضل الاضحية ، ط:سعيد. مشكوة ص:۱۲۸ ، الفصل الثانى ط:قديمى كتب خانه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولاد آدم کا کوئی عمل اللہ تعالی کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں ،اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہوکر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالی کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولا یا فعلا مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔(۲)

مریل جانور

انتاد بلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمريضة البين مرضها، الدرمع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ص:٣٢٣، ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثه الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه والذكروالانثى منه ،هنديه ج:٥ص:٢٩٧، ط:ماجديه، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب . البحرج:٨ص:١٧٧،كتاب الاضحية ط:سعيد. شامي ج:٦ص:٣٢٢، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. بدائع ج:٥ص:٦٩، فصل في محل اقامة الواجب،ط:سعيد. و في اصول التوحيد للامام الصفار والتضحية بالديك والدجاجة في ايام الاضحية ممن لااضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا في الخلاصة ، عالمگيرى ج:٥ص:٣٠٠، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب .

درست نہیں، البتہ اگر اتنا دبلا نہیں صرف کمزور ہے باقاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

''بت'' کے نام پر چھوڑا ہوا جانور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھیچھڑ، سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مسافر

☆..... مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۳)

☆..... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کرسکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆..... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آ گیا یا مقیم ہوگیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمهزولة التى لامخ فى عظامها ،الدرمع الردج:٦ص:٣٢٣، ط:سعيد. فلومهزولتين لاتنقى لايجوز اذا ذهب مخ عظمها ..... فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنقى اى لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٣، ط: سعيد.بدائع ج:٥ص:٧٥،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.هنديه ج:٥ص:٢٩٨، ط: رشيديه.

(۲) ولايعطى اجر الجزار منها لانه كبيع، لان كلامنهما معاوضة لانه انما يعطى الجزار بمقابلة جزره ، والبيع مكروه فكذا مافى معناه ، فان جزه تصدق بها اى فان فعل تصدق بالاجرة اى فيما لوآجرها ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٨، ٣٢٩، ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٨١،ط:سعيد.

(۳، ٤) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافرلاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها، رد المحتارج:٦ص:٣١٢، ط:سعيد.هنديه ج:٥ص:٢٩٢،الباب الاول .بدائع ج:٥ص:٦٣،=

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (۲)

مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام وموذن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔ (۳)

مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

مسلمان کا ذبیحہ

☆...... مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحہ کے

= فصل اما شرائط الوجوب.

(۱) ولاتشترط الاقامة في جميع الوقت حتى لو كان مسافرا في اول الوقت ثم اقام في آخره تجب عليه. هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۲، الباب الاول. بدائع ج: ۵ ص: ٦١٥. ط: سعيد.

(۲) فان اشترى شاة للاضحية ثم سافر له ان يبيعها ولايضحى بها ومن المشائخ من فصل بين الموسر والمعسر...... وان كان معسرا ينبغي ان تجب عليه، فتاوى هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۲، ط: رشيديه. بدائع ج: ۵ ص: ٦٥، فصل اما كيفية الوجوب.

(۳) فان بيع اللحم أوالجلدبه أى بمستهلك أوبدرهم تصدق بثمنه. الدرمع الردج: ٦ ص: ۳۲۸، ويتصدق بجلدها الخ الدرمع الردج: ٦ص: ۳۳۸، وايضا في شرح التنوير: ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لااباحة، الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۳٤٤، باب المصرف. البحر ج: ۲ ص: ۲٤۳، باب المصرف، ط: سعيد. تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، ط: ادارة القرآن. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، ط: سعيد.

(٤) وبالاقتداء يجب على المرأة والمسافر، فتاوى هنديه ج: ۱ ص: ۱۵۲، الباب السابع عشر في صلوة العيدين ممايتصل بذلك تكبيرات ايام التشريق ط: رشيديه.

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆...... ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔(۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کر لی تو ثواب ملے گا(۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(٦)

(۱، ۲) واما شرائط الذكاة منها ان يكون مسلماً ... فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٨٥، كتاب الذبائح الباب الاول فى ركنه وشرائطه، ط:رشيديه. الدرمع الردج:٦ص:٢٩٦، كتاب الذبائح.

(۳) احسن الفتاوى ج:٧ص:٥١٠، كتاب الاضحية والعقيقة، ط:سعيد.

(٤) ولاتجوز التضحية المهزولة التى لامخ فى عظامها، الدرمع الردج:٦ص:٣٢٣، ط:سعيد. هنديه ج:٥ص:٢٩٨، ط.رشيديه. بدائع ج:٥ص:٧٥، فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.

(٥) امداد المفتين ج:٢ص:٦٨٥.

(٦) اولها الغنى والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه وخادمه وثيابه التى يلبسها واثاث البيت، فالغنى فى الأضحية ماهو الغنى فى صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه ج:٣ص:٣٤٤، ط:ماجديه. عالمگیری ج:٥ =

مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆......قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆......اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جن تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

مکان کرایہ پر دیا ہے

☆......اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۳)

= ص: ۲۹۲ .شامی ج:٦ص: ۳۱۲ .البحر الرائق ج:۸ص: ۱۷٤ ،کتاب الاضحیة.تکمله فتح القدیر ج:۸ص: ٤۲٥ ، ط:رشیدیه . بدائع الصنائع ج:٥ص: ٦٤ ،فصل اماشرائط الوجوب.

(۱) ولواخرج الاضحیة من المصرفذبح قبل صلوة العید قالوا ان خرج من المصرمقدار مایباح للمسافرقصرالصلوة فی ذلك المكان جازالذبح قبل صلوة العید والالا، فتاوی هندیه ج:٥ص: ۲۹٦ ، كتاب الاضحیة الباب الرابع فیمایتعلق بالمكان والزمان ،ط:رشیدیه . بدائع الصنائع ج:٥ص: ٧٤ ،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعید.روی الحسن عن أبی یوسف یعتبرالمكان الذی یكون فیه الذبح ولایعتبرالمكان الذی یكون فیه المذبوح عنه وانما كان كذلك لان الذبح هوالقربة فیعتبرمكان فعلها لامكان المفعول عنه،بدائع ج:٥ص: ٧٤، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعید.

(۲) ولوكان الرجل بالسواد واهله بالمصرلم تجزالتضحیة عنه الا بعد صلوة الامام ،فتاوی هندیه ج:٥ص: ۲۹٦ ،الباب الرابع، ط:رشیدیه .بدائع الصنائع ج:٥ص: ٧٤،ط:سعید.

(۳) اولها الغنی والغنی فیها من له مائتا درهم أوعرض یساوی مائتی درهم سوی مسكنه =

☆......اپنا گھر چاہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہوا اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

مکروہ

☆......جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا(۲)، جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(۴)

☆......جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔(۶)

☆......کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۷)

= وخادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت ،فالغنى فى الاضحية ماهو الغنى فى صدقة الفطر ، فتاوى قاضي خان علي هامش الهنديه ج:۳ص:۳٤٤، ط:ماجديه .هنديه ج:٥ص: ۲۹۲ . شامى ج:٦ص:۳۱۲ .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷٤،كتاب الاضحية.تكمله فتح القد ير ج:۸ص: ٤۲٥، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:٥ص: ٦٤،فصل اما شرائط الوجوب .

(۱) أيضا

(۲) ويكره جرها برجلها الى المذبح ،فتاوى هنديه ج:٥ص:۲۸۷، ط:رشيديه .بدائع ج:٥ص: ٦۰.

(۳) الحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه ،فتاوى هنديه ج:٥ص:۲۸۸، ط:رشيديه . الدرمع الردج:۲ص: ۲۹٦ .البحرج:۸ص: ۱۷۰ .ط:سعيد.

(٤) أيضا

(٥) أيضا

(٦) واذاذبحها بغيرتوجه القبلة حلت ولكن يكره ،فتاوى هنديه ج:٥ص:۲۸۸، ط:رشيديه . بدائع ج:٥ص: ٦۰.

(۷) ويكره بغيرالحديد وبالكليل من الحديد ،فتاوى هنديه ج: ٥ص:۲۸۷، ط:رشيديه .

☆......جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆......جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......اس طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(۴)

☆......گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا چمڑا اتارنا مکروہ ہے۔(۶)

ملازم

اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے، سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو

(۱) ویکره ان یحد الشفرة بین یدیه ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ ص:۶۰،ط:سعید.

(۲) ویکره ان یضجعها ویحد الشفرة بین یدیها،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیه. بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۳) (قوله وكل تعذيب بلافائدة) منه ذبح واحدة بحضرة اخرى . طحطاوی علی الدر ج:٤ ص:۱۵۲، کتاب الذبائح .شامی ج:٦ص:۲۹۶ .هندیه ج:۵ص:۲۸۸.

(٤) وكره النخع وقطع الرأس النخع وهوان يصل الى النخاع وهو خيط ابيض في جوف عظم الرقبة وفي قطع الرأس زيادة تعذيب فيكره ، البحرج:٨ص:١٧٠، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:٦٠.

(۵) وكره الذبح من القفا وفى الذبح من القفا زيادة الم فيكره ، البحرج:٨ص:١٧٠، ط: سعيد.

(٦) ويكره ان يكسر رقبتها قبل ان تسكن من الاضطراب ويكره ان يسلخ قبل ان يبرد، البحرج:٨ص:١٧٠، كتاب الذبائح ،ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:٦٠،ط:سعيد.وكره كل تعذيب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ قبل أن تبرد) اى تسكن عن الاضطراب ، الدرمع الردج:٦ص:٢٩٦.

اس پر زکوۃ اور قربانی واجب نہیں۔(۱)

منت مانی

☆......اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔(۲)

☆......اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔(۳)

منٰی میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منی سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منی میں قربانی کرنیکا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی(۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الخ الدرمع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ص:٣١٢، ط: سعيد. عالمگیری ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها. بدائع ج:٥ ص:٦٣، فصل في شرائط الوجوب، ط:سعيد. البحر ج:٨ص:١٧٣، كتاب الاضحية، ط: سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ص:٤٢٥، كتاب الاضحية، ط:رشيديه.

(۲) قال في البدائع: اما الذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به بان قال لله علي ان اضحي شاة اوبدنة فتلزم بالنذر كسائر القرب والوجوب بالنذر يستوي فيه الغني والفقير، رد المحتار ج:٦ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص:٦١، كتاب التضحية، ط:سعيد.

(۳) قال في البدائع ولو نذر ان يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء، ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع ج:٥ص:٦٣، كتاب التضحية، ط:سعيد.

(٤) والدليل عليه ماروى ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحر منها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلوة والسلام ثم اعطى المدية سيدنا عليا رضي الله عنه فنحر الباقين، بدائع ج:٥ص:٧٩، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية، ط:سعيد. البحر الرائق ج:٨ص:١٧٩، ط:سعيد.

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

مہر اور قربانی

☆......اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحى كل سنة بشاتين ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵. بدائع ج:۵ ص:۷۹، ط:سعيد. عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين املحين ذبحهما بيده وسمى وكبروضع رجله على صفاحهما ، مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثانى قديمى كتبخانه. رواه ابوداود ج:۲ ص:۳۰ باب مايستحب من الضحايا. والترمذى ج:۱ ص:۲۷۵ ،باب فى الاضحية بكبشين .

(۲) والمرأة بالمؤجل لا، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۲، ط:سعيد. البحرج:۸ ص:۱۷۴، ط: سعيد.وفى الهنديه: واما المؤجل الذى سمى بالفارسة (كابين) فالمرأة لاتعتبرموسرة بذلك وبالاجماع ،هنديه ج:۵ ص:۲۹۲.

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا ، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۲، ط:سعيد. وفى الهندية : والمرة تعتبرموسرة بالمهراذا كان الزوج مليا فى المعجل الذى يقال له بالفارسية (دست بيمان) هنديه ج:۵ ص:۲۹۲.

(۴) قال فى البدائع : لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه ، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶ ،ط:سعيد ...فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة ،بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد. =

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دو طریقے ہیں۔(۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچادے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔(۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دو صورتیں ہیں، اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھا سکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔(۳)

= وعن حنش قال رايت عليا يضحى بكبشين فقلت له ماهذا فقال ان رسول الله ﷺ اوصانى ان اضحى عنه فانا اضحى عنه ،رواه ابوداود ج ۲ص ۲۹، ط:حقانيه . والترمذى ج:۱ص:۲۷۵،باب فى الاضحية بكبشين ،ط:سعيد.مشكوة ص:۱۲۸،الفصل الثانى ،ط:قديمى كتبخانه .

(۱) قال ابن الملك يدل على ان التضحية تجوزعمن مات ،مرقاة المفاتيح ،ج:۳ص:۳۰۹، باب الاضحية ، ط:امداديه ،ملتان .

(۲) وان كان احد الشركاء ممن يضحى عن ميت جاز،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .ط:سعيد.

(۳) (قوله عن ميت) أى لوضحى عن ميت وارثه بأمره ألزمه بالتصدق بها وعدم الاكل منها، وإن تبرع بها عنه له الأكل،لأنه يقع على ملك الذابح والثواب للميت ،شامى ج:۶ص: ۳۲۷، ۳۳۵،قبيل كتاب الحظروالاباحة ، ط:سعيد.

میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہوتو ہر ایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کرکے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشنا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا، گنجائش ہوتو مردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے، اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔(۱)

میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرنا افضل ہے، اور اس کا ثواب میت کو پہنچانا افضل ہے، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مال ادا کیا جاتا ہے، اور قربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ فدا کرنا بھی، اس لئے قربانی کرنا افضل ہے۔(۲)

میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کرسکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ھبہ کردیں، اور وہ قربانی کا ایک حصہ جس کے نام پر کرنا چاہے تھے، کردے، اس سے

---

(۱) عن جابر قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین .... ذبح بیده وقال بسم الله والله اکبر اللهم هذا عنی وعمن لم یضح من امتی ،مشکوة ص:۱۲۸، باب فی الاضحیة ،وفی روایة: اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به رواه مسلم ، مشکوة ص:۱۲۷ .قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) شراء الاضحیة بعشرة اولی من أن یتصدق بألف ؛لأن القربة التی تحصل باراقة الدم لاتحصل بالصدقة ، خلاصة الفتاوی ج:٤ص:۳۲۰،کتاب الاضحیة.

قربانی بھی ہو جائے گی، اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔(۱)

(ن)

نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار ہے، نصاب کا مالک ہے، تو ان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) فلاتجوز الشاة والمعز الا عن واحد وان كانت عظيمة تساوی شاتين ممايجوز ان يضحى بهما سمينة ،هنديه ج:۵ ص:۲۹۷ ،الباب الخامس. اورفتاوی رحیمیہ میں ہے :(سوال :۸۶) چھ آدمیوں نے مل کر قربانی کے بڑے جانور میں اپنا اپنا واجب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہوکر آنحضرت ﷺ کے لئے نفل قربانی کی نیت کرلی تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب :ان مات احد السبعة المشتركين في البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم ،درمختارمع الشامی ج:٦ ص:۳۲٦.

روایت مذکورہ فقہیہ سے استحسانا جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دار فوت ہوگیا تو اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگیا اور اس حصہ کے مالک بن گئے اور انہوں نے اس ساتویں حصہ کے مالک ہونے کی حیثیت سے قربانی کی اجازت دے دی تو اس کی قربانی درست ہوگئی، اسی طرح صورت مسؤلہ میں چھ ساتھیوں نے ساتواں حصہ خرید کر حضور ﷺ کے لئے کردیا تو درست ہونا چاہیے، دوسرے علماء سے بھی دریافت کرلیا جائے۔ ج:۱۰ص:۵۷، کتاب الاضحیۃ، دارالاشاعت۔ اوپر جو حکم لکھا گیا ہے وہ قیاس ہے اور فتاوی رحیمیہ کی بات استحسان ہے لہذا ان دونوں قول میں تعارض نہیں ہے۔ مؤلف.

(۲) (ويضحى عن ولده الصغير من ماله) صححه في الهداية (وقيل لا) صححه في الكافي قال: وليس للأب أن يفعله من مال طفله ورجحه ابن الشحنة ،قلت :وهوالمعتمد لما في متن مواهب الرحمن من أنه أصح مايفتى به ، وعلله في البرهان بأنه إن كان المقصود الاتلاف، ؛ فالأب لايملكه في مال ولده كالعتق أوالتصدق باللحم ، فمال الصبي لايحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فليحفظ ،الدرمع الرد ج:٦ص:۳۱٦.وج:٦ ص:۳۳۵. ط:سعيد.

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کر سکتا ہے، اور "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔ (۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تاکہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔ (۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ

---

(۱) وفی الولد الصغیر عن أبی حنیفة روایتان فی ظاهر الروایة یستحب ولایجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیه، کتاب الاضحیة، فصل فی صفة الاضحیة ووقت وجوبها ج:۳ص:۳۴۵، ط:ماجدیه.هندیه ج:۵ص:۲۹۳، شرائط الوجوب.بدائع ج:۵ ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب.تکمله فتح القدیر ج:۸ص: ۴۲۸. شامی ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعید.البحر ج:۸ص:۱۷۴.

(۲) ... (فتحل ذبیحتهما، ولو) الذابح (مجنونا أو امرأة أو صبیا یعقل التسمیة والذبح) و یقدر. وفی الجوهرة: لاتؤکل ذبیحة الصبی الذی لایعقل والمجنون، والسکران الذی لایعقل، الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۷.

(۳) وشرط کون الذابح مسلما، الدرمع الردج:۶ص:۲۹۶.بدائع ج:۵ص:۴۵، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.هندیه ج:۵ص:۲۸۵، ط:رشیدیه.

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔(۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

---

(۱) والنحر: فری الاوداج ، محله آخر الحلق ، ولو نحر مایذبح وذبح ماینحر یحل لوجود فری الأوداج ولكنه يكره ؛لأن السنة في الابل النحر وفی غیرها الذبح ،ألاترى ان الله تعالی ذكر فی الابل النحر وفی البقر والغنم الذبح ، فقال سبحانه وتعالى : "فصل لربك وانحر" قيل في التاويل أی :انحر الجزور، وقال الله عزشانه ان الله يأمركم أن تذبحوا بقرة ، وقال تعالی وفديناه بذبح عظيم ، بدائع ج:۵ ص: ۴۱ .فصل اما بیان شرط حل الاكل في الحيوان. ان اصحاب النبی علیه الصلاة والسلام ورضی الله عنهم كانوا ينحرون الابل قياما معقولة اليد اليسرى الخ بدائع ج:۵ص: ۴۱، والاسهل فی الابل النحر لخلولبتها عن اللحم واجتماع اللحم فيماسواه من خلفها ، بدائع ج:۵ص: ۴۱ . هنديه ج: ۵ ص: ۲۸۷، کتاب الذبائح . البحر ج:۸ص: ۱۷۱ . شامی ج:۶ص: ۳۰۳، کتاب الذبائح .

(۲) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحى فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلاياخذن شعرا ولايقلمن ظفرا وفي رواية من رائی ذی الحجة واراد ان يضحى فلاياخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائی ، ج: ۲ص: ۲۰۱، ط: قديمی كتبخانه.مشكوة ص: ۱۲۷،ط:قدیمی کتبخانه.وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابی حنيفة والاولى ان يقال المضحی يرى نفسه مستوجبة للعقاب وهو القتل ولم يؤذن فيه ففداه بالاضحية وصار كل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلك نهى عن مس الشعر والبشرلئلا يفقد من ذلك قسط ماعند تنزل الرحمة و فيضان النور الالهی ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتیح باب الاضحية ، ج: ۳ ص: ۳۰۶، ط: امدادیه .

(۳) ولاتجزی الجدعاء، وهی مقطوعة الانف ، هندیه ج: ۵ص: ۲۹۸، ط: رشیدیه .الدر مع الرد ج: ٦ص: ۳۲۴، ط: سعید. بدائع ج: ۵ص: ۷۵،ط: سعيد.

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کر لی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی، قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

---

(۱) فتجب التضحية على حرمسلم موسريسارالفطرة عن نفسه لاعن طفله ،الدرمع الرد ج:٦ص:٣١٥، ط:سعيد. وجميع ماذكرنا من الشروط يستوى فيها الرجل والمرأة لان الدلائل لاتفصيل بينهما ، بدائع ج:٥ص:٦٤، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. واما شرائط الوجوب منهااليساروهومايتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الاضحية ،فتاوى هنديه ج:٥ص: ٢٩٢، ط:رشيديه . لہذا اگر مرد صاحب نصاب ہے اور وہ اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہ گئی۔ ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضائها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ، هنديه ج:٥ص: ٢٩٤، ط:رشيديه .

(۲) وياكل من لحم الاضحية هذا فى الاضحية الواجبة والسنة سواء ... اذا لم تكن واجبة بالنذروان وجبت به فلاياكل منها شينا ولايطعم غنيا سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق ، والحاصل ان التى لايؤكل منها هى المنذورة ابتداء ردالمحتارج:٦ص:٣٢٧، ط:سعيد.وفى الهنديه :واما فى الاضحية المنذورة سواء كان من الغنى اوالفقيرفليس لصاحبها ان ياكل ولايؤكل الغنى ،فتاوى هنديه ج:٥ص: ٣٠٠، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .

نشان

جس جانور کو زمین جوتنے اور مارنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔(۱)

نصاب قربانی

''قربانی کس پر واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

☆.....قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

☆.....قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔(۳)

نیت درست نہیں

اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی، نہ ہی واجب ادا کرنے کی نیت کی، بلکہ گوشت کھانے، یا شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال اوالجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع، ظاہر ہے کہ زخم کا یہ عیب پوری منفعت کو ختم نہیں کرتا لہذا یہ قربانی کو مانع نہیں۔ فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشيديه. وفى الشامية :والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة، ردالمحتار ج:٦ص:۳۲۳، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعيد.

(۲) اذا اشترى شاة ينوى بها الاضحية وعن محمد فى المنتقى اذا اشترى شاة ليضحى بها و اضمر نية التضحية عند الشراء تصير اضحية كما نوى، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹٤،ط: رشيديه.

(۳) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹٤، ط:رشيديه. الباب الثانى فى وجوب الاضحية بالنذر.

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ (۱)

نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی، اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہو جائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔ (۲)

نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں، قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی سماعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے، اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔ پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔ (۳)

---

(۱) وان كان كل واحد منهم صبيا اوكان شريك السبع من يريد اللحم ..... لايجوز للآخرين ..... والمسلم لواراد اللحم لايجوزعندنا ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰٤، ط: رشيديه. وهكذا في البدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط: سعيد. وردالمحتار ج:٦ص:۳۲٦، ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۲) قد علم ان الشرط قصد القربة من الكل وشمل مالوكان احدهم مريدا للأضحية عن عامه عن الماضي تجوزالاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وشمل مالوكانت القربة واجبة على الكل اوالبعض اتفقت جهاتها اولا كاضحية واحصار ..... لان المقصود من الكل القربة وكذا لواراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل لان ذلك جهة التقرب بالشكرعلى نعمة الولد فقد اراد القربة ، ردالمحتار ج:٦ص:۳۲٦، ط:سعيد. فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰٤، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا،البحر ج:۸ص:۱۷۷. وفي البدائع :ان الجهات و ان اختلفت صورة فهي في المعنى واحد لان المقصود من الكل التقرب الى الله ، بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل اوالبقرفي كل جنس نوعه =

(و)

واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہو سکتے ہیں۔(۱)

وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور ناتجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(۲)

وصیت

☆......اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہو سکے تو اس وصیت کی رو سے ولی یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔(۳)

= و الذکروالانثی منه، هندیه ج:۵ص:۲۹۷. الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب، ط:رشیدیه. البحر ج:۸ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة، ط: سعید. شامی ج:۶ص:۳۲۲، کتاب الاضحیة، ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۶۹، فصل فی محل اقامة الواجب، ط: سعید. کفایت المفتی ج:۸ص:۱۹۱.

(۱) ولوارادوا القربة الاضحیة اوغیرها من القرب اجزأهم سواء کانت القربة واجبة اوتطوعا اووجبت علی البعض دون البعض، بدائع ج:۵ص:۷۱، ط:سعید. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) احسن الفتاوی ج:۶ص:۴۹۷، کتاب البیوع، ط:سعید.

(۳) ولواوصی بان یشتری بقرة بجمیع ماله ویضحی بهاعنه فمات ولم تجزالورثة فالوصیة جائزة بالثلث بلاخلاف ویشتری بالثلث شاة ویضحی بها عنه، هندیه ج:۵ص:۳۰۶، الباب التاسع فی المتفرقات، ط:رشیدیه. ولواوصی ان یضحی عنه فی عام من ثلث ماله جاز، فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:۶ص:۲۹۵، ط:رشیدیه.

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆......اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔(۲)

وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

---

(۱) من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل و الاجر للميت والملك للذابح ، ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٦، ط:سعيد.فتاوى خانيه على هامش الهنديه ج:٦ص:٢٩٥، ط:رشيديه . قال في البدائع ان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخرعمن لايذبح من امته ...... فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة ، بدائع ج:٥ص:٧٢، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد رد المحتار ج:٦ص:٣٢٦، ط:سعيد.

(۲) والمختارانه ان بأمرالميت لايأكل منها والا ياكل ، ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٦، و الحاصل ان التي لايؤكل منها هي المنذورة ابتداء ...... والتي ضحى بها عن الميت بأمره على المختارشامي ج:٦ص:٣٢٧، ط:سعيد.فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ج:٦ص:٢٩٠، السابع في التضحية عن الغير ط:رشيديه .

نہ کرے وہ میری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے ۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں۔(۱)

وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگر کوئی شخص وکیل بن کر لوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس پر ہر شخص کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوگا اگر کسی کی رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

اگر وکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے لیکن اجرت کی رقم ابتدا ہی سے متعین کرنا ضروری ہے۔(۲)

ولیمہ

☆...... بعض نے قربانی کے لئے اور بعض نے ولیمہ کے واسطے ایک ہی بڑے جانور میں حصہ خریدا ہو تو یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔

☆...... ولیمہ مسنونہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) من وجد سعة لأن يضحى فلم يضح فلايحضر مصلانا ،مشكوة ،باب فى الاضحية ، ص: ۱۲۷. ابن ماجه ص: ۲۲۶ ، ابواب الاضاحى ،ط: قديمى كتب خانه . بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۴ ،فصل اما فى شرائط الوجوب. البحرالرائق ج: ۸ص: ۱۷۳. ط: سعيد.

(۲) فتاوى رحيميه ج: ۱۰ ص: ۴۵ ، ط: دارالاشاعت ، كتاب الاضحية .

(۳) ولوارادوا القربة الاضحية اوغيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا ، وسواء اتفقت جهات القربة اواختلفت ،كذا اذا اراد احدهم الوليمة وهى ضيافة التزويج و ينبغى ان يجوز لانها تقام شكرا لله تعالى على نعمة النكاح وقد وردت السنة بذلك عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولوبشاة ، فاذا قصد بها الشكر واقامة السنة فقد اراد بها التقرب الى الله. بدائع الصنائع ج: ۵ص: ۷۱،۷۲، فصل فى شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد.فتاوى هنديه ج: ۵ص: ۳۰۴ الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فى الضحايا ، ط: رشيديه . البحرالرائق ج: ۸ص: ۱۷۷ ، ط: سعيد. ردالمحتار ج: ۶ص: ۳۲۶ ،ط: سعيد.

(ہ)

ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، لہذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

(ی)

یہود کا ذبیحہ

اگر یہود ونصاری اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائنس پرست اور نجوم پرست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود ونصاری کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود ونصاری ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور نجوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال وافعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود ونصاری کو ''اہل کتاب'' کہنا صحیح نہیں، اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

---

(۱) ولایجوزفی الأضاحی شئ من الوحش، عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة، باب:۵ وان ضحی بظبیة وحشیة انست وببقرة وحشیة انست لم تجز، عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة، باب:۵ بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما فی محل اقامة الواجب. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷، ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۲۲. ط:سعید.

(۲) وطعام الذین اوتوا الکتب حل لکم. سورة المائدة آیت:۵

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے (۱)۔ اور نصاریٰ کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

---

(۱) روی ابن الجوزی بسنده عن علی رضی الله عنه قال: لاتأكلوا من ذبائح نصاری بنی تغلب فإنهم لم يتمسكوا من النصرانية بشيء إلا شربهم الخمر، رواه الشافعی رحمه الله بسند صحيح عنه، تفسير المظهری ج:۳ص:۳٤، سورة المائدة ،آيت:۵